

حق
در لاشانی

یعنی



خلا مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ملخصاً

محمد باقر علی نقشبندی مجددی جیلوی

باہتمام مولوی مسعود علی ندوی

مطبعہ معارف کتب عظیمہ کتب خانہ

۱۲۵۰
۱۳۳۹

هو الحليم در لسانی

یعنی

خلافتِ مآبِ امامِ ربانی حضرتِ محمد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
جس میں

شرعیات کے انوارِ طریقت کے اسرارِ حقیقت کے بجا، معروف کے آثار ہیں،
جو

علی کے واسطے کشتیِ نوح اور مینو کیلئے ابوابِ توح ہیں،
ملخصہ

محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی جہپوری

انشاء اللہ عنقریب مکتوباتِ شریف کے دوسرے اور تیسرے حصہ کا خلاصہ بھی پیش کیا جائیگا
”محمد عبدالحی خاں“

فہرست مکتوبات امام ابانی حضرت مجدد اثنانی قدس سرہ

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱	۷	فنا و بقا کے حالات،	۱۲	۱۳	علوم فنا و بقا سے مشرف ہونا،
۲	۸	فنا و بقا کی کیفیت	۱۳	۱۵	سیرالی اللہ پچاس ہزار برس کا راستہ
۳	۱۱	مقربین اور ابرارین کا فرق	۱۴	۱۶	ترقی مقامات میں حیرت و حبل کے
۴	۹	فضائل رمضان و قرآن شریف	۱۵	۱۷	سوا کچھ نہیں،
۵	۱۰	حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت	۱۶	۱۸	حالات فنا و بقا،
۶	۱۱	میں ایک رسالہ بھیجا ہے،	۱۷	۱۹	ارسال رسالہ بخد مت حضرت خواجہ
۷	۱۲	جمال عین جلال ہی اور جلال	۱۸	۲۰	جبکہ رسول اللہ نے کرم سوچا،
۸	۱۳	عین جمال ہے،	۱۹	۲۱	حالات فنا و بقا میں،
۹	۱۴	حالات فنا،	۲۰	۲۲	حالات طوین و تکمین و حبل و حیرت
۱۰	۱۵	حالات وحدت الوجود تا نید شریعت	۲۱	۲۳	ارسال عریضہ بخد مت حضرت
۱۱	۱۶	حالات عجز و نیستی،	۲۲	۲۴	خواجہ بفرض سفارش غریبا،
۱۲	۱۷	دوری میں قریب اور فراق میں وصل	۲۳	۲۵	ایضاً
۱۳	۱۸	قرار عجز و قصور نیستی،	۲۴	۲۶	جو موت سے پیشتر نہ مرا اللہ کی جہان میں نہ

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۲	۱۹	روح نے جسم سے تحقق پیدا کر کے ترقی حاصل کی ہے،	۳۱	۲۴	انفسی میں حق البیقین حاصل ہوتا ہے، ہمہ اوست کے حالات کی تائید، ہر مقام کا علم الگ ہی، اور صحابہؓ مقام ولایت میں ممتاز ہیں،
۲۳	۲۰	دنیا آخرت کی کھتی، ہذاہل قال کی لغزش قابل گرفت ہے اور اہل حال کی نہیں،	۳۲	۲۵	دنیا کی محبت ظلم کیلئے بدنامی و لغو، دونوں جہان کی سعادت اتباع سنت میں قرار رکھا، سابقین کی ترقی و تکذیب،
۲۴	۲۱	جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، وہ اللہ کے ساتھ ہے، کمالات کا حاصل ہونا اتباع سنت پر حصر ہے،	۳۳	۲۶	سیر و سلوک سے مقصد تزکیہ نفس ہے، حالات ابرار اور مقربین،
۲۵	۲۲	نسبت نقشبندیہ سب نسبتوں سے قوی ہے،	۳۴	۲۷	نسبت نقشبندیہ سب نسبتوں سے قوی ہے،
۲۶	۲۳	اتصال و انفصال بہتر ہے،	۳۵	۲۸	اور آزادی سے گرفتاری بہتر ہے،
۲۷	۲۴	ایک فرض کو ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں سے بہتر ہے، اور پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے،	۳۶	۲۹	کام کا دار و مدار قلب پر ہے، سلوک اور جذب سے مقصود خلوص حاصل کرنا ہے،
۲۸	۲۵	سیر آفاقی میں علم البیقین اور سیر	۳۷	۳۰	نفا و دیگر معارف،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون کتاب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۴۱	۲۲	سنت کی پیروی سے محبوبیت ملتی ہے، اور مقام صدیقیت و دیگر معارف و شرح حدیث قدس سر جتنا من الجہاد اکا صغر الخ	۵۰	۳۹	دنیا ظاہرین شیرین ہے، اور باطن میں زہر ہے،
			۵۱	"	اہل بیت، مثال کشتی ہیں،
			۵۲	"	کلمہ شریف کا وزن سب آسمانوں اور زمینوں سے بھاری ہے،
۴۲	۳۳	قلب پر آگندہ قرب کو دور ہے اور سب سے بہتر چیز اتباع سنت ہے،	۵۳	۴۰	علماء سب بہتر ہیں، اور یہی سب سے برتر ہیں،
۴۳	۳۴	شرح توحید و جہود و شہود و رسول پاک کی بزرگی اور شفاعت،	۵۴	"	صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن کرنا ہے،
۴۵	۳۶	انسان کمال میں سب سے زیادہ اور محتاج بھی سب سے زیادہ ہو،	۵۵	۴۱	دوست پر اپنی محبت کو ظاہر کر کے
			۵۶	۴۲	سادات سے محبت چاہئے،
۴۶	۳۷	دلی امراض کا علاج صحت ایمان کے لئے ضروری ہے،	۵۷	"	شریعت طریقت اور حقیقت ایک چیز ہے،
۴۷	۳۸	دل اگر خراب ہے تو سب کچھ خراب ہے،	۵۸	"	طریقہ نقشبندیہ کی سیر لطائف امر اور انفسی سے شروع ہے،
۴۸	"	انبیاء و شریعت کیلئے آئے ہیں	۵۹	۴۳	علم و عمل شریعت سے اور اس کی روح اخلاص طریقت سے حاصل ہوتے ہیں،
۴۹	"	ظاہر شریعت سے آلائہ باطن طریقت سے پیراستہ ہونا چاہئے،			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۶۰	۴۵	خطروں اور وسوسوں کا دور ہونا	۶۱	۴۹	ہے اور یہی باعثِ قرب ہے
۶۱	۴۶	طریقہ نقشبندیہ میں ہے،	۶۲	۵۰	فقراء و متعبدوں سے پانچ سال
۶۲	۴۷	اللہ تعالیٰ معرفت نہ دیتا تو درود و دعا	۶۳	۵۱	پیشتر جنت میں جائیں گے،
۶۳	۴۸	وصول الی اللہ کے دو جزو ہیں،	۶۴	۵۲	دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں
۶۴	۴۹	جذب اور سلوک،	۶۵	۵۳	ہو سکتے،
۶۵	۵۰	انبیاء کی وجہ سے نجات ابدی نصیب	۶۶	۵۴	نمائے دنیا مثل سراب ہیں،
۶۶	۵۱	ہوئی ہے،	۶۷	۵۵	بنی کریمؐ نے فقراء و مجاہدین کے
۶۷	۵۲	جس چیز میں جسم کو لذت ہے رنج	۶۸	۵۶	طفیل سے دعا مانگی ہے،
۶۸	۵۳	کو رنج ہے، اور اس کے خلاف	۶۹	۵۷	دونوں جہان کی بہتری اتباعِ
۶۹	۵۴	حاکم اسلام کو احکام جاری کرنا	۷۰	۵۸	سنت پر حصر ہے،
۷۰	۵۵	چاہئے،	۷۱	۵۹	نجات کا انحصار تعمیلِ ادا و
۷۱	۵۶	فضائلِ طریقہ نقشبندیہ،	۷۲	۶۰	نواہی پر ہے،
۷۲	۵۷	سفارشِ محتاج،	۷۳	۶۱	خالص عبادت بلا فنا و بقا نہیں
۷۳	۵۸	دو متعبدوں کو تواضع اور فقرار کو	۷۴	۶۲	ہو سکتی،
۷۴	۵۹	استغاثی چاہئے،	۷۵	۶۳	شرح سفر و وطن، اور پیر پر اعتراض
۷۵	۶۰	نجات اہل سنت و الجماعت کے	۷۶	۶۴	کہ نماز ہر قائل ہے،
۷۶	۶۱	فرقہ میں ہے،	۷۷	۶۵	حضرت رسول پاکؐ جامع کمال اسماء
۷۷	۶۲	یہی جامعیت انسان باعثِ دو	۷۸	۶۶	صفحت ہیں، اور قرآن شریف خلاصہ

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۸۰	۵۳	کتا بہائے آسمانی ہے حدیث شریف سے جس ایک فرقہ کے ناجی ہونے کی خبر ہے، وہ اہل سنت و اجماعت ہے،	۸۹	۵۶	نفس ذائقہ موت کھنے والا ہے، اولیاء کی صحبت سے جو ملتا ہے وہ ریاضتوں سے نہیں ملتا، بلکہ تزکیہ نفس و تصفیہ دل ایمان حقیقی میں سر نہیں ہوتا،
۸۱	۵۴	احکام اسلام جاری کر نیکی تاکید، دل کی سلامتی بلا فنا و بقا نہیں ہو سکتی	۹۰	۵۷	دل کا اطمینان ذکر خدا سے ہوتا ہے، فرض واجب سنت کے اور نیکی بعد ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہئے اور ذکر کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہئے،
۸۲	۵۵	نماز سب عبادات میں بہتر ہے، جب تک حقیقت نماز حاصل نہ ہو، صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہئے	۹۱	۵۸	اعتقاد درست کرو پھر اتباع سنت کرو پھر اعمال طریقت کی طرف رجوع کرو، جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۳	۵۶	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۲	۵۹	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۴	۵۷	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۳	۶۰	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۵	۵۸	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۴	۶۱	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۶	۵۹	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۵	۶۲	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۷	۶۰	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۶	۶۳	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے
۸۸	۶۱	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے تیر نہیں ہوتی، خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے، خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد	۹۷	۶۴	جو کچھ تمام مخلوق میں ہی وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارفِ ثلاثہ نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۹۶	۵۵	معارف اس مکتوب میں ہیں، شرعیہ کی تعمیل اور عبادت کرنا چاہئے، قیامت قریب ہے،	۱۰۴	۶۵	چاہتا ہوں، میت مثل غریب کے ہے، دعا و خیرات سے اس کو یاد کرنا چاہئے،
۹۷	۶۰	عبادات سے مقصود یقین کامل ہے، جہادِ ایمان کی حقیقت ہے،	۱۰۵	۶۶	جب تک دل اچھا نہیں ہے، کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی،
۹۸	~	اللہ تعالیٰ نرمی کو دوست رکھتا ہے، غصہ چھوڑ و نرمی اختیار کرو،	۱۰۶	۶۷	خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، اور ان کی عداوت زہرِ قاتل خوارقِ عادات شرط و لاییت نہیں وغیرہ،
۹۹	۶۳	انسانی جسم سے پہلے روح کی ترقی نہیں تھی، مقام معلوم میں تھی،	~	~	نبوت و لاییت سے افضل ہے دل کی سلامتی بلا انسان ماسوائے اللہ نہیں ہوتی، اولیاء کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا،
۱۰۰	~	ہم کو تحقیقات شیخ عبدالبکر بنی و شیخ ابن عربی سے تعلق نہیں،	۱۰۸	۶۸	خلقت انسان سے مقصود عبادت خالص ہے،
۱۰۱	۶۴	تحقیقات وارثانہ محمد عربی سے تعلق ہے،	۱۰۹	۶۹	توحید سے یہ مراد ہے کہ دل خیال غیر سے خالی ہو جائے، عقائد حقہ اور اتباع سنت پیش کیئے
۱۰۲	~	خاصانِ خدا پر اعتراض نہ کرنا چاہئے،	۱۱۰	~	~
۱۰۳	۶۵	سورہی روپیہ لینا دینا تقطعی سے حرام ہے،	۱۱۱	~	~
~	~	میں ایک دن کی خدا سوغایت	۱۱۲	~	~

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کافی ہے،	۱۲۲	۷۳	جنت بلند رکھو، اور صحبتِ غیر سے بچو،
۱۱۳	۶۹	مجدوب کو اعلیٰ مقامات میں ترقی نہیں ہوتی،	۱۲۳	~	فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا داخلِ فصول ہے،
۱۱۴	۷۰	سنت کی پیروی سب نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے،	۱۲۴	~	حج کے واسطے استطاعت شرط ہے،
۱۱۵	~	خدا کی طرف راستہ، قدم ہے،	۱۲۵	~	تمام جہاں اسما، وصفات کے منظر ہیں، اور دلیل ہیں، ذاتِ خالق کے
۱۱۶	۷۱	سلامتی قلب فنا و بقا پر منحصر ہے	۱۲۶	۷۴	فانی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا،
۱۱۷	~	جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا			
		دل اس کے قابو میں نہیں ہے،	۱۲۷	~	شرح حشرات ابرار سیئات المتقرین
۱۱۸	~	خدا جس کو تباہ کرنا چاہتا ہے اسکو			و خدمتِ والدین عین خدمتِ حق ہے
		اولیاء کا دشمن بنا دیتا ہے،	۱۲۸	۷۵	سلوک کی درمیان میں تہذیب و تمدن
۱۱۹	۷۲	بعض شیخ پورے کمال کے پہنچنے سے پیشتر بھی اجازتِ طریقہ دیتے			سراب ہیں، جنت و راہ الوداع پر ہونا چاہئے،
		ہیں،	۱۲۹	~	انسان جامع جمیع مخلوقات ہے،
۱۲۰	~	اولیاء اللہ کی صحبت بڑی چیز ہے،	۱۳۰	۷۶	تلوینات کا کچھ اعتبار نہیں خدا کی ذات دیکھنے سننے مشاہدہ وغیرہ سے بہتر ہے،
۱۲۱	~	راستہ سلوک سات قدم ہے،			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۳۱	۶۷	حضرات نقشبندیہ کا طریق سب طبعوں	۱۳۱	۶۸	ان کی بوجہ جائز ہے،
۱۳۲	۷۰	سے آسان اور اقرب ہی، وغیرہ،	۱۳۲	۷۱	آرام بے آرامی میں اور قرار
۱۳۳	۷۱	قرار کی خاکروبی، الداروں کی	۱۳۳	۷۲	بیقراری میں ہے،
۱۳۴	۷۲	نشدینی سے بہتر ہے،	۱۳۴	۷۳	درویشی میں اصل تھے محبت و
۱۳۵	۷۳	فرصت اور حیات کو غنیمت جان کر	۱۳۵	۷۴	اخلاص ہے،
۱۳۶	۷۴	یاد حق میں صرف کرنا چاہئے،	۱۳۶	۷۵	حضرات نقشبندیہ کی نسبت تھوڑی
۱۳۷	۷۵	وقت ملوار ہے، جو حیات کو کاٹتا	۱۳۷	۷۶	بھی بہت ہے،
۱۳۸	۷۶	ہے، یا درب میں صرف کریں،	۱۳۸	۷۷	جوانی کو غنیمت جانیں اور یاد حق
۱۳۹	۷۷	حضور کو معراج جسم سے ہوئی اور	۱۳۹	۷۸	میں صرف کریں،
۱۴۰	۷۸	خدا کو آنکھوں سے دیکھا،	۱۴۰	۷۹	سیرا سار و صفات کسی مثال کو بنیاد
۱۴۱	۷۹	زندگی کو غنیمت جان کر نیک کام	۱۴۱	۸۰	نہیں ہو سکتی،
۱۴۲	۸۰	وقت پر کریں،	۱۴۲	۸۱	حضرات نقشبندیہ نے سیر کی ابتدا
۱۴۳	۸۱	دنیا میں نہایت قرب نمازیں	۱۴۳	۸۲	عالم امر سے، اور دیگر طرق کی
۱۴۴	۸۲	ہے، اور نمازیں رویت آخرت	۱۴۴	۸۳	عالم خلق سے کی ہے،
۱۴۵	۸۳	کی مثال ہے،	۱۴۵	۸۴	جو سبق پیر سے حاصل کیا ہی اسکو نہ
۱۴۶	۸۴	دنیا کی ہیودہ تدبیروں میں	۱۴۶	۸۵	بھولنا چاہئے،
۱۴۷	۸۵	نہ پھنسوا، اپنا کام خدا کے سپرد کر دے	۱۴۷	۸۶	بعض مشائخ نے جوڑ نیکو مقدم
۱۴۸	۸۶	جو لوگ اولیا پر طعن کرتے ہیں	۱۴۸	۸۷	رکھا ہی، اور بعض نے توڑنے کو،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۴۸	۸۲	جس نے خیال پہنچنے کا کیا، وہ نہ پہنچا، اور جس نے بے حاصل جانا وہ پہنچا،	۱۵۶	۸۵	عمر و فقر کی محبت میں صرف کرنا چاہئے، اور ان کی محبت ہونا چاہئے
۱۴۹	۸۳	اسباب خدا نے پیدا کئے ہیں لیکن اسباب کو لیکر نظر متب پر چاہئے	۱۵۷	۸۶	فقر کی خدمت میں خالی ہو کر جائے تاکہ بھرا ہو کر واپس آئے،
۱۵۰	۸۴	دنیا کے معاملات سے پریشان نہ ہونا چاہئے، رفعا سے حق میں وقت گزانا چاہئے،	۱۵۹	۸۷	بعض اولیا، کو تجلی صفات تک ترقی ہے، بعض تجلی ذات تک، جو شخص مرنے سے پہلے نہ مر مصیبت اویسی پر ہے،
۱۵۱	۸۵	حضرات نقشبندیہ کے یہاں یاد سے مراد حضور بے غیب ہے،	۱۶۰	۸۸	مسئلہ وحدت الوجود میں فقر کے تین گروہ ہیں،
۱۵۲	۸۶	حضرت رسول پاک کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے،	۱۶۱	۸۹	ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا، مگر فنا و بقا کے بعد،
۱۵۳	۸۷	خدا کی حمد جو جس نے اپنے مابول کو اپنی طلب میں بیقرار رکھ ہے،	۱۶۲	۹۰	ماہ رمضان المبارک کے برکات کے بارے میں،
۱۵۴	۸۸	سیر آفاقی بعد در بعد ہے، اور سیر انفسی قرب در قرب ہے،	۱۶۳	۹۱	کفر اور اسلام ایک دوسرے کے ضد ہیں اتباع اسلام کرنا چاہئے،
۱۵۵	۸۹	حب الوطن من الایمان یعنی نفرت الی اللہ،	۱۶۴	۹۲	اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہے بعض قبول کرتے ہیں، اور بعض نہیں،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	نہادۃ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	نہادۃ مضمون مکتوب
۱۶۵	۸۸	حضور کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ دشمنانِ دین سے عداوت رکھنا			واقعہ ہیں، اور حقیقتِ شریعت سے صوفیہ متاثر ہیں،
۱۶۶	۸۹	عمر ناپاؤ کو ناپاؤ اور جانکر قلب کی دستی میں صرف کرنا چاہئے،	۱۶۲	۹۲	حضور باوجود اس قدر شانِ عظیم کے بشر بن اور حدوث و امکان کے دواع سے مستثنیٰ نہیں،
۱۶۷	۹۰	ایک ہندو ہر دے رام کے نام سے اسلام کی سچائی کفر کی برائی،	۱۶۳	۹۳	نقشبندیہ وہ قرب چاہتے ہیں، جو بعد نما ہو، اور ایسا وصل جو بھرتا ہو،
۱۶۸	۹۱	طریقہ نقشبندیہ کی بلند سی بوجہ اتباع سنت ہے،	۱۶۵	۹۴	سالک مبتدی ہو یا منتہی، اسکو ملوث حالات کے بغیر چارہ نہیں،
۱۶۹	۹۲	سلوک کے ابتداء اور وسط میں بلا توسط آئینہ پیر کے مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے،	۱۶۶	۹۵	بُری باتوں سے بچنا اور اچھی باتوں پر قائم رہنا حسنِ اسلام ہے،
۱۷۰	۹۳	جیسے خدا کے تعین احکام بغیر چارہ نہیں ہے، اسی طرح حقوقِ مخلوق کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے،	۱۶۷	۹۶	عقیدہ اہل سنت و اجماعت رکھنا شریعت پر عمل کرنا طریقہ صوفیہ میں داخل ہونا چاہئے،
۱۷۱	۹۴	فقر کو لازم ہے کہ اپنے کو ذلیل جانیں، اور حدودِ شریعت کے اندر رہیں،	۱۶۸	۹۷	احسان سب کے ساتھ اچھا ہے لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،
۱۷۲	۹۵	شریعت کی صورت سے علم اور	۱۶۹	۹۸	عمر جوانی کی یاد خدا میں صرف کرنا چاہئے،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۸۰	۹۴	خواجہ باقی باللہ کے پیر خواجہ محمد گیلانی کے پیر خواجہ درویش محمد ان کے پیر خواجہ زاهدان کے پیر خواجہ علیہ الرحمہ	۱۸۸	۹۷	قلب میں بغض لطافت پوشیدہ رہتے ہیں جن کا تعلق قلب سے ہے، دنیا کی تروتازگی پر فریفتہ نہ ہونا چاہیے بنی آدم کی خلاصی یا دُخدا میں ہے انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کے مطابق میں ہزار سالہ مجاہدہ کچھ وقعت نہیں رکھتا،
۱۸۱	۹۵	جس قدر کمال زیادہ ہوگا یقین زیادہ ہوگا، خطرات مبتدی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور منتہی کو نہیں،	۱۸۹	۹۸	ترقی جزئی ترقی کلی پر نسبت نہیں پاسکتی اگر عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق نہیں ہیں، تو تمام عبادت حال و قال بیکار ہیں،
۱۸۲	۹۶	دنیا مایہا اس لائق نہیں کہ اسکو حاصل کرنے کو عمر عزیز قیمتی خرچ کیا قیامت میں اتباع شریعت کا کام آئے گی،	۱۹۰	۹۹	اجراے دین اسلام میں اور کفر مٹانے میں کوشش کرنا چاہئے، جب بادشاہ و زار و رؤسا دین کے پھیلانے کی کوشش نہ کریں تو کون کرے گا،
۱۸۳	۹۷	دل کو اسوے حق کے ہر فکر سے بچائیں، ہر بدعت سیئہ ہے، بدعت حسن کوئی چیز نہیں،	۱۹۱	۱۰۰	سلاک راستہ سلوک، قدم طے کر نیکی بعد فناء بقا سے مشرف ہوتا ہے،
۱۸۴	۹۸	وصول الی اللہ کیلئے رابطہ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے،	۱۹۲	۱۰۱	سلاک راستہ سلوک، قدم طے کر نیکی بعد فناء بقا سے مشرف ہوتا ہے،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۹۷	۱۰۱	سچا و مند وہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد اور محبت حق کی گرم ہو گیا	۲۰۴	۱۰۳	ہر ایک اپنی اصلیت کے موافق کام کرتا ہے
۱۹۸	"	دنیا داروں سے فقرا کو محبت ہونا مشکل ہے	۲۰۵	"	صدقین کی ولی آرزو اتباع سنت ہے
۱۹۹	"	بے درد کے پاس اہل درد رہے تو بے درد کو ترقی ہو جائے	۲۰۶	"	انسان کو لذت کھانے یا اچھا پہننے کو پیدائیں کیا، بلکہ عاجزی اور لبت کے لئے
۲۰۰	"	جو لوگ صفت اجتہاد مرادیت رکھتے تھے، وہ بلا رہبر مقصود	۲۰۷	۱۰۴	قرب جی بڑا اثر رکھتا ہے
۲۰۱	۱۰۲	کو پہنچے ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے	۲۰۸	"	اولیاء کو ترقی مقام ولایت انبیاء تک ظلاً ہوتی ہے، اور وہ ولی اپنے
۲۰۲	"	جو شخص اپنے کو حضرت صدیق بنیٰ افضل جانے وہ زندقہ ہو یا جاہل جو حضرت علی کو حضرت صدیق بنیٰ بہتر جانے وہ فرقہ اہل سنت و جماعت سے باہر ہے، اسکا پانچ کو توحید برا جانے	۲۰۹	"	خود اس کے علم کی غلطی ہے، یہ مکتوب شریف نہایت ادق و جامع ہے
۲۰۳	"	چند فرشتے ذکر حق کرنے والوں کو	۲۱۰	۱۰۷	نفحات کا مضمون کہ ابن السکینہ رحمہ کا مرید و جلد پر گیا، اور غوطہ لگایا تو دریا نیل میں مصر شہر میں جا نکلا، اور اس

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خدا صغیر مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خدا صغیر مکتوب
		کو وہاں سال گذرے درجہ			جائے بہتر ہے اور کشف انما میں
		دریائے میں میں نہایا تو وہ میں			غلطی ہونا ممکن ہے مر کشف نہ کو
		اپنے گھر کو اسی جگہ وری وقت			قرآن وحدیث سے مطابق کرنا چاہئے
		پایا اسکی حقیقت کا بیان	۲۱۹	۱۰۶	طریقہ پر مستقر رہیں اور آداب پر پیر نہ
۲۱۱	۱۰۹	ساک اشیا سے سلوک میں بے اشتیاق			رکھیں
		خدا کو اپنے پاس دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں	۲۱۹		آوی مرا غل جہانی کا علاج کرتے
۲۱۲	"	بزرگ صاحب تصرف پتہ میری کا ستلہ			ہے اور عقب کا علاج نہیں کرتے
		سے زیادہ پہونچا سکتے ہے			جس سے راحت ابدی نصیب ہوتی ہے
۲۱۳	۱۱۰	شیخ فرید صاحب میں آپکے احسان	۲۲۰	۱۱۳	بعض وقت سالک غلطی سے انبیاء
		کا بد نہ نہیں کر سکتا لیکن چند نصیحتیں			اور اولیاء سے متعلق ہیں کے برابر ہونے
		لکھتا ہوں			کو جانتا ہے اور حال امداد اور رفا
۲۱۴	"	دنیا آخرت کی کمی ہے نیک اعمال			بزرگان دین
		کو ہونا چاہئے	۲۲۱	۱۱۴	حضرت صدیق کا مرتبہ ہم مخلوق میں
۲۱۵	"	دنیا دار اور دوزخ مند بڑی بلا میں			پیدا انبیاء کے بہتر ہے اور یہی طریقہ
		گرفزار ہیں			نقشبندیہ کے سرعہ تہ ہیں اسی وجہ سے
۲۱۶	۱۱۱	خوارق عادات باعث بزرگی نہیں			یہ طریقہ سب طریقوں سے افضل ہے
		حضرت حسن بصری وحسب عجیب کا قصہ	۲۲۲	۱۱۵	میں اپنے کو کافر فرنگ سے بدتر جانتے
۲۱۷	۱۱۲	نسبت جس قدر جہالت کی طرف			ہوں اور ذریعہ نجات سوائے نفل

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۲۳	۱۱۶	خدا کے اور چہ نہیں، مرید کو چاہئے، کہ اپنا حال پیر سے وقتاً فوقتاً کہتا رہے، اللہ تعالیٰ کمال مہربانی سے رزق دینے کا ذمہ دار بنا ہے، اللہ تعالیٰ کو اطمینان سے یاد کرنا چاہئے، بعض مبتدیوں کو منتہیوں کے حالات کے مشابہ حالات نظر آتے ہیں زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اسکو یادِ خدا میں صرف کرنا چاہئے،	۲۳۰	۱۱۸	خواجہ کا طریقہ ہے، اور اس طریق سے کو نہا طریق بہتر ہے جو فقیر اختیار کرے اللہ تعالیٰ بچوں و بچکوں پر جوش شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے، انبیاء منظر کلیات ہیں، اور اولیا، اللہ جزئیات ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا کی برائی اور عاقبت کی بھلائی ظاہر فرمائے، ارادہ تھا کہ عرس حضرت خواجہ باقی باللہ میں شریک ہو کر آپ کے پاس آؤں، اللہ تعالیٰ کی حقیقت وجود میں اسکا تصور میں آنا محال ہے، اولیا، اللہ سے محبت رکھنا دارین کے لئے بہترین سرمایہ ہے، خواجہ محمد صادق و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے ترقی انتہائی کے خبر فرمائی تا کہ ایدتا تابع سنت،
۲۲۴	۱۱۷	پیر مریدوں سے زیادہ خلا ملانہ ہو، اور ایسا کام نہ کرے جو باعثِ سبکی ہو، پیر کو شریعت پر قائم رہنا چاہیے اور مرید کو پیر سے محبت ہونا چاہیے تا کہ فتحِ ابداب ہو، ہمارا طریقہ وہی ہے، جو حضرت	۲۳۲	۱۱۹	۲۲۵
۲۲۵	۱۱۸	۲۲۶	۲۳۳	۱۲۰	۲۳۵
۲۲۶	۱۱۹	۲۲۷	۲۳۴	۱۲۱	۲۳۶
۲۲۷	۱۲۰	۲۲۸	۲۳۵	۱۲۲	۲۳۷
۲۲۸	۱۲۱	۲۲۹	۲۳۶	۱۲۳	۲۳۸
۲۲۹	۱۲۲	۲۳۰	۲۳۷	۱۲۴	۲۳۹
۲۳۰	۱۲۳	۲۳۱	۲۳۸	۱۲۵	۲۴۰
۲۳۱	۱۲۴	۲۳۲	۲۳۹	۱۲۶	۲۴۱
۲۳۲	۱۲۵	۲۳۳	۲۴۰	۱۲۷	۲۴۲
۲۳۳	۱۲۶	۲۳۴	۲۴۱	۱۲۸	۲۴۳
۲۳۴	۱۲۷	۲۳۵	۲۴۲	۱۲۹	۲۴۴
۲۳۵	۱۲۸	۲۳۶	۲۴۳	۱۳۰	۲۴۵
۲۳۶	۱۲۹	۲۳۷	۲۴۴	۱۳۱	۲۴۶
۲۳۷	۱۳۰	۲۳۸	۲۴۵	۱۳۲	۲۴۷
۲۳۸	۱۳۱	۲۳۹	۲۴۶	۱۳۳	۲۴۸
۲۳۹	۱۳۲	۲۴۰	۲۴۷	۱۳۴	۲۴۹
۲۴۰	۱۳۳	۲۴۱	۲۴۸	۱۳۵	۲۵۰
۲۴۱	۱۳۴	۲۴۲	۲۴۹	۱۳۶	۲۵۱
۲۴۲	۱۳۵	۲۴۳	۲۵۰	۱۳۷	۲۵۲
۲۴۳	۱۳۶	۲۴۴	۲۵۱	۱۳۸	۲۵۳
۲۴۴	۱۳۷	۲۴۵	۲۵۲	۱۳۹	۲۵۴
۲۴۵	۱۳۸	۲۴۶	۲۵۳	۱۴۰	۲۵۵
۲۴۶	۱۳۹	۲۴۷	۲۵۴	۱۴۱	۲۵۶
۲۴۷	۱۴۰	۲۴۸	۲۵۵	۱۴۲	۲۵۷
۲۴۸	۱۴۱	۲۴۹	۲۵۶	۱۴۳	۲۵۸
۲۴۹	۱۴۲	۲۵۰	۲۵۷	۱۴۴	۲۵۹
۲۵۰	۱۴۳	۲۵۱	۲۵۸	۱۴۵	۲۶۰
۲۵۱	۱۴۴	۲۵۲	۲۵۹	۱۴۶	۲۶۱
۲۵۲	۱۴۵	۲۵۳	۲۶۰	۱۴۷	۲۶۲
۲۵۳	۱۴۶	۲۵۴	۲۶۱	۱۴۸	۲۶۳
۲۵۴	۱۴۷	۲۵۵	۲۶۲	۱۴۹	۲۶۴
۲۵۵	۱۴۸	۲۵۶	۲۶۳	۱۵۰	۲۶۵
۲۵۶	۱۴۹	۲۵۷	۲۶۴	۱۵۱	۲۶۶
۲۵۷	۱۵۰	۲۵۸	۲۶۵	۱۵۲	۲۶۷
۲۵۸	۱۵۱	۲۵۹	۲۶۶	۱۵۳	۲۶۸
۲۵۹	۱۵۲	۲۶۰	۲۶۷	۱۵۴	۲۶۹
۲۶۰	۱۵۳	۲۶۱	۲۶۸	۱۵۵	۲۷۰
۲۶۱	۱۵۴	۲۶۲	۲۶۹	۱۵۶	۲۷۱
۲۶۲	۱۵۵	۲۶۳	۲۷۰	۱۵۷	۲۷۲
۲۶۳	۱۵۶	۲۶۴	۲۷۱	۱۵۸	۲۷۳
۲۶۴	۱۵۷	۲۶۵	۲۷۲	۱۵۹	۲۷۴
۲۶۵	۱۵۸	۲۶۶	۲۷۳	۱۶۰	۲۷۵
۲۶۶	۱۵۹	۲۶۷	۲۷۴	۱۶۱	۲۷۶
۲۶۷	۱۶۰	۲۶۸	۲۷۵	۱۶۲	۲۷۷
۲۶۸	۱۶۱	۲۶۹	۲۷۶	۱۶۳	۲۷۸
۲۶۹	۱۶۲	۲۷۰	۲۷۷	۱۶۴	۲۷۹
۲۷۰	۱۶۳	۲۷۱	۲۷۸	۱۶۵	۲۸۰
۲۷۱	۱۶۴	۲۷۲	۲۷۹	۱۶۶	۲۸۱
۲۷۲	۱۶۵	۲۷۳	۲۸۰	۱۶۷	۲۸۲
۲۷۳	۱۶۶	۲۷۴	۲۸۱	۱۶۸	۲۸۳
۲۷۴	۱۶۷	۲۷۵	۲۸۲	۱۶۹	۲۸۴
۲۷۵	۱۶۸	۲۷۶	۲۸۳	۱۷۰	۲۸۵
۲۷۶	۱۶۹	۲۷۷	۲۸۴	۱۷۱	۲۸۶
۲۷۷	۱۷۰	۲۷۸	۲۸۵	۱۷۲	۲۸۷
۲۷۸	۱۷۱	۲۷۹	۲۸۶	۱۷۳	۲۸۸
۲۷۹	۱۷۲	۲۸۰	۲۸۷	۱۷۴	۲۸۹
۲۸۰	۱۷۳	۲۸۱	۲۸۸	۱۷۵	۲۹۰
۲۸۱	۱۷۴	۲۸۲	۲۸۹	۱۷۶	۲۹۱
۲۸۲	۱۷۵	۲۸۳	۲۹۰	۱۷۷	۲۹۲
۲۸۳	۱۷۶	۲۸۴	۲۹۱	۱۷۸	۲۹۳
۲۸۴	۱۷۷	۲۸۵	۲۹۲	۱۷۹	۲۹۴
۲۸۵	۱۷۸	۲۸۶	۲۹۳	۱۸۰	۲۹۵
۲۸۶	۱۷۹	۲۸۷	۲۹۴	۱۸۱	۲۹۶
۲۸۷	۱۸۰	۲۸۸	۲۹۵	۱۸۲	۲۹۷
۲۸۸	۱۸۱	۲۸۹	۲۹۶	۱۸۳	۲۹۸
۲۸۹	۱۸۲	۲۹۰	۲۹۷	۱۸۴	۲۹۹
۲۹۰	۱۸۳	۲۹۱	۲۹۸	۱۸۵	۳۰۰
۲۹۱	۱۸۴	۲۹۲	۲۹۹	۱۸۶	۳۰۱
۲۹۲	۱۸۵	۲۹۳	۳۰۰	۱۸۷	۳۰۲
۲۹۳	۱۸۶	۲۹۴	۳۰۱	۱۸۸	۳۰۳
۲۹۴	۱۸۷	۲۹۵	۳۰۲	۱۸۹	۳۰۴
۲۹۵	۱۸۸	۲۹۶	۳۰۳	۱۹۰	۳۰۵
۲۹۶	۱۸۹	۲۹۷	۳۰۴	۱۹۱	۳۰۶
۲۹۷	۱۹۰	۲۹۸	۳۰۵	۱۹۲	۳۰۷
۲۹۸	۱۹۱	۲۹۹	۳۰۶	۱۹۳	۳۰۸
۲۹۹	۱۹۲	۳۰۰	۳۰۷	۱۹۴	۳۰۹
۳۰۰	۱۹۳	۳۰۱	۳۰۸	۱۹۵	۳۱۰
۳۰۱	۱۹۴	۳۰۲	۳۰۹	۱۹۶	۳۱۱
۳۰۲	۱۹۵	۳۰۳	۳۱۰	۱۹۷	۳۱۲
۳۰۳	۱۹۶	۳۰۴	۳۱۱	۱۹۸	۳۱۳
۳۰۴	۱۹۷	۳۰۵	۳۱۲	۱۹۹	۳۱۴
۳۰۵	۱۹۸	۳۰۶	۳۱۳	۲۰۰	۳۱۵
۳۰۶	۱۹۹	۳۰۷	۳۱۴	۲۰۱	۳۱۶
۳۰۷	۲۰۰	۳۰۸	۳۱۵	۲۰۲	۳۱۷
۳۰۸	۲۰۱	۳۰۹	۳۱۶	۲۰۳	۳۱۸
۳۰۹	۲۰۲	۳۱۰	۳۱۷	۲۰۴	۳۱۹
۳۱۰	۲۰۳	۳۱۱	۳۱۸	۲۰۵	۳۲۰
۳۱۱	۲۰۴	۳۱۲	۳۱۹	۲۰۶	۳۲۱
۳۱۲	۲۰۵	۳۱۳	۳۲۰	۲۰۷	۳۲۲
۳۱۳	۲۰۶	۳۱۴	۳۲۱	۲۰۸	۳۲۳
۳۱۴	۲۰۷	۳۱۵	۳۲۲	۲۰۹	۳۲۴
۳۱۵	۲۰۸	۳۱۶	۳۲۳	۲۱۰	۳۲۵
۳۱۶	۲۰۹	۳۱۷	۳۲۴	۲۱۱	۳۲۶
۳۱۷	۲۱۰	۳۱۸	۳۲۵	۲۱۲	۳۲۷
۳۱۸	۲۱۱	۳۱۹	۳۲۶	۲۱۳	۳۲۸
۳۱۹	۲۱۲	۳۲۰	۳۲۷	۲۱۴	۳۲۹
۳۲۰	۲۱۳	۳۲۱	۳۲۸	۲۱۵	۳۳۰
۳۲۱	۲۱۴	۳۲۲	۳۲۹	۲۱۶	۳۳۱
۳۲۲	۲۱۵	۳۲۳	۳۳۰	۲۱۷	۳۳۲
۳۲۳	۲۱۶	۳۲۴	۳۳۱	۲۱۸	۳۳۳
۳۲۴	۲۱۷	۳۲۵	۳۳۲	۲۱۹	۳۳۴
۳۲۵	۲۱۸	۳۲۶	۳۳۳	۲۲۰	۳۳۵
۳۲۶	۲۱۹	۳۲۷	۳۳۴	۲۲۱	۳۳۶
۳۲۷	۲۲۰	۳۲۸	۳۳۵	۲۲۲	۳۳۷
۳۲۸	۲۲۱	۳۲۹	۳۳۶	۲۲۳	۳۳۸
۳۲۹	۲۲۲	۳۳۰	۳۳۷	۲۲۴	۳۳۹
۳۳۰	۲۲۳	۳۳۱	۳۳۸	۲۲۵	۳۴۰
۳۳۱	۲۲۴	۳۳۲	۳۳۹	۲۲۶	۳۴۱
۳۳۲	۲۲۵	۳۳۳	۳۴۰	۲۲۷	۳۴۲
۳۳۳	۲۲۶	۳۳۴	۳۴۱	۲۲۸	۳۴۳
۳۳۴	۲۲۷	۳۳۵	۳۴۲	۲۲۹	۳۴۴
۳۳۵	۲۲۸	۳۳۶	۳۴۳	۲۳۰	۳۴۵
۳۳۶	۲۲۹	۳۳۷	۳۴۴	۲۳۱	۳۴۶
۳۳۷	۲۳۰	۳۳۸	۳۴۵	۲۳۲	۳۴۷
۳۳۸	۲۳۱	۳۳۹	۳۴۶	۲۳۳	۳۴۸
۳۳۹	۲۳۲	۳۴۰	۳۴۷	۲۳۴	۳۴۹
۳۴۰	۲۳۳	۳۴۱	۳۴۸	۲۳۵	۳۵۰
۳۴۱	۲۳۴	۳۴۲	۳۴۹	۲۳۶	۳۵۱
۳۴۲	۲۳۵	۳۴۳	۳۵۰	۲۳۷	۳۵۲
۳۴۳	۲۳۶	۳۴۴	۳۵۱	۲۳۸	۳۵۳
۳۴۴	۲۳۷	۳۴۵	۳۵۲	۲۳۹	۳۵۴
۳۴۵	۲۳۸	۳۴۶	۳۵۳	۲۴۰	۳۵۵
۳۴۶	۲۳۹	۳۴۷	۳۵۴	۲۴۱	۳۵۶
۳۴۷	۲۴۰	۳۴۸	۳۵۵	۲۴۲	۳۵۷
۳۴۸	۲۴۱	۳۴۹	۳۵۶	۲۴۳	۳۵۸
۳۴۹	۲۴۲	۳۵۰	۳۵۷	۲۴۴	۳۵۹
۳۵۰	۲۴۳	۳۵۱	۳۵۸	۲۴۵	۳۶۰
۳۵۱	۲۴۴	۳۵۲	۳۵۹	۲۴۶	۳۶۱
۳۵۲	۲۴۵	۳۵۳	۳۶۰	۲۴۷	۳۶۲
۳۵۳	۲۴۶	۳۵۴	۳۶۱	۲۴۸	۳۶۳
۳۵۴	۲۴۷	۳۵۵	۳۶۲	۲۴۹	۳۶۴
۳۵۵	۲۴۸	۳۵۶	۳۶۳	۲۵۰	۳۶۵
۳۵۶	۲۴۹	۳۵۷	۳۶۴	۲۵۱	۳۶۶
۳۵۷	۲۵۰	۳۵۸	۳۶۵	۲۵۲	۳۶۷
۳۵۸	۲۵۱	۳۵۹	۳۶۶	۲۵۳	۳۶۸
۳۵۹	۲۵۲	۳۶۰	۳۶۷	۲۵۴	۳۶۹
۳۶۰	۲۵۳	۳۶۱	۳۶۸	۲۵۵	۳۷۰
۳۶۱	۲۵۴	۳۶۲	۳۶۹	۲۵۶	۳۷۱
۳۶۲	۲۵۵	۳۶۳	۳۷۰	۲۵۷	۳۷۲
۳۶۳	۲۵۶	۳۶۴	۳۷۱	۲۵۸	۳۷۳
۳۶۴	۲۵۷	۳۶۵	۳۷۲	۲۵۹	۳۷۴
۳۶۵	۲۵۸	۳۶۶	۳۷۳	۲۶۰	۳۷۵
۳۶۶	۲۵۹	۳۶۷	۳۷۴	۲۶۱	۳۷۶
۳۶۷	۲۶۰	۳۶۸	۳۷۵	۲۶۲	۳۷۷
۳۶۸	۲۶۱	۳۶۹	۳۷۶	۲۶۳	۳۷۸
۳۶۹	۲۶۲	۳۷۰	۳۷۷	۲۶۴	۳۷۹
۳۷۰	۲۶۳	۳۷۱	۳۷۸	۲۶۵	۳۸۰
۳۷۱	۲۶۴	۳۷۲	۳۷۹	۲۶۶	۳۸۱
۳۷۲	۲۶۵	۳۷۳	۳۸۰	۲۶۷	۳۸۲
۳۷۳	۲۶۶	۳۷۴	۳۸۱	۲۶۸	۳۸۳
۳۷۴	۲۶۷	۳۷۵	۳۸۲	۲۶۹	۳۸۴
۳۷۵	۲۶۸	۳۷۶	۳۸۳	۲۷۰	۳۸۵
۳۷۶	۲۶۹	۳۷۷	۳۸۴	۲۷۱	۳۸۶
۳۷۷	۲۷۰	۳۷۸	۳۸۵	۲۷۲	۳۸۷
۳۷۸	۲۷۱	۳۷۹	۳۸۶	۲۷۳	۳۸۸
۳۷۹	۲۷۲	۳۸۰	۳۸۷	۲۷۴	۳۸۹
۳۸۰	۲۷۳	۳۸۱	۳۸۸	۲۷۵	۳۹۰
۳۸۱	۲۷۴	۳۸۲	۳۸۹	۲۷۶	۳۹۱
۳۸۲	۲۷۵	۳۸۳	۳۹۰	۲۷۷	۳۹۲
۳۸۳	۲۷۶	۳۸۴	۳۹۱	۲۷۸	۳۹۳
۳۸۴	۲۷۷	۳۸۵	۳۹۲	۲۷۹	۳۹۴
۳۸۵	۲۷۸	۳۸۶	۳۹۳	۲۸۰	۳۹۵
۳۸۶	۲۷۹	۳۸۷			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۳۸	۱۲۰	اپنے اعمال کو درست رکھیں تاکہ اس سے دوسرے سبق لیں جو شخص سلسلہ قادریہ یا چشتیہ میں بیعت جو نہ چاہے، تو اس کو کسی سلسلہ میں بیعت کر لیں، لیکن ذکر نقشبندیہ تعلیم کریں،	۲۴۳	۱۲۲	ساوک سے مقصود دین کا خالص ہونا ہے،
۲۳۹	۱۲۱	استخارہ کیا کریں کیونکہ سنت ہو اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی ہر طریقہ سے امداد کرتی ہیں،	۲۴۴	۱۲۳	فرزند معصومی کی ولایت میں فقر بطور مسافر ٹھہرا ہوا ہے،
۲۴۰	~	جو کچھ ویدوشنید، نمید میں آئے وہ غیر خدا ہے،	~	۲۴۵	کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فنا اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،
۲۴۱	~	احباب کو طریقہ کے حالات سے اطلاع دینا چاہئے،	~	۲۴۶	شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باشر رحمۃ اللہ علیہ،
۲۴۲	۲۲	ہر طالب کے لئے تعلیم ذکر جدا ہو ذات بخت کی طرف توجہ رکھنے والے کے نزدیک ذکر صفات داخل غفلت ہے،	۲۴۷	۱۲۴	رب کو اس واسطے پہچاننا کہ جو ہم نے چاہا وہ نہ ہوا،
~	~	~	~	۲۴۸	جو کچھ کسی نے پایا ہے وہ اتباع سنت سے پایا ہے، ولی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، انبیاء صل ہیں اور ولی ظل ہیں،
~	~	~	~	۲۴۹	حضور کی متابعت سے جمیع مقامات پر پہنچ سکتے ہیں، اور دیگر معارف و جدو سماع کی حالت جسد سے تعلق
~	~	~	~	۲۵۰	۱۲۵

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		رکھتی ہے، جہل معرفت ہے اور عجز اور اک ہے،			افضل ہے، سجدہ خدا کو تھا، نہ کہ آدم علیہ السلام کو،
۲۵۱	۱۲۵	حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ کا قدم کمالات نبوت میں غالب ہے اور حضرت عثمانؓ بطور برزخ اور حضرت علیؓ کا قدم ولایت میں غالب ہے	۲۵۵	۱۲۹	سنت مردہ کو زندہ کریں، حضرت امام ہدیؑ سنت مردہ کو زندہ کریں گے،
		اولیاء اہل خدمت، قطب ابدال غوث وغیرہ کی پرورش حضرت علیؑ کے سپرد ہے، اور انہی کی تہا	۲۵۶	"	اس مکتوب شریف میں اولیاء اہل خدمت وغیرہ کی شرح اور ان کے منصب اور ان کے اختیارات وغیرہ میں ترقی لطافت کا بیان ہے،
		واعانت سے اہل خدمت اولیاء کے کام سرانجام پاتے ہیں، حضرت حسینؓ و بنی فاطمہؓ بھی آپؐ کے شریک ہیں	۲۵۸	"	اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے، لیکن ہمارے فہموں غلوں اور کالت سحر وراء اور ایسے،
۲۵۲	۱۲۶	حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ اور حضرت بنی کریم کا سب سے اعلیٰ علم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام،	۲۵۹	۱۳۱	حضرات انبیاءؑ کی وجہ سے جو ہدایت ہم کو ہوئی، اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا،
۲۵۳	"	شیخ اوس سامانی کے چند سولہ کا جواب عجیب و غریب معارف	۲۶۰	"	اس مکتوب میں سلوک کا مفصل حال ہے، جو اور مکتوبات میں آچکا ہے،
۲۵۴	۱۲۸	حقیقت قرآن و حقیقت کعبہ			

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	نہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	نہ مضمون مکتوب
۲۶۱	۱۳۱	اگر نماز کی حقیقت سے لوگ واقف ہو جاتے، تو نعمہ و سماع و جبر و تواجہ میں گرفتار نہ ہوتے۔	۲۶۵	۱۳۳	گوشت نشینی صدیقین کی آرزو ہے، بشرطیکہ حق العباد میں ہرج نہ ہو، اور نعمت میں شہرت ہے اور ستر میں آفت ہے۔
۲۶۲	۱۳۲	شیخ سحریت قلبی یا وہ کریم، کیونکہ سلسلہ نقشبندیہ میں نسبت انوکھا سا و انصافی ہے،	۲۶۶	۱۳۴	حضرت خواجہ باقی باللہ کے احباب میں فقیر غرق ہے، اور حضرت خواجہ کے صاحبزادوں کو نصیحت نہ ارشادات،
۲۶۳	۱۳۳	صورت کعبہ کو تمام مخلوق کی عورتیں اور حقیقت کعبہ کو تمام کی حقیقتیں سجدہ کرتی ہیں، گویا حقائق کوئی و حقائق الہی کے درمیان بزرخی ہے، اور جو حالت نمازیں انوار و قرب کے ہوتی ہے، جانکنی میں اس سے بہتر اور قرب میں اس سے بہتر اور قبر سے خشریں بہتر اور خشر سے جنت میں بہتر ہوگی،	۲۶۷	۱۳۵	جو علوم فقیر پر وارد ہوتے ہیں ان میں سے اکثر کھٹے جاتے ہیں، تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے، اور جو میری ذات کیساتھ تعلق رکھتے ہیں انکو میں ظاہر نہیں کر سکتا،
۲۶۴	۱۳۳	اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہنا چاہئے، اسی سے تمام مقصد و کمال کو پہنچ جاؤ گے،	۲۶۸	۱۳۶	علم و وارث انبیاء ہیں، لیکن وہ علم جو علم احکام اور علم اسرار و دونوں رکھتے ہیں،
			۲۶۹	۱۳۶	شریعت اور توحید کے پھیلانے کی تاکید،

نمبر کتب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون کتب	نمبر کتب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون کتب
۲۶۰	۱۳۶	گوشہ نشینی بہتر ہے بشرطیکہ شرفش نہ ہو، لیکن خاصانِ خدا کی صحبت اس سے بہتر ہے،	۲۶۶	۱۳۰	کی کسرتی کو دور کرنے والا ہے، قرآن مجید کے حقائق اور احکام کے بارے میں فرمایا ہے،
۲۶۱	۱۳۷	مقاماتِ عالیہ کے حاصل کرنے میں جان و دل سے کوشاں رہنا چاہئے،	۲۶۷	۱۳۱	جو سیرانی ذات کے باہر دیکھی جائے وہ سیر آفاقی ہے، علم الیقین سرفانی سے اور عین الیقین ندامی اور حق الیقین بقایں حاصل ہوتا ہے،
۲۶۲	~	اولیاء کا ایمان شہودی ہے، اور انبیاء کا بالینب ہے، اس مکتوب میں نبوت اور ولایت کا فرق بتلایا ہے، اور دیگر معارف فرمائے ہیں،	۲۶۸	~	بعد صحبت عقائد اور اعمال شریعت کے نسیان ماسوائے اللہ حاصل کرنا چاہئے،
۲۶۳	۱۳۸	طالب کو چاہئے کہ اپنے کشفِ اُخواب پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کے کہنے پر چلے،	۲۶۹	~	فقیر کو جو کچھ ملا، مردہ حضرت خواجہ باقی باللہ کی توجہ اور صحبت سے ملا ہے،
۲۶۴	۱۳۹	فنا سے بقایں آنا بہتر ہے یعنی توحید سے شہود میں،	۲۷۰	۱۳۲	فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے،
۲۶۵	~	ذکر قلبی احکام شریعت کے بجالانے میں مدد دینے والا ہے، اور نفس	۲۷۱	~	طریقہ نقشبندیہ صحابہ کبار کا طریقہ ہے،
			۲۷۲	~	حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ کی ملاقات و دیگر معارف،
			۲۷۳	۱۳۳	مشبہ معراج میں حضورؐ کو ربیت حق دنیا میں
					تین نہیں ہوئی، بلکہ دائرۃ امکان سے

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		باہر ہوئی،	۲۸۹	۱۴۸	مسئلہ قضا و قدر میں انسان نہ مجبور کل ہے، نہ قادر کل،
۲۸۴	۱۴۳	انسان کا ظاہر عالم خلق سے اور باطن عالم امر سے مرکب ہے، اور	۲۹۰	۱۱	فقیر حضرت خواجہ کی خدمت میں پہونچا، انھوں نے اسم ذات یقین فرمایا اور حالات سلوک و فنا وقت وغیرہ،
۲۸۵	۱۴۴	معارف پتیران اولوالعزم، سماع اہل حال کے واسطے فائدہ ہے، اور اہل تمکین کے لئے مناسب نہیں، اور دیگر عجیب غریب معارف	۲۹۱	۱۱	توحید و وجودی کے مفصل حالات، طلبہ میں دو گروہ ہیں ایک مریداً ایک مراد اور بعد فنا و بقا مرتبہ اجتماع ماہل ہے، اپنے الہام پر چلے، پیر کی ضرورت نہیں،
۲۸۶	۱۴۵	جملہ عالم محدث ہے، اور روح بھی محدث ہے، اور محمد بن شریعت کی تقلید ضروری ہے، اور طریقت میں ائمہ طریقت کی،	۲۹۲	۱۵۰	شیخ محمد خیر خاں کے چند عجیب و غریب سوالوں کا جواب ہی، اور شرح حدیث فی مع الشیخ،
۲۸۷	۱۴۶	قلب انسان میں عرش و باغیاں ڈالیں تو متلاشی محو حیرت ہو جائیں اگر انسان خلافت کے لائق نہ ہوتا تو بار امانت کیسے اٹھاتا، اور شرح	۲۹۳	۱۱	اللہ تعالیٰ کی ذات سے صفت "حی" قریب تر ہے، بقابلہ و صفات کے جو رویت اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہی وہ حضور کیلئے دنیا میں نہیں،
۲۸۸	۱۴۷	اور معارف متعلق بار امانت، نماز نوافل باجماعت پڑھنا جائز نہیں،	۲۹۴	۱۵۲	
			۲۹۵	۱۱	

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۹۶	۱۵۳	اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات و نون نیچوں ہوا اور کسی سے اس کا علو اور اتھا نہیں ہو سکتا،			ہے، اور کمالات نبوت و رسالت میں قرب بے پردہ صفات ہے و دیگر معارف،
۲۹۷	۱۵۴	جابل صوفی خالق و مخلوق میں تمیز نہیں کرتے، لیکن مان بہن بٹی بیوی میں تمیز کرتے ہیں،	۳۰۳	۱۵۷	الفاظ اور کلمات اذان سے بزرگی نماز ظاہر ہے،
۲۹۸	۱۵۵	عارفوں کے معنی کے کلام اور اس کی شرح،	۳۰۴	۱۵۸	اسلام کے پانچوں ارکان ادا ہو جائیں تو امید نجات ہے،
۲۹۹	۱۵۶	قضاے خدا پر راضی رہنا، اور طاعون کے شہدا کی فضیلت اور بھاگنے کی بُرائی،	۳۰۵	۱۵۹	نماز میں حضور خضوع خضوع ہونا چاہئے، تاکہ انہما رقیقت الصلوٰۃ تہنا عن الغشاور والمنکر ہو،
۳۰۰	۱۵۷	انسان کامل کو ستر قاب قوسین و حدیث من عرف نفسه فقد عرف ربه ظاہر ہوتی ہے،	۳۰۶	۱۶۰	۳ صحابہ و اہل بیت کے انتقال سے انہما رنج و غم اور ان کی ترقی کمالات کا بیان،
۳۰۱	۱۵۸	کمالات نبوت وہ مقام ہے جہاں ظہیر کی آمیزش نہیں،	۳۰۷	۱۶۱	تمام خیر و کمال منجانب اللہ ہے اور تمام شر و نقص منجانب دائرہ امکان منسوب ہوتے ہیں، اور انسان
۳۰۲	۱۵۹	اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے اور انبیاء کی ولایت ظل سے دو	۳۰۸	۱۶۲	کامل تمام عالم کو اپنا اجزا معلوم کرتا ہوا اور سبحان اللہ حمد کی بزرگی،

نمبر کتب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر کتب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۳۰۸	۱۵۹	بحان اللہ و بحدہ سبحان اللہ العظیم کی خوبی اور بزرگی، اور اس کے پرٹھنے سے نجات،	۳۱۲	۱۶۱	اور اسی طرح علم غیب انچیزوں کو کوعطا کیا ہے،
۳۰۹	//	طریق محاسبہ کی شرح،			سب سے بہتر جگہ کتبہ مظہر ہے اس
۳۱۰	۱۶۰	انسان میں تمام کمالات منجانب اللہ ہیں، اور شرح ان اللہ خلق			کے بعد روضہ مقدسہ، وراثتہ
		آدم علی صورتہ،	۳۱۳	//	الستیات میں انگلی شہادت نہیں اٹھانا چاہئے،
۳۱۱	//	اللہ تعالیٰ نے علمائے راغبین کو قرآن مجید کے متشابہات کا کچھ علم دیا ہے			۴۔ سوالات کے، جوابات جن میں عجیب عجیب باتیں مل فرمائی ہیں،



ضروری شرح اصطلاحات بنید مجرّد

پہلے ان کو پڑھ کر پھر مکتوبات شریف پڑھنا چاہئے تاکہ مضامین مکتوبات
سمجھ میں آجائیں

۱۔ وحدت الوجود و ہمدوست، نیاں ماسوائے اللہ، کفر طریقت، مقام جمع ولایت صغریٰ
قبا و بقا، نقی فی اللہ بقا باللہ حضرت مجدد و الدف ثانیؑ کی تہنیتات میں یہ سب حالات ظلال اسماء صفات کے
ہیں، صفات الہی و ذات الہی اس سے آگے ہیں، یہ ولایت اولیاء اللہ کو نصیب ہے،

۲۔ ولایت کبریٰ حضرات انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے، اور اس کا تعلق اسماء صفات
خدا سے ہے، اور اس ولایت کبریٰ میں حضرات صحابہ و اہل بیت کو پورا پورا حصہ ملا ہے، اسی واسطے
صحابہ کے مرتبہ کو کوئی دلی نہیں پاسکتا،

۳۔ ولایت علیاء ملائکہ کرام کی ولایت ہے، جس کا تعلق اسماء صفات و ثبوتات صفات سے
ہے، شیون اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں ذات خدا سے صفات خدا قائم ہیں، مثلاً درخت کی جڑیں سے
جان سے شاخ درخت نکلی تو جائے نکاس کو زمین جڑ کہیں گے، نہ غیر جڑ، اسی واسطے اسماء صفات
خدا کو زمین ذات کہتے ہیں، نہ غیر ذات، ملائکہ کی ترقی انتہائی اسماء صفات و ثبوتات تک ہے،

۴۔ کمال نبوت کا تقرب تجلیات عین ذات پر وہ صفات ہے، اسی واسطے حضرات انبیاء عظیم السلام
کے مرتبہ کو کوئی مخلوقات میں سے نہیں پہنچ سکتا، اگرچہ ولایت فرشتوں کی اعلیٰ ہے لیکن کمال

نبوت کی فرع ہے، کیونکہ نبوت میں سے ولایت کی شاخ نکلتی ہے، نہ ولایت سے نبوت، ولایت کو نبوت سے افضل جاننا نہایت غلطی اور بے سمجھی ہے، اور دیگر مقامات کی لات، رسالت و اولوالعزم وغیرہ کی لات نبوت سے اعلیٰ ہیں،

درحقیقت ممکنہ حضرت کی اصطلاح میں وہ مقام ہے جس جگہ عدم محض کے مقابلہ میں سائر صفات خدا نے تجلی فرمائے، اور اس میں ایک شکل نے وجود پکڑا مثلاً آئینہ محض عدم میں دیکھنے والے کا جو عکس قائم ہوگا، وہ عکس نہ عین وجود نہ غیر وجود نہ محض شے نہ بھن خیر نہ کس نہ عین عدم نہ عین وجود سی مقام کو حضرت مجتہد ثانی حقیقت ممکنہ فرماتے ہیں اس جگہ تمام مخلوقات کی اصل مثل تخم درخت کے ہے،

۶۔ (مے) شراب سے مراد عشق حق تعالیٰ ہے، جیسے اس شراب سے عقل جاتی رہتی ہے، ویسے ہی شراب محبت حق سے عقل معاش جاتی رہتی ہے، اور عقل معاد قوی ہو جاتی ہے، چنانچہ حضرت حکیم ستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو حضرت مولینا نے اپنی مثنوی میں بطور سرخی لکھ کر خوب شرح کی ہے،

آں مے کہ تو میخوری حر لے، مائے خوریم جز حلالے جہد کن تا زنیست بہت ثنوی، و شراب اتو مست ثنوی
۷۔ عالم خلق تمام زمین و آسمان وغیرہ جو بتدریج پیدا ہوئے ہیں اور اسی سواربع عناصر کا تعلق ہی،
۸۔ عالم امر جو لفظ کن کے ساتھ پیدا ہوا،

و قلب، روح، بسر، نخی، اخفی، یہ لطافت عالم امر سے جو سینہ انسان سے اس کا تعلق ہے
(دور زور) (دور سیح) (دور سفید) (دور سیا) (دور سبز)
اور سینہ میں ہی ان کی جگہ ہے،

۱۰۔ ظلال سے مراد عکس ہے، جیسے درخت کا سایہ یا درخت کا عکس پانی میں دکھتا ہے، یا جیسے آدمی کا عکس آئینہ میں،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرِّ لَاشَانِی مَعْنِی حَمْدِ مَلِکُوتِ

اَمَّ بَانِی حَضْرَتِ سَیِّدِ الْفَنَانِ قُدْسِ السَّامِی

حَمْد

بنام آنکہ آن نامے ندارد حضرت جائی بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

حمدِ حقیقہٴ اُس ذاتِ پاک کو زیبا ہے کہ جو پاک ہے قرب اور بعد سے وصل اور فصل سے پستی اور
بلندی سے، مکان اور لامکان سے زمین اور آسمان سے طول اور اتحاد سے دوہم اور خیال سے قیاس
اور گمان سے، ادراک اور جہل سے دہید اور شنید سے، ازل اور ابد سے حال اور قال سے تحریر اور
تقریر سے زمان اور نشان سے اشارہ اور کنایہ سے،

ہاں وہاں گر حمد گوئی و سپاس بچونا فرجام آن چوپاں شناس
اِس ثنا گفتنِ ز من ترکِ ثناست لٹین دلیلِ ہستی و ہستی خطاست

نعت

اور درودِ نامحمد و اس ذاتِ بابرکات پر جو بعد خدا کے تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں جن کا نام
پاک احمدی و محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اور ان کی تعریفِ مواسے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا

خدا در انتظار حمد مایست محمد ششم بر را دشمن نیست
 خدا مدح آفرین مصطفی بس حضرت مرزا محمد حامد خدا بس،
 مناجاتے اگر باید بیاں کرد ^{بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ} ہر بیتہم قناعت می توان کرد
 محمد از تومی خواہم خدا را شہید ^{الہی} از توحب مصطفیٰ را
 سید و سرور محمد نود جاں حضرت مولا ^{حضرت مولا} ہر بہتر شفیع عاصیاں

منقبت

اور خدا را رضی ہوں کے چار بار اور آل اطہار اور صحابہ کبار سے رضوان اللہ علیہم اجمعین تو نجات
 کے لئے مثال کشتی نوح اور آسمان ہدایت کے تارے ہیں۔

ماد اصحاب ہم چون کشتی نوح حضرت مولا ہر کہ دست اندر زندیاد نوح

منقبت اولیاء اللہ

اور ہزاروں حقیتیں نازل ہوں علمائے حقانی و اولیائے ربانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر جن کے سبب
 ہم یسے را ہوں کو خدا کی طرف چلنے کا راستہ ملا ہے، آمین بحق سورہ طہ ولین

حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ

بے عنایات حق و خالصان حق گر ملک باشد سیہش ورق
 ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا اونشیند در حضور اولیاء
 چوں شوی دور از حضور اولیا در حقیقت گشتہ دور از خدا
 یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از صد سال طاعت پیرایا

گر تو سنگ خارہ مر مر شوی،

چوں بھابھ لری گو شوی

تمہید لکھتے ہوئے شریف بن ابی رز

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اللہ علیہ جامع حقائق و شریعت ہیں، و شارح حقائق حقیقت و معرفت ہیں، اور رہنمائے علماء ربانی و سرارج عالمائے حق ہیں، اگر ان مکتوبات کو کوئی بغور پڑھے، اور سمجھے اور عمل کرے، تو اس کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب عالم تصوف میں فائدہ مند نہیں، ان مکتوبات شریف میں قال بشریعت اور حال طریقت و زکات و اسرار ذات و صفات الہی خوب بیان فرمائے ہیں، اور ایسے ایسے علوم و معارف فرمائے ہیں، کہ جو ہر گاہ سابقین کی کتابوں میں درج نہیں، یہ خاص معرفت و علوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اسی واسطے آپ کو مجدد الف ثانی کہتے ہیں، دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بنی ہوئے ہیں، اور ان میں تین سو تیرہ مرسل ہوئے ہیں، اور تین سو تیرہ مرسلین میں پانچ بنی اولوالعزم ہوئے ہیں، ہر زمانہ میں بنی سیکوہ کی تعداد میں ہر جگہ ہدایت کے واسطے رہتے تھے، لیکن بنی مرسل سو سو پچاس پچاس سال کے بعد آتے تھے، اور پیغمبران الوالعزم قریب قریب ہزار سال کے بعد آیا کرتے تھے، اور پیغمبران الوالعزم صاحب کتاب اور نسخ ادیان سابقہ ہوتے تھے، اور ان کی شریعت کے احکام کی تعمیل کیا کرتے، اور کلمہ سب بنی اور بنی مرسل بنی الوالعزم کا پڑھا کرتے تھے، اب چونکہ خاتم النبیین حضور بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو گئے، تو موافق سنت اللہ حضور کی امت میں ہر صدی پر عالم راسخ بجائے بنی مرسل اور ہر الف پر عارف اکمل بجائے پیغمبر الوالعزم کے ہونا چاہئے تھا، اسی لئے الف اول کے ختم پر الف ثانی کے شروع میں حضرت مجدد الف ثانی کو خدا نے مجدد الف بنا کر بھیجا، اور ثبوت مجدد ہونے کا خود آپ کی ذات آیات بینات ہے کہ جو علوم و معارف ان حضرت نے بیان فرمائے، وہ سابق کی کبرا و دین کی کتابوں میں درج نہیں

اسی واسطے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات اس الف ثانی کی ارباس ہے، اور حضرت مجدد الف ثانی کا منکر فاسق ہی اور ان حضرت کا امت پر بڑا احسان ہے، کہ جس کا عوض نہیں ہو سکتا، اور حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت قاضی ثار اللہ صاحب پانی پتی کے شیخ ہیں، جب کسی کو خلافت عطا فرمایا کرتے، تو مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی عنایت فرمایا کرتے، اور پھر تاکید سے فرماتے، کہ ان مکتوبات شریف کو بعد نماز عصر پڑھا کرنا، اور طلبہ کو سنانا، یہ مکتوبات تمہارے واسطے فیض اور رہنمائی کے لئے انشاء اللہ کافی ہوں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبرائے دین سابقین کے علوم وحدت الوجود وغیرہ کے حالات کی تائید فرما کر اس سے بہت آگے قرب خدا کے مراتب بیان فرمائے ہیں، حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعریف مولینا روئی کی فرمائی ہے، اس میں سے ایک شعر حضرت مجدد الف ثانی کی شان میں نہایت موزوں ہے،

من چہ گویم وصف آن عالیجناب نیست بغیر ولے دار و کتاب

اور سب سے بہتر دلیل آپ کی بزرگی کی یہ ہے کہ آپ کے پر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی آٹا اکل جھون نے ایک ہی توجہ میں نانباٹی صاحب کو اپنی ہنم شکل بنا دیا، اور اپنا جیسا اکل کر دیا، یوں فرماتے ہیں، :-

”میان شیخ احمد آفتاب است وما ہنچون ستارگان دروے گم اند“

مکتوبات حضرت امام بانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلا

بزبان اردو کرنے کی وجہ،

فی زمانہ زبان فارسی بہت کم ہو گئی ہے، اور مکتوبات شریف کی فارسی بھی ذرا ادنیٰ

علاوہ اس کے اگر عبارت کوئی پڑھ بھی لے، تو اس کے اصطلاحات سے واقف نہیں ہوتے، اور کوئی اصطلاحات سے واقف ہوتے ہیں، تو معارفِ اسرار کے نکات سے واقف نہیں ہوتے، اور بعض شخص طبعیت کا لگاؤ نہیں ہونے کی وجہ سے مکتوبات شریف کی عبارت پڑھنا، اور تھوڑی دیر اس میں صرف کرنا اپنے پر دشوار جانتے ہیں، اور ان مہجورات متذکرہ بالا سے فیضان اور ہدایت مکتوبات سے محروم رہتے ہیں، اس لئے میں نے زمانہ حال کی رفتار اور عدم توجہی و دیکھ کر یہ خیال کیا، کہ مکتوبات کا خلاصہ کرنا چاہئے، اور اس کو اردو زبان میں لکھنا چاہئے، اور تصوف کی ضروری اصطلاحات بھی لکھنا چاہئے، تاکہ مسلمان ان مکتوبات کے فیضان سے مشرف ہوں، اور عقائد حقہ اور اصول اسلام اور ایمان حقیقی کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوں، اور میں نے بعض مکتوبات کے آخر پر فقط اکھاڑی لکھ کر عام لوگوں کے سمجھانے کو کچھ تشریح کر دی ہے، میرا قصد ان مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو کرنے کا قریب پندرہ سال سے تھا، لیکن کچھ کو اتنی فرصت نہیں ملی، کہ میں اس کام کو انجام دیتا، لیکن قدرت کی بات کہ میں نے ایک مسلم بھائی کی ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت دے دی اور اس مسلم بھائی نے روپیہ قرض خواہ کو نہیں دیا، اور قرض خواہ نے مجھ پر ڈگری کر لی، اور میں بوجہ نادار روپیہ ادا نہ کر سکا، تو اس ڈگری دار نے میرے قید کی درخواست کی، اور وہ منظور ہو کر میں دو ماہ جیل جے پور میں بزمِ مدینہ قید رہا، اور اس قید کے زمانہ میں میں نے مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو تیار کیا، مجھ کو جب کبھی کوئی سخت شہواری پیش آتی، تو میں اپنے پیر حضرت محمد علی شیرخان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر جناب حق تعالیٰ متوسل پیرانِ عظام عرض کرتا، تو اکثر اوقات ایسا دیکھا، کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام شریف فرمائی، اور حضرت صاحب حضور کی جناب میں عرض کر رہے ہیں، تو کبھی حضور مسکرائے ہیں، اور کبھی وعدہ فرمایا، تو خداوند تعالیٰ نے ویسے ہی میرے کام انجام کو پہنچا دیئے، لیکن اس اجرا کو گری

کے وقت جب عرض کیا تو یہ دیکھا کہ حضور اور حضرت صاحبِ دونوں خاموش اور غمگین ہیں، بعد افاقہ میں
 سوچ گئی کہ مرضی حق یہی ہے کہ توحیل جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، "فَعَلَ الْحٰكِمُ كَمَا يَخْلُو عَنْ الْحِكْمَةِ" میرے
 اس جیل جانے سے میرے نفس فرعون کی اصلاح اور حضرت مجددِ اہلِ ثانیؑ کی اتباع ہو گئی، اور
 یہ نیک کام وہاں ہی پورا ہوا، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر دوستوں کو اور مجھ کو پڑھنے اور علم
 کی توفیق عطا فرمائے، اور میرے لئے ذریعہ نجات ہو، بزرگوارانِ اہلِ علم کی خدمت شریف میں عرض
 ہے کہ مجھ سے کوئی بات بتاؤ، بشارتِ بشریت زیادہ کم یا بھول و چوک ہو گئی، تو تو معاف فرمائیں، اور
 دعاے خیر کریں، اور میں نے ثنوی مولینا رومی رحمہ اللہ کا بھی خلاصہ اپنی حیثیتِ نفید کے موافق کیا
 ہے، اور حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ کا جو ثنوی سے مقصود ہدایتِ خلق اور ترکِ دنیا اور قربِ خدا ہے،
 اونسی اشعار کو اسی فارسی زبان میں لکھا ہے، لیکن ان اشعار کے مقابلہ میں زبانِ اردو مطلب اور خلاصہ
 درج کر دیا ہے، اور میں نے ترجمہ اشعار اردو کا اس واسطے نہیں کیا، کہ جو فیضان اور برکات اور جذبات
 حضرت کے خود زبان سے نکلے ہوئے اشعار میں ہیں، وہ ترجمہ میں نہیں ہو سکتے، انشاء اللہ اہلِ علم
 اہلِ ذوق اس خلاصہ مکتوبات و خلاصہ ثنوی کو پڑھ کر بہت محفوظ و مسرور ہوں گے، اور مجھے خادوم
 اہلِ محمد ہدایتِ علی نقشبندی مجددیؑ جے پوری کے لئے دعا و مغفرت فرمائیں گے،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرِثَانِي نَعْنِي

حکامہ

مکتوبہ امام بانی حضرت مجدد دہلوی و سید السامی

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اِسْمُہُوَ الظَّاهِر کی تجلیات کا ظہور ہر شے میں معلوم ہوا، اس کے بعد تجلیات پوشیدہ ہوئیں اور فنا ظاہر ہوئی، اور امانیت اور نفسانیت وغیرہ جاتی رہیں، اور اسلام حقیقی کے آثار اور شرک خفی کے دور ہونے کی علامتیں ظاہر ہوئیں،

آگاہی۔ منجانب خلاصہ کنندہ محمد بدایت علی، جہاں نقطا لگا ہی آویگا، وہ میری طرف سے بطور اطلاع یا شرح کے ہوگا۔ یہ مکتوب حضرت کا زمانہ ابتدائی میں حضرت نے اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ہے، جب کہ قنہ رو بہت اچھا حال آپ پر گذر رہا تھا،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

جس قدر فنا پوری طور پر سالک کو ہوگی، اسی قدر بقا بھی اس کو پوری طور پر ہوگی، اور جس قدر بقا زیادہ کامل طور پر ہوگی، اسی قدر صحت بھی زیادہ ہوگا، کیونکہ کمال صحیح حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے تھا، اور جس قدر صحت زیادہ ہوگا، اسی قدر شریعت حقہ کے موافق علوم کا فیضان ہوگا اور جو معارف و علوم حضرات انبیاء علیہم السلام سے صادر ہوئے، میں وہ شریعت کے احکام اور عقائد ہیں جو ذات و صفات الہی کے بارے میں فرمائے ہیں، اور ان احکام ظاہری کی مخالفت اگر کسی نے کی ہے، تو حالت سکیم میں کی ہوگی،

آگاہی۔ بعض اولیاء اللہ سے جو کلمات خلاف شرع شریعت سرزد ہوئے ہیں، وہ آٹنا حال میں بوجہ غلبہ سکیم سرزد ہوئے ہیں، جو قابل گرفت نہیں، وہ لوگ بوجہ حال مغدور ہیں، ان کے الفاظ سکیم سے خالی نہیں، اور جو بلا حال ان کلمات کو کہے وہ کفر سے خالی نہیں، مثلاً۔ جیسے انا اتقی و سبحانی، ما اعظم شانی، وغیرہ وغیرہ۔

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

بعض لوگ مقربین کے طریق کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے، انکا حال ابراہیم کے طریق پر ہے، آگاہی۔ مقربین اعلیٰ درجہ کے اولیاء اللہ ہوتے ہیں، ان کی عبادت اور جملہ حسنات معائنات حق کے لئے ہوتی ہیں، اور ابراہیم کی حسنات عبادت طلب جنت و نجات و نسخ کے لئے ہوتی ہیں، ابراہیم عابدین میں ہیں، اور مقربین مارقین میں ہیں، حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے انکا

فرق بتلایا ہے

سیرِ زاد ہر شب یک روزہ راہ
سیرِ عادت ہر دے تا تختِ شاہ
(عشقِ مہلا)

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

ماہ رمضان المبارک کو قرآن شریف سے نہایت مناسبت ہو، اور قرآن مجید تمام ذاتی و شیعہ کلمات کا جامع ہے، اور حقیقت محمدی اس کا ظل ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس ماہ میں نازل ہوا ہے، اور اسی وجہ سے یہ مہینہ تمام خیرات و برکات کا جامع ہے، جو خیرات و برکات سال بھر تک کسی کو پہنچتی ہیں، وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں کے دریا کا قطرہ ہے، اس ماہ کی جمعیت سال بھر کی جمعیت ہے، اور اس ماہ کا تفرقہ سال بھر کا تفرقہ ہے، حقیقت محمدی درمیان خالق و مخلوق کے برزخِ کبریٰ ہے، اقرب ذات ہے پر وہ صفات ہے۔

آگاہی۔ حقیقت محمدی کو قابلیتِ اولیٰ حقیقت استخاق، نورِ اول، برزخِ کبریٰ عقل کل بھی

کہتے ہیں۔

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

رسالہ سلسلہ الاجراء کو دیکھ کر بعض علوم لکھڑا رسالہ خدمت کئے ہیں، چاہیں تو شامل فرمایا
آگاہی۔ یہ عرفینہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

لے ذاتِ حق و صفاتِ حق کی درمیانی حقیقت،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ ۱۷

جمال عین جلال ہے اور جلال عین جمال ہے، فنا سے مراد باسوارۃ اللہ کی فراموش ہو جانا ہے، جب تک علوم قبل مطلق کے ساتھ متحقق نہ ہو جائیں، فنا کا کچھ حصہ بھی حاصل نہیں ہوتا، حیرت و جہل دائمی ہے، یہ کبھی زائل نہیں ہوتی، بعد فنا و بقا سالک اپنے ہی میں جہل پاتا ہے، اور اپنے ہی میں ظلم اپنے ہی میں شہود پاتا ہے، اور اپنے ہی میں حیرت عین بحالت نادانی شعور میں ہے، اور عین حیرت کے وقت حضور میں ہے، یہی مرتبہ حق الیقین کا ہے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل الدہر فنا و بقا جو کچھ دیکھتے ہیں، وہ اپنے میں دیکھتے ہیں، اور جو کچھ پہچانتے ہیں، وہ اپنے میں پہچانتے ہیں، اور ان کی حیرت ان کے وجود میں ہے، پہلے جو بلا مہیبت آتی تھی، اس سے خوشی ہوتی تھی، اور جب سے مقام بقا میں عالم اسباب میں اس طرف آیا ہوں، تو ہر تکلیف سے تکلیف اور ہر صدمہ سے صدمہ اور ہر چیز کے جانے کا افسوس ہوتا ہے، اور اپنی عاجزی اور محتاجی پر نظر پڑی ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ سابقہ حالات سب کے سب سے تھے، صحو کی حالت میں عجز اور محتاجی، اور خوف و حزن غم و شادی جیسے عام لوگوں کو ہوتا ہے، ایسا ہی مجھ کو ہوتا ہے، اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعائیں بوجہ امر کے نہیں تھیں، بلکہ عجز و محتاجی و خوف و حزن کے سبب تھیں،

آگاہی۔ انہما رحالت فنا و بقا میں سالک ہر جاں ہو یا جلال، تکلیف ہو یا راحت، نسبت

ہو یا خوب، دوست ہو یا دشمن، سب کو منجانب اللہ یا نفل خدا جان کر مٹا حاصل کرتا ہے، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ۔

گرچہ تیرا زکماں بھی گزردا
از کجوں و ارمینداں خبر دہ

صرف قال ہوا دیا نہیں بنتا، یہ حال حقیقتہً کسی پر گزردے، جب جماعت، ولیا، اللہ میں شمار کیا جاتا ہے
حضرت مومینارومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

قال را بگذارد مرد حال شو
پیش مرد کاٹے پاماں شو

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

میں خود اپنا وجود پاتا ہوں۔ رنہ عالم کا، اور یہ حالت دائمی ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو دیکھا، فرماتے ہیں، کہ ہم تجھ کو آسمانوں کا علم سکھانے کو آئے ہیں، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں
عرض کیا ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

جب کے مقام بقائیں آیا ہوں، عجیب و غریب علوم و معارف پے درپے وارد ہو رہے ہیں جو
اصطلاح صوفیہ میں قرار دی ہیں، اور مشہور ہیں، ان کے خلاف اور غلطی سے شریعت کے موافق ہیں
صوفیہ نے جو مسئلہ وحدت وجود اور اس کے جو کچھ حالات بیان کئے ہیں، ابتداءً ان حالات سے
مشرق ہوا، اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ ہوا، اور اس مقام سے کئے درجے اوپر لے گئے، لیکن وہاں
علمائے شریعت کے تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے، اور اولیاء اہل حال کی تائید نہیں ہوتی، یہ مکتوب
بھی اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

میں اپنے میں کوئی بھلائی سواے برائی کے نہیں پاتا ہوں، میرے تمام اعمال لائق قبول نہیں، اور میری استغفار بھی میرے تمام گناہوں کے مانند گناہ ہے، اس کا مرض ذاتی ہے، جو کسی کو قبول نہیں کرتا، جو چیز ذاتی ہوتی ہے، وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی، ع
سیا ہی از جہشی کے رو کہ خود رنگ است

چونکہ بندہ شرمض ہے، اس لئے اسما و صفات الہی خیر محض کے لئے ضد ہونا چاہئے تھا، بایں وجہ خیر محض کا
آئینہ شرمض انسان ٹھہرا ہے، اور پوری غفلت کی وجہ سے حقیقت انسان میں پورا عکس خیر کا ظہور ہوا
اور انسان کمال ذم والا بوجہ حامل عکوس اسما و صفات کمال خیر والا بنایا گیا ہے، اور انسان چونکہ
جامع شرم تھا، اپنی حقیقت شرم کو حقیقت پوری طور پر جان کر حق عاجزی ناچیزی نبی کے ساتھ عبادت
میں مشغول ہوا، تو انتہائے عاجزی فروتنی نبی غفلت کے مقابلہ میں انجام خداوندی زیادہ عطا ہو
کہ مَنَّا جَنِّ آدَمَ کا خلعت عطا کیا گیا، اسلئے مقام عبدیت تمام مقامات سے بالاتر مقام ہے، اس
مقام عبدیت کے میدان میں تیز رفتار شہسوار دین و دنیا کے سرور اور اولین و آخرین کے سرور اور جناب
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور جس کسی کو محض اپنے فضل سے یہ دولت بخشا چاہئے نبی
تو اس کو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کمال اتباع عنایت فرماتے ہیں، اور اس وسیلہ سے بلند
درجہ پر پہنچاتے ہیں، (کمال شرف و نقص علم ذاتی ہے، جو لوگ اپنے کو محض مولا جانیں، اور یا اسکی
صفات کو اپنی صفات جانیں محض احماد و مذمت ہے، خدا کی شان بلند اور برتر اور ہر حلول و اتحاد سے
منزہ و برتر ہے، اگلا ہی اس مکتوب میں حضرت نے اپنا عجز اور بشری بشریت اور ترقی کے وجوہات

ظاہر فرمائے ہیں، یہ مکتوب مفصل نہایت مدلل ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

عجب بات ہے کہ دوری کا نام قرب اور فراق کو وصل کہتے ہیں اگر یا درحقیقت اس کے
ضمن میں قرب وصال کی نفی کی طرف اشارہ ہے، پس اسی واسطے ہمیشہ کا غم اور فکر و منگی رہے
مرا دکو بھی آخر میں بطور مدد ہونا پڑتا ہے، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی باوجود مراد ہونے کے مرید
(جبکہ خدا خود چاہے) (خدا کو یہ خود چاہے) ہونے کا معاملہ خدا سے کرنا ضروری ہوا، محبت محبت کے بوجھ کو اٹھا سکتے ہیں، محبوبوں کو اس
بوجھ کا اٹھانا مشکل ہے،

آگاہی۔ حضرات نقشبندیہ کے نزدیک جو لوگ تجلیات اسما و صفات سے مشرف ہو
ہیں، اس کو حقیقہ محقق عرفا دور می از ذات کہتے ہیں، اور ذات میں جیلے اور کی اور جیل پیدا ہوتا
ہے، اوس کو قرب کہتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، ہر چہ دیدہ شد و
شنیدہ شد و دانستہ شد آن ہمہ غیر است؛

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

قرب حق یا انکشافات علوم کے واسطے دو چیزیں ضروری ہیں، ایک اپنے کو ہمہ تن تصور
جاننا، دوسرے شیخ مکمل مجذوب کی جس نے سلوک طے کرایا ہو، اس کی صحبت، میرا کوئی نیک عمل بسا
نہیں جو تمہمت سے خالی ہو، اور کوئی عمل ایسا نیک نہیں پاتا کہ فرشتہ واسطے ہاتھ والا اس کو نکھے اور

ہر شخص کو جو جس جہان میں ہے حتیٰ کہ کافر فرنگ اور ندیق ملحد کو اپنے سے کئی درجہ بہتر جانتا ہے اور ان سب کے بدتر اپنے کو جانتا ہے،

اگاہی۔ یہ ہے حقیقت سلوک اور اقریبیت خدا کا ثبوت، اسی واسطے حضرت سعدیؒ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قصہ میں فرمایا ہے،

از ان بر ملا نک شرف داشتند کہ خود را بہ از سنگ پنداشتند،

ایک مقام عالی منکشف ہوا اور میں وہاں پہنچا، تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت ذی النورین کا ہے اس سے اوپر مقام حضرت عسکریؒ کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم جمین کا ہے، اوکے اوپر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے، اور اس کے اوپر کوئی مقام کسی کا نہیں ہے، نہ کوئی مقام ہے، اپنے مشائخ میں سے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کو ہر مقام میں اپنے ساتھ پاتا تھا، اور دوسرے خلفاء کا بھی ان مقام میں عبور واقع ہوا ہے، ہوا عبور اور مقام اور در و اور ثبات کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ مکتوب حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کیا ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہؒ

وہ علوم جو حق فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام سے تعلق رکھتے ہیں، خداوند تعالیٰ نے اپنی عنایت سے سب ظاہر کر دیئے، اور ایسی کوئی چیز نہیں رہی، کہ جس کا اولیا اللہ نے نشان دیا ہے، وہ مجھ کو نہ دکھائی گئی ہو، جو کوئی خدا کی جناب میں قبول ہوا ہے فضل سے ہوا ہے، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے،

مکتوب ۱۳

بخدمت حضرت خواجہ رحمۃ

سیر الی اللہ پچاس ہزار برس کی راہ ہے، قرآن شریف اس کا شاہد ہے، مجکو یہ سب غم آنے
 دکھایا اور جملہ علوم کشفی شریعت کے مطابق ہیں، اظہار شریعت سے سر مو مخالفت نہیں دیکھی بعض صوفیہ
 نے جواز روئے کشف کے خلاف شریعت بیان کیا ہے، یہ سہوا ورٹ پر کی وجہ سے ہے، باطنی
 شریعت سے کچھ مخالفت نہیں ہے، اثنائے راہ میں سالک کو مخالفت معلوم ہوتی ہے مہنتی کو مخالفت
 نہیں دیکھتی، علما اور اولیاء اللہ میں صرف یہ فرق ہے، کہ علما بدیل علم کے جانتے ہیں، اور صوفیہ بذریعہ
 کشف اور ذوق کے جانتے ہیں،

مکتوب ۱۴

بخدمت حضرت خواجہ رحمۃ

ترقی مقامات میں سوائے حیرت اور اہل کے کچھ نہیں ہے، حضور نے جو فرمایا تھا کہ تجھ
 میں صفت محبوبیت کے معنی نہ ہوتے، تو مقصود تک پہنچنے میں بہت توقف واقع ہوتا اس
 ارشاد کی بنا پر بہت کچھ امید ہے،

مکتوب ۱۵

بخدمت حضرت خواجہ رحمۃ

بندہ مدتوں سے اسکو ڈھونڈتا تھا، تو اپنے آپ کو پاتا تھا، اس کے بعد اپنے آپ کو ڈھونڈتا

تھا تو اس کو پاتا تھا، اب اس کو گم کیا ہے، لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے، باوجود گم کرنے کے اس کا
 ڈھونڈنے والا نہیں ہے، اور باوجود ثابث ہونے گم کرنے کے اس کا چاہنے والا نہیں ہے، علم
 کی رو سے حاضر و آقبل ہے، اور از روے ذوق کے غائب و فاقہ و معرض ہے، اس کا ظاہر بقا
 ہے، اور باطن فنا، عین بقا عین فنا ہے، اور عین فنا میں باقی، لیکن فنا علی ہے، اور بقا ذوق ہے
 اگیا اھی۔ یہ فنا و بقا خاص کے حالات و واقعات ہیں،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

ایک سالہ دوستوں کے اصرار پر جس میں ضروری نصیحتیں طریقت کی ہیں، ارسال خدمت
 کیا جائے گا، یہ رسالہ بڑی برکتوں والا ہے، اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بہت سوشائخ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور اس
 رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں، اور اپنے کمال کرم سے اس کو چوتے ہیں، ا
 مشائخ کو دکھاتے اور فرماتے ہیں، کہ اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں، اور وہ لوگ جنھوں نے
 ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے، وہ نورانی اور ممتاز ہیں اور عزیز الوجود ہیں، اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے رو برو کھڑے ہیں، اور کمال کرم سے چوتے ہیں، اور اسی مجلس میں آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار سے ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کو شائع کر، حضرت مجدد الوالت ثانی رحمۃ
 اللہ علیہ کی مقبولیت دیکھو، تمام مشائخ کے مقامات پر مانشا، اللہ عروج حاصل ہوا،

گلے بر بند زین و ہلیزہ پست، بدان درگاہ والا دست بردوست،

اس اثنا، میں اگر مشائخ کی روحانیت کے توسط کو گنتے لگوں، تو بات لمبی ہو جائے گی، تا

کو مراد ہی کے لئے طے کرنا مخصوص ہے، مرید عرفوں میں بھی طے نہیں کر سکتا،
(جو خدا کو خود خدا چاہے)

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ بجاں محل مقام عروج و نزول
کی بابت عرض کیا ہے، تفصیل بالکل نہیں ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ

جب تک حالات و واردات ظاہر ہوتے تھے، عرض کرتا تھا لیکن جبے حق تعالیٰ نے حضور
کی توبہ کی برکت سے احوال کی غلامی سے آزاد کر دیا، اور تلویں سے تمکین کے ساتھ مشرف فرمایا
تو حیرت و پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، اور وصل سے جدائی اور قریبے بعد کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا
اور معرفت سے نادانی اور علم سے جہل کے سوا کچھ زیادہ نہ ہوا، اس واسطے نیا زمانوں میں توقف ہوا
اب حق یقین سے مشرف فرمایا ہے، کہ جس جگہ علم و عین ایک دوسرے سے حجاب نہیں ہیں، اور فنا
بقا، وہاں جمع ہیں عین حیرت و بے نشانی میں علم و شعور ہے، اور نفس غیب میں حضور میں باوجود
علم و معرفت کے جہل و نادانی کی زیادتی کے سوا اور کچھ نہیں، مقام ولایت سے اوپر مقام شہادت
ہے، اور اس کے اوپر مقام صدیقیت ہے، اور اس کے اوپر مقام نبوت ہے، سلوک ولایت
علوم استدلالی علماء کو کشفی اور اجمال کو منقص کر دیتا ہے، کسی شخص نے حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ
نقشبند رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہو تو فرمایا کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی کشفی

کشفی ہو جائے، بال راستہ میں بہت سے علوم و معارف ظاہر ہوتے ہیں، جن سے گزرتا پڑتا ہو، علوم و معارف ابر بہاری کی طرح ایسے برس رہتے ہیں، کہ قوتِ مدرکہ ان کی برداشت کرنے سے عاجز ہے،

مکتوب ۱۹

بخدمت حضرت خواجہ رحم

اس مکتوب شریف میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو شخصوں کے وظیفہ دلائے کے لئے سفارش فرمائی ہے،

مکتوب ۲۰

بخدمت حضرت خواجہ رحم

یہ مکتوب بھی اپنے حضرت صاحب کی خدمت شریف میں سفارشِ برائے دلوئے وظیفہ مقرر کے تحریر فرمایا ہے،

مکتوب ۲۱

بنام شیخ محمد کئی

جب تک وہ موت جو موت مردوں کے پہلے ہے، اور اہل اللہ اوس کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں، ثابت نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہونچنا محال ہے، بلکہ آفاقی جھوٹے معبودوں اور انفسی ہوائی خداؤں کی پرستش سے نجات نہیں مل سکتی، اور نہ اسلام کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے، اور نہ ہی کمال ایمان میسر ہو سکتا ہے،

اور بزرگوں کے یہاں سالک انتہا، ولایت میں ایک مرتبہ مثل برق کے تجلی ذات سے

مشرف ہوتا ہے، اور حضرات نقشبندیہ کے یہاں یہ تہی دائمی نصیب ہوتی ہے پس ان بزرگواروں کی نسبت تمام نسبتوں سے قوی تر اور ان کا کمال تمام کمالات سے بالاتر ہے پس جس طرح ولایت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام پیغمبروں کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اسی طرح ان بزرگواروں کی ولایت بھی تمام اولیاء قدس سرہم کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اور کس طرح بڑھ کر نہ ہو، جب کہ ان کی ولایت حضرت محمد اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، ان بعض اکابر اولیاء کو نسبت نصیب ہوئی ہے لیکن وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سوا اقتباس ہو،

مکتوب ۲۲

بنام شیخ عبدالحمید لاہوری،

روح نے جنم و نفس انسانی سے تعلق خاص پیدا کیا ہے بعد تعلق یعنی اس عالم میں، مگر خدا کو یاد کیا تو خود ترقی پا کر ولایت حاصل کی، اور اس کی ہمسایگی میں نفس میں بھی صفائی اور بھلائی پیدا ہو کر تعلق خدا کو ہدایت کی، و فیضان اور انوار الہی سے مشرف ہوئی اور نقد فافوزاً عظیماً اسکی نصیب ہوا، اور اگر اپنی حقیقت کو اور مقصود پیدائش کو بھول گئی، تو نفس کی ظلمت میں مبتلا ہو کر نقد فضل ضللاً ابھرا اسکی نصیب، روح کو ظلمت انسانی بھی باعث ترقی معلوم ہو کر اس پر مبتلا ہوئی، جیسے جب آئینہ کو صاف کرتے ہیں تو اس پر آؤں بٹی مایہ کر تے ہیں، نئی طے کے بعد صفائی آئینہ زیادہ ہو جایا کرتی ہے، اسی طرح روح کی ترقی کے واسطے احتلاط نفس انسان باعث ترقی و خوبی ہے،

مکتوب ۲۳

بنام عبدالرحیم خان خانان

دنیا آخرت کی کھیتی ہے پس افسوس ہے اوس پر جس نے اس میں نہ بویا، اور اپنی استعداد

کی زمین کو بیکار نہ رہنے دیا، اور اپنے اعمال کے تخم کو ضائع کر دیا، اور جاننا چاہئے کہ زمین کو ضائع اور بیکار کرنا دو طرح ہے، ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوائے، دوسرے یہ کہ اس میں ناپاک اور خراب بیج ڈالے، پہلی قسم کی نسبت دوسری قسم زیادہ ضرر رساں ہے، اور بیج کا ناپاک اور خراب ہونا پیر ناقص سے سمیت ہونا ہے، کیونکہ پیر ناقص میں حرص ہوا وغیرہ ہوتی ہیں، وہی باتیں طالب میں پیدا ہوں گی، اور وہ خود صراطِ مستقیم سے گمراہ ہے، اور وہ کو بھی گمراہ کریگا، اور شیخ کامل مثل اکبر کے ہے، اس کی نظر دو اور اس کا کلام شفا ہے، اور بعض مشائخ نے جو غلبہ سکریں کفر اور زنا وغیرہ کی تعریف کی ہے تو اس کا مفہوم ظاہر سے پھر کر تاویل اور توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، کیونکہ اہل سکری کا کلام اچھے مفہوم پر حمل کیا جاتا ہے، اور وہ بزرگوار بوجہ حالت سکری کے معذور ہیں، اور ذی ہوش کا کلام خلاف شرع عقل و شریعت کے نزدیک قابل گرفت ہے،

مکتوب ۲۴

بنام محمد قلی خان

مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں خدا کے سوا کسی کی محبت نہ ہو، اور اس کے سوا کسی طالب نہ ہو پس ایسا شخص اللہ کے ساتھ ہے، اگرچہ ظاہر میں خلق کے ساتھ مشغول ہے اور کائنات میں فانی کی یہی شان ہے، مقرب نیکیاں رضائے حق کے لئے کرتے ہیں، اور ابراہار اپنی خواہش کے واسطے نیکیاں کرتے ہیں، اور علی ہذا سب کام مقربین اور ابراہارین کے اسی کے موافق ہوتے ہیں،

مکتوب ۲۵

بنام خواجہ جہان

سب کمالات کا حاصل ہونا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور ان کی خلفائے راشدین

کی اتباع پر منحصر ہے، کیونکہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب ہیں، جس نے ان کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی، اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہوا،

مکتوب ۲

بنام حاجی محمد لاہوری

حدیث قدسی میں ارشاد ہے، خبردار ہو کہ ابراہیم کا شوق میرے دیدار کے لئے حد سے بڑھ گیا اور میں اُن سے بھی زیادہ ان کے لئے مشتاق ہوں، اللہ تعالیٰ نے شوق ابراہیم کے لئے ثابت کیا، اُمّ مقلدین کے لئے جہاں علی مرتبہ کے اولیا ہیں، انہیں فرمایا، وجہ اس کی یہ ہے کہ شوق ہمیشہ بحالت فراق و دوری کے ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل و قرب کے نہیں ہوتا، ابراہیم مشتاق اور خواہاں قرب میں اور وصل سے محروم ہیں، اس لئے شوق باقی ہے، اور جو ابراہیم چاہ رہے ہیں، اس سے مقرب فارغ ہو چکے ہیں، علاوہ ازیں بندگان خاص انخاص میں شوق اس واسطے بھی نہیں رہتا، کہ وہ مقامات صفات کو اور شیونہات ذات کو طے کر کے تجلیات ذات سے مشرف ہوئے ہیں، اور ذات الہی میں سوائے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ملتا، اور بحالت حیرت و جہل کے سوائے ناامیدی کے کچھ حاصل نہیں، اور حالت جہل و حیرت میں شوق نہیں ہوتا، اور جب تک آدمی وجود و توحید و ذوق شوق میں ہے، وہ ابھی تک قرب ذات میں نہیں پہنچا ہے،

مکتوب ۳

بنام خواجہ عک

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم جمیعین فرماتے ہیں، کہ ہماری نسبت سب نسبتوں سے بڑھتی ہے

نیت سے مراد ان کی حضور و اگاہی ہے، اور حضور ان کے نزدیک مہمتر ہے، جو حضور بے غیبت سے جس کو یادداشت سے تعبیر کرتے ہیں، اور فقیر کے نزدیک یادداشت تجلی ذات بے پردہ صفات و شینوں و اعتبارات سے مراد ہے، اور دیگر مشائخ اس تجلی سے اولیا کو مشرف ہونا فرماتے ہیں، مگر بہت تھوڑے وقت میں مثل برق کے اور حضرات نقشبندیہ اس کو دائمی فرماتے ہیں،

مکتوب

بنام خواجہ عک

خواجہ عک آپ نے یاد فرمایا خوشی ہوئی، لیکن فقیر نے جب اپنے آپ کو اس لائق نہ پایا تو ناچار گوشہ تنہائی میں پوشیدہ ہوا، اور قرب سے بھاگ کر بعد میں آرام لیا، اور اتصال سے انفصال کے ساتھ قرار پکڑا، اور جب آزادی میں گرفتاری دکھی، تو ناچار گرفتاری کو اختیار کیا،

مکتوب

بنام شیخ نظام تھانیسری؟

ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سال نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں، اور خواہ نفل از قسم نماز و زکوٰۃ و ذکر و فکر وغیرہ وغیرہ ہوں، حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، کہ تمام شب کے یگنے سے بہتر ہے کہ تمام شب سوئے اور نماز صبح باجماعت ادا کرے، زکوٰۃ کی نیت سے ایک دانگ کا دینا بہتر ہے، اس سونے کے پہاڑ سے جو بطریق صدقہ نفل دیا گیا ہے، اور مرید کا پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے، اسکی برائی آفتاب سے زیادہ روشن ہے،

مکتوب

بنام ملا محمد صدیق

بچوں کی نسبت کیا بیان کرے، اور محدث قدیم سے کیا ڈھونڈھے، اور مکانی
لامکان میں کب تک دوڑے، جو سیر اپنے سے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہے، اور جو سیر اپنی ذات
میں پائے، وہ سیر نفسی ہے، سیر آفاقی سیر نفسی کے لئے اسباب ہے، ورنہ مقصود سیر سیر نفسی ہے
سیر آفاقی میں علم یقین حاصل ہوتا ہے، اور سیر نفسی میں حق یقین نصیب ہوتا ہے، جس جگہ لفظ سیر
کا استعمال کیا جاتا ہے، وہ تنگی عبارت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ وہ ذات پاک
بچوں و بچکوں پر بے شبہہ و بے ماتہ ہے،

اتصال بے تکلف و بے تیاس ہست رب اناس را با جان ناس
سیر نفسی بعد فنا، کامل و بقائے اکمل کے نصیب ہوتی ہے، بعض کو جو استغراق و نیستی کے
سبب فنا و بقا معلوم ہوتی ہے، حضرات نقشبندیہ اس کو وجود و عدم سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ حالت
فنا سے پیشتر ہے، اور اسکو زوال ہو سکتا ہے، کبھی اس سے یہ حالت لے لیتے ہیں، اور کبھی
اسکو دیدیتے ہیں، اور فنا کامل اور بقا اکمل کے بعد جو ولایت ہے، وہ زوال سے محفوظ ہے
عشق و محبت مقصود نہیں ہیں، بلکہ اس سے تعلقات دنیا کو منقطع کرنا ہے، اور عبودیت کے
لئے ذریعہ ہیں، بندہ جب خالص بندہ ہوتا ہے، کہ اس کو ماسوا کی گرفتاری سے نجات
ملے، ولایت میں سب سے اعلیٰ درجہ بندہ کے لئے مقام عبودیت ہے، اس سے آگے کوئی
مقام ترقی نہیں ہے،



مکتوب

بنام شیخ صوفی

شیخ صوفی صاحب آپ کی مجلس میں شیخ نظام الدین تھائیسری کے کسی درویش نے فقیر کی نسبت ایسا بیان کیا کہ فقیر وحدت وجود کا انکار کرتا ہے، اسلئے آپ کی طرف یہ حال لکھا ہوا تاکہ لوگ میری طرف سے بدظنی میں نہ پڑ جائیں،

فقیر کا اعتقاد بچپن سے اہل توحید کا مشرب تھا، اور فقیر کے والد بزرگوار قدس سرہ بظاہر اسی مشرب پر ہوئے ہیں، اور باطن میں پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود مرتبہ بے کیفی کی جانب رکھتے تھے، ان کا استعمال عبیدہ اسی طریق پر رہا، اور اس مضمون کے موافق کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے، فقیر کو اس مشرب سے اڑوے علم کے بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی، یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ارشاد و ہدایت کے پناہ والے حقائق و معارف کے جاننے والے پندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ و مولیٰ قبلہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت و صحبت نصیب کی، اور انھوں نے فقیر کو طریقہ نقشبندیہ تعلیم فرمایا، اور اس مسکین کے حال زاد پر بڑی توجہ فرمائی، اس طریقہ علیہ کی مشق کے بعد تھوڑی مدت میں توحید وجودی منکشف ہو گئی، اور اس کشف میں حد سے زیادہ ترقی ہوئی، اور اس مقام کے علوم و معارف بہت ظاہر ہوئے، اور اس مرتبہ کے دقائق میں شاید ہی کوئی دقیقہ رہ گیا ہو، جس کو فقیر پر منکشف نہ کیا ہو، اور شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کے دقائق کو جیسے کہ چائے ظاہر فرمایا، اور جس نکتی ذات کے بارے میں حضرت شیخ نے فرمایا ہے، کہ اس سے آگے عروج نہیں ہے، اس سے بھی مشرف فرمایا، اور سکرا اور غلبہ حال اس توحید میں اس درجہ تک پہنچا

کہ بعض مریضوں میں جو خواجہ حضرت کی خدمت میں لکھے تھے، یہ اشعار لکھ دئے،

اے دریغائیں شریعت ملت اعمالی است ملت ماکا فری و ملت ترسائی است
کفر و ایمان زلفت درویشان پری میائی است کفر و ایمان ہر دو اندر راہ ماکیتی است
حکم پر چلن شریعت کے یہ کام اچھ نہیں ترجیح ملت عشق حقیقی سے کوئی اچھ نہیں
روئے زلفت یا رہی نور دل و ایمان ہے امتیاز حق و باطل عشق میں نقصان ہے

یہ حال بہت برسوں تک طاری رہا، ناگاہ غنایت خدا شامل حال ہوئی اور یحیٰی و یحییٰ کے چہرے ڈھانپنے والے پردہ کو دور کر دیا، اور وہ علوم جو امتداد اور وحدت وجود کی خبر دیتے تھے، نازل ہوئے۔ اور یہ معلوم ہوا کہ ان علوم کا جو وحدت وجود میں ظاہر ہوئے تھے، ظم ذات و صفات سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے، بلکہ جو علوم علم سے حقانی شریعت نے بیان فرمائے بالکل صحیح و درست ہیں، اللہ تعالیٰ ان علم شریعت کو جزائے خدا خدا ہے، اور عالم عالم ہے، حق تعالیٰ یحیٰی و یحییٰ کوں ہے، اور یہ عالم سراسر چوں سے داعن دار ہے، چوں بے چوں نہیں ہو سکتا، حادث قدیم نہیں ہو سکتا، انقباض و اتساع عقل اور شرعی طور پر محال ہے، حاصل کلام یہ ہے، کہ خطائے کشفی خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے کہ جس سے علامت اور عقاب رافع ہے، بلکہ ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ اس کو حق میں ثابت ہے، البتہ اس قدر فرق ہے کہ مجتہد شریعت کے متقلد مجتہد کا حکم رکھتے ہیں، اور خطائے ہو جانے پر بھی صواب کا ایک درجہ پالیتے ہیں، برخلاف اہل کشف کے متقلدوں کے کہ مغذ و منہیں ہیں، اور خطائے ہو جانے سے درجہ صواب سے محروم ہیں، کیونکہ الہام اور کشف غیر پر حجت نہیں، اور مجتہد شریعت کا قول غیر پر حجت ہے پس تقلید اول یعنی اہل کشف کی تقلید خطائے احتمال پر جائز نہیں، اور تقلید ثانی یعنی مجتہد شریعت کی تقلید خطائے احتمال پر جائز بلکہ واجب ہے،

مکتوب ۳

بنام شیخ حسام الدین احمدؒ

حضرت پیر شنگر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا ہے، میں کیا لکھوں اور کوئی کیا سمجھے گا، ہر مقام کے لئے علم و معارف جدا ہیں، اور احوال مواجید جدا کسی مقام میں ذکر و توجہ مناسب ہے، کسی میں تلاوت قرآن، کسی میں نماز، کسی میں جذبہ کسی میں سلوک کسی میں یتون دولین ملی ہیں، اور کوئی مقام جذبہ اور سلوک دونوں جہتوں سے الگ ہے، یہ مقام نہایت عجیب ہے، اس مقام میں حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم متنازین، اس مقام والے کے لئے دوسرے مقام والوں سے پورا پورا امتیاز ہے، اور یہ نسبت اصحاب کرام رض کے بعد حضرت محمد صلی علیہ السلام میں پوری جلوہ گر ہوگی یہ نسبت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہ برکت صحبت بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملی ہے، اور یہ نسبت صحابہ میں آہستہ آہستہ کمال کو پہنچتی ہے، اور ہو سکتا ہے، کہ کسی امتی کو بھی اس سے مشرف فرمائیں لیکن بہتیت اولن کے،

مکتوب ۳

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

علماء کے لئے دنیا کی محبت اور رغبت ان کے جمال کے چہرہ کا بد خدا داغ ہے، مخلوقات کو اگر چہ ان سے بہت فائدہ پہنچتا ہے لیکن ان کا علم ان کے حق میں نافع نہیں، یہ علماء پتھر پارس کے مثال ہیں، کہ دوسروں کو چھوٹے ہی سونا کر دیتا ہے، اور خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے، اور دوسرے بانس اور پتھر کی آگ کہ جہاں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، مگر وہ اپنی آگ سے خود فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں، بلکہ بعض وقت بانس اپنی آگ سے خود ہی نقصان پا جاتا ہے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ علم ان کی نفس کے

حق میں مضر ہے، کہ حجت کو ان پر پورا کر دیا، اور کیونکر مضر نہ ہو، وہ علم جو خداے تعالیٰ کے نزدیک عزیز اور موجودات میں اشرف ہے، اسکو دنیا کی پستی کے مال و جاہ حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے، ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں، اور جاہ و مال کی محبت سے آزاد ہیں، علمائے آخرت سے ہیں، اور انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، کہ کل بروز حشر ان کی سیاہی خون شہداء کے ساتھ تونی جائی گی، اور بعض مشائخ بھی ایسے ہیں کہ دنیا کے کاروبار سب کرتے ہیں، لیکن دنیا سے دل میں تعلق نہیں رکھتے جیسے حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے مہربانی کے ہاں ایک تاجر کو دیکھا، کہ اس نے پچاس ہزار دینار کم و بیش کی خرید و فروخت کی، لیکن ایک خط اس کا وہ خدا سے غافل نہ ہوا،

مکتوب

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

دونوں جہان کی سعادت کا نقد دونوں جہان کے سرور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر وابستہ ہونے والی ہے جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحب شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا سرمہ نہ ڈالا، عالم امر کی حقیقت سے اذہا ہے، چہ جائیکہ اس کو مرتبہ و جوب کا شعور ہو، اسکی کوتاہ نظر عالم خلق پر لگی ہوئی ہے، اور وہ بھی ناقص، جو اہر خمسہ جو اہل فلسفہ نے ثبوت کئے ہیں، سب عالم خلق میں بین نفس عقل کو جو موجودات سے گنتے ہیں، یہ ان کی نامانی ہے، نفس نامہ حرم یہی نفس آثار ہے، جو ترکیب کا محتاج ہے، عالم امر سے اسکو کیا نسبت اور تجربہ کو اس سے کیا نسبت اگر لفظ عالم امر قلب و روح، تہنخی و فتنی کو جو اہر خمسہ کہا جائے، تو مناسبت، کوتاہ نظری سے چند ٹھیکریوں کو جمع کر کے فلسفیوں نے ان کا نام جو اہر رکھا، ہی، عالم امر کے جو اہر خمسہ کا ادراک کرنا اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل تابعداروں کو نصیب ہے

جب عالم صغیر یعنی انسان میں عالم کبیر کا نمونہ ہے تو عالم کبیر میں بھی ان جواہر خمسہ کے اصول ثابت ہیں، انسان کے دل کی طرح عرش مجید عالم کبیر کے اور جواہر کا مبداء ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی عرش اللہ تعالیٰ کہتے ہیں، اور جواہر پنجگانہ کے باقی مراتب عرش کے اوپر ہیں، عرش عالم کبیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے جس طرح قلب انسان جو عالم صغیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، قلب اور عرش اگرچہ بظاہر عالم خلق میں ہیں لیکن حقیقت میں عالم امر سے ہیں، اور بیچرونی اور بیچرونی سے کچھ حصہ رکھتے ہیں، ان جواہر خمسہ کی حقیقت پر اطلاع پانا اولیاء اللہ میں سے کامل افراد کے لئے مسلم ہے، جو مراتب سلوک کو مفصل طور پر طے کر کے نہایت ایتنا تک پہنچ گئے ہیں،

ہر گدا سے مرد میدان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود،
عالم امر کے حقائق کے انہما سے رک جانا پڑتا ہے، ہر ایک شخص پوشیدہ معنوں کی باریکی نہیں سمجھ سکتا، علماء راسخین جان سکتے ہیں،

جاننا چاہئے کہ ان جواہر کی ابتدا صفات اضافیہ سے ہے، جو دو جوہر اور امکان کے درمیان برزخوں کی طرح ہیں، اور ان کے اوپر صفات حقیقیہ ہیں، جن کی تجلیات سے روح کو حصہ حاصل ہے، اور قلب کا تعلق صفات اضافیہ سے ہے، اور ان کی تجلیات سے مشرف ہے، اور ان جواہر علیا میں سے باقی جواہر جو صفات حقیقیہ کے اوپر ہیں، حضرت ذات تعالیٰ کے دائرہ میں داخل ہیں، اسی لئے ان تینوں مراتب کی تجلیات کو تجلیات ذاتیہ کہتے ہیں، ان کی نسبت گفتگو کرنا اچھا نہیں ہے۔
قلم اینجا رسید سرشبست

اگاہی مولینا روحی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علاوہ ان پانچ حیات کے پانچ حیات دیگر

فرماتے ہیں،

تیخ گوہر دا دیم در درج سر تیخ حق دیگرے ہم مستر
 تیخ حص ہست جز این پنج حص آن چو ز سرخ و این حتما چو تن
 حق حیوان گر بدیدے آن صور بازیدے وقت بودے گاوتر

مکتوب ۳۵

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

سیر و سلوک سے مقصود تزکیہ نفس امارہ ہے، تاکہ خواہشوں اور جھوٹے مہودوں کی طرقت
 تعلق نہ رہے، اور سوائے خدا کے کوئی مقصود نہ رہے، دینی مقاصد گرچہ نیک ہیں، اور ابراہ
 ان کو جنت کے حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے کے لئے کرتے ہیں، اور مقررین ایسی نیت سے
 عمل کرنا برا جانتے ہیں، اور مقررین جو عمل کرتے ہیں، وہ رضائے حق کے لئے کرتے ہیں، ان کے لئے
 ایلام و انعام دونوں برابر ہیں، اگر بہشت کو چاہتے ہیں، تو اس کو مقام رضا جان کر چاہتے ہیں، اور
 اگر دوزخ کو بچتے ہیں تو اس کے غضب کی جگہ جان کر بچتے ہیں اور فناء مطلق بلا عشق و شرکت سوز کے حاصل نہیں

عشق آن شعلہ است کو چوں بر فروخت ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
 تیخ لا ورتل غیر حق بر اند ورنہ نہ ان پس کہ بعد از لہچہ ماند
 ماند الا اللہ باقی بملہ رفت شاد باش اے عشق تہرکت موزیت

مکتوب ۳۶

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل، اخلاص، جب تک یہ تینوں جزو متحقق نہ ہوں، شریعت

محقق نہیں ہوتی، احوال و مواجید اور علوم و معارف جو صوفیا کو اثنائے راہ میں حاصل ہوتے ہیں، اصلی مقصود نہیں ہیں، بلکہ وہم و خیالات ہیں، جس سے طریقت کے بچوں کی تربیت کیجاتی ہے، طریقت اور حقیقت کی منزلیں طے کرنے سے یہ مقصود ہے، کہ (اخلاص حاصل ہو جائے)، جو مقام رضا کیلئے لازم ہے، تین قسم کی تجلیوں اور عارفانہ مشاہدوں سے گذار کر ہزاروں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت تک پہنچاتے ہیں، بے سمجھ لوگ احوال و مواجید کو اصلی مقصود جانتے ہیں، اور مشاہدات اور تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں، اسی واسطے وہم و خیالات کے قید میں گرفتار رہتے ہیں، اور شریعت کے کمالات سے محروم ہو جاتے ہیں، ہاں مقام اخلاص کا حاصل کرنا، مرتبہ رضا تک پہنچانا، احوال و مواجید کے طے کرنے اور ان علوم و معارف کے ثابت ہونے پر وابستہ اور منحصر ہو، باقی باتیں مطلوب کے حاصل کرنے کیلئے وسیلہ ہیں، اس مطلب کی حقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فقیر پر دس سال کے بعد ظاہر ہوئی ہے،

مکتوب

بنام شیخ محمد خیری،

طریقہ نقشبندیہ شریکیر کے ہے، اور سنت کی پیروی اس میں ضروری ہے، علوم و معارف مثل بہاری ابراہیم کے ہر سے رہے، اور جو کام تھا، وہ تمام کمال کو پہنچا، اب سوائے اتباع سنت کے اور کوئی آرزو باقی نہیں ہے، آپ کو چاہئے، کہ اپنے باطن کو حضرات خواجگان قدس سرہم کی نسبت سے معمور رکھیں، اور ظاہر کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری سے آراستہ پیراستہ رکھیں، ع

کا دین است غیر این ہمہ پنج

مکتوب

بنام شیخ محمد خیری

جو کچھ حق تعالیٰ کی ذات بخت کے سوا ہے، اسکی تعبیر غیر سے کی گئی ہے، اگرچہ اسماء و صفات ہوں، بعض سالکوں نے نہایت مطلب تک نہ پہنچ کر چوں کو بچوں تصور کیا ہے، اور شہود و معرفت کو اس کی طرف دخل دیا ہے، علماء کے عقائد کئی درجہ بہتر ہیں عقائد میں، کیونکہ ان کی تقلید و ترویج قرآن و حدیث سے ہے جسکی طرف سہو و خطا کو راستہ نہیں، اور ناقص لوگوں کا مقتدار غیر صحیح یعنی غلط کشف ہے بح

برہین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کوئی بیوقوف یہ خیال نہ کرے کہ معرفت میں عام اور خاص اور مبتدی اور منتهی برابر ہیں، مبتدی کو صرف علم ہی علم ہے، اور منتهی کو علم و معرفت ہے، اور معرفت سوائے فنا و بقا کے حاصل نہیں ہوتی حضرت مولینا رومیؒ فرماتے ہیں:-

بچ کس را تا نسب شد این فنا نیست رہ در بار گاہ کبریا
اور اسی معرفت کو ادراک بسیط بھی کہتے ہیں، اور جب فنا میں مرتبہ مختلف ہیں، تو اس کے مستقیبوں کے مرتبہ میں بھی فضیلت ہوگی،
۲ گاہی - حضرت مولینا رومیؒ فرماتے ہیں،

واصلاں چوں غرق ذات اندا و پیر
کے کنسند اندر صفات اور نظر

مکتوب ۳۹

بنام شیخ محمد خیری

کام کا دار و مدار قلب پر ہے، اگر قلب حق تعالیٰ کے سوا غیر کی طرف گرفتار ہے، تو خراب و اتر ہے، صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کچھ نہیں ہو سکتا، اور اسی طرح جن اعمالوں کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے، ان کے بلا کئے دعویٰ سلامتی قلب کرنا غلط ہے،

مکتوب ۴۰

بنام شیخ محمد خیری

سلوک اور جذبہ کی منزلوں کا طے کرنا صرف خلوص حاصل کرنے کا منشاء مقصود ہے پس طریقت و حقیقت و دونوں شریعت کے تیسرے جس نے اپنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم بنیں

مکتوب ۴۱

بنام شیخ درویش

اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے حبیب کا فعل محبوب ہوتا ہے، لہذا جو پیروی سنت کرے گا، وہ بھی حسب حیثیت محبوب ہوگا، اور اس کا فعل قابل قبول ہے، اور خلاف سنت کوئی فعل قابل قبول نہیں، ظاہر و باطن میں بال برابر مخالفت نہیں ہے، مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے، اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا طریقت و حقیقت ہے، اگر جھوٹ بولنے کی نفی نہ تکلف ہے تو طریقت ہے، اور اگر بلا تکلف حاصل ہے تو

حقیقت ہے، جو باتیں صوفیہ سے خلاف شرع سرزد ہوتی ہیں، وہ بوجہ سکر کے ہیں، مقام صدیقیت تمام مقامات ولایت سے بالاتر ہے، اس کے آگے متبرہ مقام نبوت ہے، فرق تمام صدیقیت اور نبوت میں یہ ہے، کہ نبوت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور صدیق کو الہام ہوتا ہے، پس مقام صدیقیت میں پہنچنے کے بعد شریعت اور طریقت میں کچھ فرق یا مخالفت نہیں رہتی اور محتوای تمام مقام صدیقیت میں ہے اور باقی مقام سکر سے خالی نہیں، دوسرا فرق ان دونوں علموں کے درمیان یہ ہے، کہ وحی میں قطعی کبر اور الہام میں ظن، کیونکہ وحی بذریعہ فرشتہ کے ہے، اور شریعت مضموم ہیں، ان میں خطا کا احتمال نہیں اور الہام اگرچہ محل عالی رکھتا ہے جسے قلب کہتے ہیں، اور قلب عالم امر سے ہے، لیکن قلب عقل و نفس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ثابت ہے، اور نفس اگرچہ ترکیہ کیساتھ مطئنہ ہو جائے، لیکن اپنی صفات سے ہرگز نہیں بدلتا، اسی واسطے اس مقام الہام میں خطا ہونا ممکن ہے، نفس کے مطئنہ ہوجانے کے باوجود اس کی صفات کے باقی رکھنے میں بہت فائدہ ہے، اگر نفس بالکل صفات کے مطئنہ سے روکا جائے تو ترقی کا راستہ بند ہو جائے اور روح فرشتہ کا حکم پیدا کر لے، اور اپنے مقام میں بند ہوجائے کیونکہ ترقی کا حاصل ہونا نفس کی مخالفت کا سبب ہے، اگر نفس میں مخالفت نہ رہے، تو ترقی کیسے ہوگی

حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کفار کے جہاد سے واپس تشریف لائے تو اپنے ارشاد فرمایا، ارجعنا من الجہاد الا صغریٰ الجہاد الا کبر نفس کے جہاد کو اکبر فرمایا، بجائے تھک و نفس کی مذمت پشیمانی التجا عاجزی ایسی ہوتی ہے، کہ ایک سال کا کام ایک گھڑی میں حاصل ہوتا

مکتوب

بنام شیخ درویش

جب تک انسان کا قلب پر لگندہ تعلقات سے آلودہ ہے، تب تک محروم و بھروسہ ہے

کی حقیقت جاننے کے آئینہ سے ماسوا اللہ کی محبت کا رنگ کا دور کرنا ضروری ہے، اور رنگ و
کرنے کی سب سے بہتر چیز تاباں سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

صوفیا کو جو اثنائے راہ میں توحید حاصل ہوتی ہے، اس قسم کی ہے، توحید وجودی و توحید شہودی
توحید شہودی یہ ہے کہ سالک کو سوائے ایک ذات کے اور کچھ مشہود نہیں ہوتا، اور توحید وجودی
میں ایک موجود کو جاننا، اور اس کے غیر کو نابود سمجھنا، اور غیر کو معلوم جاننے کے باوجود اس کا منظر
اور جلوہ گاہ خیال کرنا ہے، پس توحید وجودی علم الیقین کے قسم سے ہے، اور توحید شہودی عین
الیقین کے قسم سے ہے، توحید شہودی اس راہ میں ضروری ہے، کیونکہ غلبہ کیساتھ سوائے ایک
ذات کے دوسرا اسکو نہیں دکھتا، مثلاً کسی کو آفتاب کا علم ہے، تو یہ علم آفتاب وجود ستاروں
کو بے وجود نہیں کر سکتا، اور جو عین آفتاب کو دیکھ رہا ہے، اسکی نگاہ عین الیقین میں وجود ستاروں
کا نیست و نابود ہے،

حضرت بایزید بسطامی اور منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم نے غلبہ حال عین الیقین میں سبحانی ما اعظم
شانی اور انا الحق کہا ہے، اثنائے غلبہ حال میں ان کو اپنا اور خلق کا وجود نہ دکھا، اور صرف ایک ذات
رب کی دکھی اسوقت انھوں نے ایسے الفاظ بولے ہیں، اگر اپنی ذات کو دیکھتے، اور پھر یہ
الفاظ کہتے، تو کفر تھا، جب اس مقام عین الیقین سے حق الیقین میں پہنچتا ہے، تو کوئی مخالفت
باقی نہیں رہتی، اور ان کا علم عین علم شریعت ہوتا ہے، کہ جس میں لہزش کو قطعی گنجائش نہیں ہے
شریعت کو اپنی جگہ پر قائم رکھ کر حقیقت کو طلب کرنا بہادری کا کام ہے، میرے حضرت خواجہ

باقی باللہ رحمہ اللہ بھی توحید وجودی کا اول مشرب رکھتے تھے، پھر آخرین اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کو پہنکے خلاصی عطا فرما کر ترقی عنایت کی، آخر وقت میں آپ نے فرمایا ہے ع
توحید کو پہنک است شاہ را و گیر است

مکتوب

بنام شیخ فرید

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں، اور قیامت کے دن اور لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداری کرنیوالوں میں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں، اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے، اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے، اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکنا لگیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے دروازہ کھول دیگا، اور قیامت کے دن لوے حمد کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے، اور وہ ذات مبارک ہیں جنہوں نے فرمایا ہے، کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین میں ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں، اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں، اور میں پیغمبروں کا پیٹروں ہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور میں نبیوں کا فخر کرنے والا ہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا، تو ان میں سے بہتر خلقت میں سے مجھ کو پیدا کیا، پھر ان کو درگروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا، پھر ان کے قبیلے بنائے، اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا، پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا، اور مجھے ان میں سے اچھے گھروں میں پیدا کیا، پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں، اور میں سب لوگوں سے اول نمکوں کا، جب وہ قبروں سے نکالے

جائیں گے، اور میں ان کا رہنما ہوں، جب کہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے، اور میں ان کا خطیب ہوں، جب کہ وہ خاموش کر ائے جائیں گے، اور میں ان کا شفیع ہوں، جب کہ وہ روکے جائیں گے، اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں، جب کہ وہ ناامید ہو جائیں گے، اور کرامت اور حقیقت کی کھجیاں اور لواے حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں، ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے، جو خوشنما ابدار موتیوں کی طرح ہوں گے، (یعنی حور و غلمان) اور جب قیامت کا دن ہوگا، میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور مجھے اس بات کا تھڑ نہیں ہے، اگر حضور کی ذات پاک نہ ہوتی، تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا، علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا، اور آپ نبی تھے، جب کہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے، یعنی ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے،
نماذ بعضیاں کسے درگرو کہ دار جنیں سید پیشرو

پس ایسے پیغمبر علیہ السلام کے تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں، اور آپ کے جھٹلانے والے سب بنی آدم میں بدترین ہیں، اصحاب کف نے اتنا بڑا اور درجہ صرف ایک ہی نبی کے باعث پایا ہے، اور حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں،
مجدد بنی کا بروے ہر دوسراست کسے کہ خاک و ریش تیسٹ خاک بر ملاو

مکتوب

بنام شیخ فرید

خدا کے دوست ہو جب المرء مع من أحب خدا کے ساتھ ہیں، لیکن جسمانی تعلق اس محبت

اور اتصال کے درمیان ایک قسم کا مانع ہے لیکن موت کے بعد قرب و درقرب اور اتصال و اتصال ہے، الموت جَسَدٌ یُوصِلُ الْجَبِیْبَ اِلَى الْجَبِیْبِ موت ایک پہلے ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملائی ہے، نقشبندیہ کی نسبت اہل بیت کی طرح میں انسان جس عرج باطنی جمیعت کی محتاج ہے، اسی طرح ظاہری جمیعت کی بھی اسکو احتیاج ہے، بلکہ یہ احتیاج مقدم ہے، بلکہ تمام مخلوقات میں انسان زیادہ محتاج ہے، اور یہ احتیاج کی زیادتی اسکو اسکی جامعیت کے سبب سے ہے اور جو کچھ سب کے لئے درکار ہے، وہ اس اکیلے کو درکار ہے، اور جس جس چیز کا یہ محتاج ہے اس کیساتھ اس کا تعلق بھی ہے، پس اس کے تعلق سب سے زیادہ ہیں، اور ہر ایک تعلق خدا کی طرف روگردانی کا باعث ہے، پس اس بنا سے تمام مخلوقات میں سے زیادہ محروم انسان ہے،

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از تمام محرمی،

گر نگر دو بار مسکین زین سفر نیست از وئے بیکس محروم ترا

حالانکہ تمام مخلوقات میں سے اس کے فضل اور اشرف ہونے کا سبب بھی یہی وجہ ہے، اس لئے کہ اس کا آئینہ پورا اور کامل ہے، اور جو کچھ تمام مخلوقات کے آئینوں میں ظاہر ہے، اس کے ایک ہی آئینہ میں روشن ہے، پس اس جہت سے تمام مخلوقات سے بہتر اور اچھا انسان ہے، اور سب سے بدرجہی یہی انسان ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت بدیہی ہے، محتاج و نہیں ہے، بشرطیکہ قوتِ مدرکہ باطنی مرضون سے سلامت ہو، مثلاً صغریٰ آدمی جب تک مرض

مغز میں گزرتا رہے، غذا در نہالت کی شیرینی اس کے نزدیک محتاج و ملل ہے، لیکن اس مرض سے خلاصی پانے کے بعد کسی دلیل کی حاجت نہیں، بیچارہ احوال جو ایک شخص کو دو دیکھتا ہو، معذور ہے، پس اسی طرح یقینی ایمان حاصل کرنے کے لئے دلی امراض کا دور کرنا ضروری ہے، اگر بلا تزکیہ نفس ایمان ہے، تو صرف ظاہری رہی طور پر ہے، کیونکہ نفس اتارہ اس کے بالکل خلا ہے، اور مرض مار گئی میں مبتلا ہے، اور شش مغز وی بخار کے احساس ذائقہ نہیں کرتا، اس واسطے اس کا تزکیہ ضروری ہے، تاکہ اس کا مرض دور ہو کر یقین حقیقی نصیب ہو، اور اس قسم کا ایمان زوال سے محفوظ ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

بادشاہ کی نسبت جہان کے ساتھ ایسی ہے، جیسے دل کی نسبت بدن کے ساتھ اگر دل اچھا ہے تو بدن بھی اچھا ہے، اگر دل بگڑ جائے تو بدن بھی بگڑ جاتا ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

چونکہ اس وقت بادشاہ اسلام ہے، خدا اسکو قائم رکھے، اور توفیق دے کہ احکام شریعت کی ترقی کرے، کیونکہ انبیاء علیہم السلام اسی شریعت کے لئے دنیا میں تشریف لائے ہیں،

مکتوب

بنام شیخ فرید

ظاہری دولت یہ ہے کہ شریعت سے آراستہ ہو، اور باطن یہ ہے کہ دل کو سوائے

محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک رکھا جائے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

دنیا ظاہر میں بہت میٹھی ہے، اور اس کا باطن بہت خراب زہر قاتل ہے، اس کا مقبول خوارا اور عاشقی محزون ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

بیچارے مسلمان آج کل سخت پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ سید ہیں اگر آپ امداد فرما دینا تو اس حدیث کے موافق کہ میرے اہل بیت مثال کشتی نوح کے ہیں، جو اس میں آگیا غرق سے بچ گیا، مایہ جرم ہون گے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

نفس آمارہ انسانی حُب و جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے، اور اس کا مقصود سب ہمہ تن پر بلندی اور تمام مخلوقات اس کی محتاج اور اس کے تابع رہے، اور خود کسی کا محتاج نہ ہو، خود خدا سے بے مثل کے ساتھ شریک الٰہیت کی رکھتا ہے، حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اپنے نفس کو دشمن رکھ، کیونکہ وہ میری دشمنی پر کھڑا ہے، دنیا کینے کے حامل ہونے پر نفس کی آرزوئیں پوری ہوتی ہیں، اسی واسطے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فقر سے فخر تھا، کیونکہ اس میں نفس کی نافرمانی، بڑا نبیہ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے، کہ نفس آمارہ

خراب اور عاجز ہو، شرعی ایک کام بجالانا ہزار سالہ ریانت جو اپنے طریق پر کی ہون اس سے کئی درجہ بہتر ہے، اور بزرگان دین نے اسی نفس کی سرکوبی اور اصلاح کے لئے ذکر کلمہ شریف مقرر فرمایا ہے، اور اس کلمہ شریف کی فضیلت میں بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب آسمان اور زمینوں کو ایک پتہ میں رکھا جائے، اور دوسرے پتہ میں کلمہ طیبہ کو رکھیں تو کلمہ ولایت جاری ہوگا

مکتوب

بنام شیخ فرید

سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ چار عالم حق پسند ملازم رہیں، اور وہ احکام شریعت بیان کرتے رہیں، تاکہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ ہو، آپ دیندار عالم تلاش کر کے رکھیں ورنہ اکثر عالم دنیا دار معاملات شریعت کو اپنی جاہ و حشمت کی طلب کی وجہ سے امت میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں، اس میں بہت احتیاط چاہئے، جس طرح علا کے وجود سے خلاصی مخلوقات ہے، اسی طرح خسارہ بھی انہی پر منحصر ہے، علا ہی تمام جہان کی نسلوں میں بہتر ہیں، اور علایں بدتر عالم تمام جہان کے انسانوں میں بدتر ہے، کیونکہ تمام جہان کی ہدایت اولہ مگرابی انہی پر موقوف ہے،

مکتوب

بنام شیخ فرید

یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کا فرق کی صحبت کے فساد سے زیادہ بہتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں، جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ

بعض رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھتا ہے، یُعْذِرُ بَعْضَهُمُ الْكَفَّارَ قرآن شریفؐ اور شریعت کی تبلیغ اصحابؓ نبیؐ نے کی ہے، اور جب ان پر ظن لگائیں، تو قرآن اور شریعت پر ظن آتا ہے قرآن شریفؐ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مستون میں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے، حق تعالیٰ ان زندلیوں کے ایسے بُرے اعتقاد سے بچائے، مخالفت جھگڑے جو اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوئے ہیں، انسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں، کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ان کی نفسوں کا تزکیہ ہو چکا تھا، اور بارہ بن سے آزاد ہو گیا تھا، اس قدر جانتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اس بارہ میں حق پر تھے، اور ان کے مخالف خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے، جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں ملامت کی بھی مجال نہیں، کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ایک درجہ ثواب کا حاصل ہے، اور بخت یزید اصحابؓ سے نہیں ہے، اس کی بیخچی میں کس کو کلام ہے، جو کلام اس بد بخت نے کیا ہے، کوئی کافر رنگ بھی نہیں کرتا، اہل سنت و جماعت میں سے بعض علمائے اس پر لعنت کرنے پر جو قویٰ کیا ہے، تو اس لحاظ سے نہیں کیا ہے، کہ وہ اس سے راضی ہیں، بلکہ اس کی توبہ و رجوع کے احتمال پر کیا ہے، آپ کو چاہئے کہ قطب زمانہ بندگانِ محمدؐ و جہانیاں قدس سرہ کی معتبر کتابیں کچھ کچھ ہر روز آپ کی مجلس میں پڑھی جایا کریں، تاکہ معلوم ہو جائے، کہ انھوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کی کس طرح تعریف کی ہے، اور کس ادب کے ساتھ یاد کیا جو، تاکہ بدخواہ دشمن شرمندہ اور خوار ہوں،

مکتوبہ

بنام شیخ فرید

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھائی اپنے کو دوست رکھے

تو اس کو چاہئے کہ اپنی محبت کا اظہار اس پر کر دے،

مکتوب ۵۶

بنام شیخ عبدالوہاب

سادات سے محبت رکھنی چاہئے، اور ان کی محبت کا ہمیں امر فرمایا گیا ہے، اور ایک سید کی آپ نے کسی سے سفارش فرمائی ہے،

مکتوب ۵۷

بنام شیخ محمد یوسف

اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت سے، اور باطن کو باطن کی حقیقت سے پیراستہ رکھیں، کیونکہ طریقت و حقیقت دونوں شریعت ہی کی حقیقت و طریقت سے مراد ہیں، نہ یہ کہ شریعت کچھ اور ہے، اور طریقت و حقیقت کچھ اور ہے، کہ یہ اکاد اور زندہ ہے،

مکتوب ۵۸

بنام سید محمود

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں قدس سرہم نے بخلاف دوسرے سلاسل کے اپنے طلبہ کی سیر عالم امر سے شروع کی ہے، اور عالم خلق کی سیر اسی ضمن میں طے کر لیتے ہیں، اسی واسطے طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے، یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں مندرج ہے، ع

میس کن رنگستان من بہار مرا

ان بزرگواروں کا طریقہ بعینہ طریقہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے۔ کیونکہ حضرت سید

المسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی ہی صحبت میں امتداری کی ابتداء میں درج ہونے کے طریق پر وہ
کچھ حاصل ہو جاتا تھا، جو امت کے کامل اولیاء کو انتہی میں بھی حاصل ہوتا تھا۔ پس وجہ ہے کہ حضرت

حمزہ رضی اللہ عنہ کے قابل وحشی جو ایک ہی دفعہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت
میں حاضر ہوئے تھے، خواجہ اویس قرنیؓ سے جو سب تابعین سے بہتر ہیں، کئی درجہ افضل ہیں

مکتوب

بنام سید محمود

علم و دقت ہے، ایک علم فقہ، دوسرا علم اعتقاد اور قلب کا یقین، اور ائمہ فرقہ ناجیہ اہل سنت
کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے، نجات ان بزرگوں کی اتباع بغیر حال ہے، اگر بال
برابر بھی مخالفت ہے، تو کامل خطرہ ہے، یہ باب کشف صحیح اور امام مرتجع سے یقینی طور پر حاصل
ہو چکی ہے، اس میں کچھ خلاف نہیں ہے، پس خوشخبری ہے اس کو جو ان کی متابعت کی توفیق
حاصل ہوئی، اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا، اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے ان
کی مخالفت کی، اور ان سے الگ ہو گیا، اور ان کے اصول سے منہ پھیرا، اور ان کے گروہ سے
نکل گیا، پس وہ خود بھی گمراہ ہوا، اور اوروں کو بھی گمراہ کیا، تمام صحابہ اس بات پر متفق ہیں، کہ
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر و افضل ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ
کو آسمان کے نیچے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہ ملا، اور صدر اول کا اجماع
قطعی ہے جس میں انکار کو دخل نہیں ہے، اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہوا بچ گیا، اور جو پیچھے ہٹا وہ ہلاک ہو گیا، بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہل بیت کو کشتی نوح کی طرح، اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے، تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے، اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات بالکل محال ہے، اور اس بات کو اچھی طرح معلوم کریں کہ بعض کا انکار سب کے انکار کو مستلزم ہے، کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ مشترک ہیں، اور صحبت کی فضیلت تمام فضیلتوں اور کمالات سے بڑھ کر ہے، یہی وجہ ہے کہ اسی قرنی جو تمام تابعین سے بہترین لیکن ایک ادنیٰ صحابی تھے درجہ کو نہیں پہونچے، پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہوگی، کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہود ہی ہو گیا تھا، اور صحابہ کے بعد کسی کو اس درجہ کا ایمان نصیب نہیں ہوا، اور اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں، اور کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے، اور جو کچھ ان میں جھگڑے واقع ہوئے ہیں، سب بہتر حکمتوں اور نیک گمانوں پر محمول ہیں، وہ حرص و ہوا اور بھالت سے نہ تھے بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رو سے تھے، اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خطا کار کے لئے بھی ایک درجہ ہے، اور یہی افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ ہے جس کو اہل سنت و الجماعت نے اختیار کیا ہے، اور یہی بچاؤ والا اور مضبوط راستہ ہے، غرض کہ علم و عمل دونوں شریعت سے حاصل ہوتے ہیں، اور اخلاص کا حاصل ہونا جو علم و عمل کے لئے روح کی طرح ہے، طریق صوفیہ کے چلنے پر منحصر ہے،

مکتوب

بنام سید محمود

خطرات کا دور ہونا، اور موسسون کا دفع حضرات نقشبندیہ کے طریقہ میں پوری طور پر حاصل ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے، کہ خطرات کے دفع کرنے سے وہ خطرات مراد ہیں، جو مطلوب کے دوام توجہ کے مانع ہوں نہ کہ مطلق طور پر خطرات کا دفع کرنا، **اگاہی** مقام یادداشت حاصل ہونے کے بعد اگر عمر نوح علیہ السلام بھی عنایت فرمائی جائے، جب بھی دل میں غفلت ایک دم نہیں ہوتی، یہ خطروں کا جھگڑا فنا تمام و بقائے کل کو پہلے ہے،

مکتوب

بنام سید محمود

اللہ تعالیٰ اگر اپنی معرفت دینا نہ چاہتا، تو طلب اور درویشی نہ کرتا، خدا کی جناب میں ہمیشہ گریہ و زاری کرنا چاہئے، اگر اصل تضرع و زاری میسر نہ ہو، تو نقل ہی کرنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں مثل مردہ بدست زندہ رہنا چاہئے، اور شیخ کامل برزخ، سی درمیان طالب اور خدا کے وان بزرگون کے طریق کا مدار صحبت پر ہے، صرف کہنے سننے سے کچھ نہیں ہوتا،

مکتوب

بنام مرزا حسام الدین احمد

وصول الی اللہ کے دو جزو ہیں، جذبہ اور سلوک، وہ جذبہ جو سلوک سے مقدم ہے، اصلی

مقصود نہیں، اور وہ جذبہ جو سلوک کے بعد ہے، کارآمد ہے، جذبہ اور تصفیہ سلوک کی آسانی کیلئے ہیں، کیونکہ سلوک کے طے کئے بغیر حال نظر نہیں آتا، صورت سے گذر کر حقیقت تک پہنچنا نہایت ضروری ہے، اور حقیقت کو چھوڑ کر صورت پر کفایت کرنا سراسر دوری ہے،

مکتوب ۳۳

بنام شیخ فرید

ہزاروں رحمتیں نازل ہوں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان بزرگواروں کے غفلت جہان کو نجات ابدی کی سعادت نصیب ہوئی، اگر ان ذات شریف کا وجود نہ ہوتا، تو خداوند تعالیٰ اپنی ذات صفات کی خبر نہ دیتا، اور ان کی وجہ سے ہم نے راستہ رضامندی و نارضامندی حق کا جانا ہے، اور یہ بزرگوار اصول میں متفق ہیں، ذات و صفات، حشر و نشر، روحی جنت و دوزخ، عذاب و ثواب، وجود فرشتہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، خدا کی ذات صفات میں کسی کو حلول و اتحاد نہیں، نہ کوئی اس میں شریک ہے، فروعات میں وفاقاً بوجہ ضرورت خلق و حکمت خدا تبدیلی احکام ہوتی رہی ہے، بخلاف اس کے غیر مذہب میں کوئی حلول و اتحاد کا قائل ہے، اور کوئی ذات خدا کا کسی انسان میں حلول کرنے کا مدعی ہے،

مکتوب ۳۴

بنام شیخ فرید

دنیا کی لذت اور الم و دو قسم کے ہیں جسمانی اور روحانی، جس چیز میں جسم کو لذت ہے، اس میں روح کا رنج ہے، اور جس چیز میں جسم کو رنج پہنچے، اس میں روح کی لذت ہے، اور باقی مضمون

اس مکتوب شریف کا مکتوب ہیرام کے قریب قریب ہے،

مکتوب ۶۵

بنام خان اعظم

یہ مکتوب شریف خان اعظم کے نام ہے، اور اس میں ارشاد فرمایا ہے، کہ احکام اسلام کے جاری کرنے میں کوشش کریں،

مکتوب ۶۶

بنام خان اعظم

فناں طریقہ نقشبندیہ میں ہے، مضمون اس مکتوب شریف کا مکتوب ۵۸ کے قریب ہے،

مکتوب ۶۷

بنام خاناناں

یہ مکتوب شریف خاناناں کے نام ہے، اور کسی مسکن اہل حاجت کے لئے سفارشاً

تحریر فرمایا ہے،

مکتوب ۶۸

بنام خاناناں

تواضع دولت مندوں کے لئے اچھی ہے، اور فقرائی کے لئے استغنائی اچھی ہے، ہیکبروں کے ساتھ ہیکبر کرنا صدقہ ہے، کسی شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز کو کہا کہ یہ شخص حکمران ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا ہیکبر خدا کی جانب سے ہے، آپ اس گروہ کو ذلیل و خوار نہ سمجھیں، حضرت

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے :-
 بہت سے ایسے پرگندہ حال درویش ہیں جن کو لوگ دروازوں سے ہانکتے
 ہیں لیکن وہ اگر اللہ پر قسم کھائیں، تو اللہ ان کو پور کر دے،

مکتوب ۶۹

بنام لامعلوم لائقم

نجات کا طریق افعال و اقوال اور اصول و فروع میں فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے
 متابعت پر ہے، اور اس کے علاوہ جس قدر فرقے ہیں، ان میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں

مکتوب

بنام خانخانان

انسان کے لئے جس طرح اس کی جامعیت اس کے قرب اور کرامت اور فضیلت کا
 باعث ہے، اسی طرح یہی جامعیت اس کے بعد اور ذلت اور خواری کا موجب ہے، قرب کا
 باعث تو اس واسطے ہے کہ اس کا آئینہ تمام و کمال ہے، اور تمام اسماء و صفات بلکہ تجلیات
 ذاتیہ کے بھی طور کی قابلیت رکھتا ہے، حدیث قدسی میں ارشاد ہے :-

لَا يَسْعَىٰ اَرْضًا وَلَا سَمَاءً وَلَا يَوْكُنُ
 فِيهَا لَكِن مَّا نَحْصِيْكَ يَا رَبِّ
 نہیں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان
 میں لیکن قلب مومن میں سما سکتا ہو

اور بعد اوردوری کا باعث یہ ہے، کہ یہ تمام اشیاء کا جامع ہے، اور تمام اشیاء کی اسکو حاجت
 اس واسطے ان اشیاء میں یہ گرفتار ہے، اور یہی اس کے بعد کا باعث میں پس تمام مخلوقات

میں بہتر بھی سی ہے، اور بدتر بھی یہی ہے۔ لیکن دونوں جہان کے سردار سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی جس نے کی، اس نے نجات پائی، اور جس نے غفلت کی اسکی تباہی ہوئی،

مکتوب

بنام نناننان

منعم کا منعم علیہ ترسکو واجب ہے، نقرار دو وقتوں سے پانچ سو برس پیشتر جنت میں جائینگے
شکر یہ حق تعالیٰ کا یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و الجماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدوں
کو درست کیا جائے، دوسرے یہ کہ اسی فرقہ ناجیہ کے ائمہ مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی علی
احکام بجالائے جائیں، تیسرے یہ کہ اسی بلند گروہ کے صوفیہ کرام کے سلوک کے مطابق تصفیہ و تزکیہ
کیا جائے، جو عمل ان ادا کا نڈانہ کے مخالف ہو، خواہ وہ سخت ریاضت اور مشکل مجاہدہ ہو، منعم
حقیقی جنتی نہ کی نافرمانی، اور گنہگار رہی، اور ناشکری میں داخل ہے، ہندو، برہمنوں اور یونانی
فلسفیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی، چونکہ وہ سب کے سب انبیاء علیہم السلام کے
احکام کے موافق نہیں ہیں، اس لئے مردود ہیں اور آخرت کی نجات سے بے نصیب ہیں
پس لازم ہے، کہ اتباع سید المرسلین و خلفاء راشدین مہدیین کو لازم پکڑیں، علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکتوب

بنام خواجہ جہان

دین و دنیا کا جمع کرنا دو ضدوں کا جمع کرنا ہے، پس طالب آخرت کے لئے ترک دنیا
کرنا ضروری ہے، اور چونکہ اس وقت اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہے، تو ترک کلی ہی کرنا چاہیے

یعنی مسائل شریعت کے موافق اپنا کھانا پینا لباس وغیرہ کرنا چاہئے، اور اگر کسی کو ترک کلمی بھی میسر نہ ہو تو وہ اس بحث سے خارج ہے، وہ منافق کا کلم رکھتا ہے،

مکتوب

بنام قلیح اللہ

دنیا کی ترد تازگی اور آرائشوں کے طبع اور مثل سراب کے دھوکہ دینے والی پرفریت نہ ہونا چاہئے، اور جس نے اس کو دوست رکھا، وہ دیوانہ اور مجنون ہے، حضرت بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں، اگر ایک راضی ہوگی، تو دوسری ناراض ہوگی، پس جس نے دنیا کو راضی کیا، آخرت اوس سے ناراض ہوگی پس آخرت سے بے نصیب ہو گیا، اور جو علوم آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں، سب دنیا میں داخل ہیں اگر نجوم، ہندسہ، منطق، حساب وغیرہ بے فائدہ علوم کا حاصل ہونا مفید ہوتا، تو فلاسفہ سب اہل نجات میں سے ہوتے، حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، بندہ دن کا فضول کاموں میں مشغول ہونا، خداوند تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے،

مکتوب

بنام مرزا بدیع الزماں

فقراء کی محبت سرمایہ آخرت ہے، کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمیش ہیں، اور یہ لوگ ہیں جن کا ہمیش بد بخت نہیں ہوتا، اور بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراء، ہاجرین کے طفیل فسخ کی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے تھے، اور حضورؐ نے ان کے حق میں فرمایا ہے، کہ بہت سے ایسے پریشان

ہیں، جو دروازوں سے ہانک دیئے جاتے ہیں، اگر وہ قسم کھائیں، تو خدا اس کو البتہ پورا کر دے

مکتوب

بنام مرزا بیچ الزما

دونوں جہان کی بہتری اتنا سنت پر منحصر ہے، دنیا صنی مقصد نہیں ہے،

مکتوب

بنام قلیچ خاں

نجات کا دار و مدار دو چیز پر ہے، اوامر کا بجالانا، اور نواہی سے رُک جانا، اور ان دونوں چیزوں میں سے بزرگ ترجیح جزو اخیر ہے، جو ورع و تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے، اور انسان کی بزرگی فرشتوں پر اسی جزو سے ہے، اور قرب کے درجوں پر ترقی بھی اسی جزو سے ثابت ہوئی، جی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری امت میں مغض وہ ہے، کہ تباہت کے روز وہ نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے لائے، مگر اس کے ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہو، اور کسی کو تہمت لگائی ہو، اور کسی کا مال کھایا ہو، اور کسی کا خون گرایا ہو، اور کسی کو مارا ہو، تو اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک حق دار کو اس کے حق کی برابر دی جائے گی، اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کے برابر نہ ہوں تو ان حقداروں کے گنہ گار اس کی برائیوں میں شامل کئے جائیں گے پھر اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا،

مکتوب

بنام جباری خان

خداے عزوجل کی عبادت جب میسر ہوتی ہے، کہ تمام ماسوائے اللہ کی غلامی سے آزاد ہو جائے، اور قبلہ توجہ اس کا ذاتِ احدیت کے سوا کسی طرف نہ رہے، اور اس توجہ کا مصداق حق تعالیٰ کے انعام والایام برابر معلوم ہوں جو عبادتِ رغبت اور خوف سے تعلق رکھتی ہے، وہ درحقیقت اپنی عبادت ہے، کیونکہ اس سے مقصود اپنی نجات ہے، اور سرور ہے، اس دولت کا حاصل ہونا فنا و مطلق پر وابستہ ہے،

آگاہی یہ عبادتِ خوف و رغبت کی ابراہ کی عبادت ہے، عارفوں کی عبادتِ رضا حق کے لئے ہوتی ہے، رضا حق کے لئے عبادت ہونا فنا و تمام و بقاے اکمل پر منحصر ہے اور ایسی خالص عبادت کرنا عارفوں کا کام ہے،

مکتوب

بنام جباری خان

سفر و وطن سے مراد سیرِ آفاقی سے سیرِ نفسی ہے، اگر بحالتِ مخالفت شریعت اگرچہ بال برابر ہو، احوال و مواجید حاصل ہوں، تو وہ استدراج میں داخل ہیں، یہ کیسا ایمان اور کیسا اسلام ہے، کہ برے کام بندوں کے خوف اور بندوں کے خیال و دید کی وجہ سے نہ کئے جائیں، اور خدا کو یسوع و بصیر حاضر و ناظر کہا جائے، اور پھر کئے جائیں، شرم کرنا چاہئے، کہ حق تعالیٰ کا اعتبار آدمی کے برابر نہیں رکھا جاتا، تو یہ کرنا چاہئے، اور ایمان کو کلیدِ طیبہ پڑھکر تازہ کرنا چاہئے، اپنے پیر مرشد

پر اعتراض نہ کرنا چاہئے، اور اعتراض کو نہ ہر قائل بھنپا سکتے۔

مکتوب

بنام جیاری خان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام سہار و صفات کے کمالات کے اعتدال کے ساتھ جامع ہیں، اور تمام انبیاء و عیسیم السلام کے منظر ہیں، اور قرآن مجید تمام کتب آسمانی کا خلاصہ ہے، اور شریعت تمام سابقہ شریعتوں کا خلاصہ اور اقتباس ہے، اور اعمال اس شریعت حقہ کے گزشتہ شریعتوں بمقصد فرشتوں کے اعمال سے منتخب ہیں،

مکتوب

بنام مرزا فتح اللہ خاں

تہتم فرقتوں میں سے جس ایک فرقہ کے نجات کی خبر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے وہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا ہے، کیونکہ یہ فرقہ صحابہؓ کے قدم بقدم ہے، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں، اور شریعت کی اشاعت اور قرآن شریف کا جمع کرنا، اور حدیث کے ناقل یہی صحابہؓ ہیں، جب ان پر حق ہے، تو سب طرح ہے، خارجی، انفی، معتزلہ وغیرہ مذاہب رکھتے ہیں، فرقہ ناجیہ سے الگ ہیں، اور قرآن شریف کے جامع حضرت عثمانؓ ہیں، اور درحقیقت اس کے جامع حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ہیں، پس ان بزرگوں کا انکار حقیقہً انکار قرآن شریف ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے روز ۳۳ ہزار اصحابؓ موجود تھے، جنہوں نے رضا و رغبت سے حضرت صدیقؓ اکبر سے بیعت کی، اس قدر اصحابؓ کا گمراہی پر جمع ہونا محال ہے، حالانکہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

لا تَجْتَمِعْ اُمَّتِي عَلَى الصَّلَاةِ، میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی،

مکتوب

بنام لالہ بیگ

احکام اسلام کو غیر مذہب جاری ہونے سے مانع ہوتے ہیں، آپ کوشش کریں کہ احکام اسلام کا اجرا پوری طور پر ہو جائے، خدا آپ کو جزا دے،

مکتوب

بنام سکندر خان لودی،

دل کی سلامتی بلافاہی کا بقاء کے میسر نہیں ہوتی،

مکتوب

بنام بہادر خان

ظاہر کو شریعت روشن سے آراستہ کرنا، اور باطن کو حق تعالیٰ کے ساتھ رکھنا بڑا کام ہے،

مکتوب

بنام سید احمد قادری،

شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں، اور حقیقت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں، فرق صرف اجمال اور تفصیل کا، اور کشف و استدلال کا، اور غیب اور شہادت کا، اور تعقل

اور عدم تحمل کا ہے، انرا وہ میں مخالفت بوجہ سکرم معلوم ہوتی ہے، ہنستی کو مقام حق الیقین میں پہنچنے پر شریعت سے باہر مخالفت نہیں معلوم ہوتی، اور مشائخ کرام اہل برایتہ سے جس کسی نے علم و عمل میں کچھ شریعت سے مخالفت کی ہے، وہ بوجہ سکرا انرا وہ میں ہوتی ہے، اور بعض مشائخ کی عبارتوں میں واقع ہے، کہ شریعت حقیقت کا پوست ہے اور حقیقت شریعت کا مغزیہ مصونہ یوں درست ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ مجمل کو مفصل کے ساتھ وہ نسبت ہے، جو منکر کو پوست کے ساتھ ہے،

مکتوب

بنام مرزا فتح اللہ

نماز سب عبادتوں میں بہتر عبادت ہے، اسکو خضوع و خشوع سے باجماعت ادا کرنا چاہئے عام لوگوں کی نماز صورت نماز ہے، اور خاصانِ خدا کی نماز حقیقت نماز ہے، لیکن جب تک حقیقت نماز حاصل نہ ہو، صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہئے، وہ اکرام الاکر میں اگر صورت نماز کو حقیقت کے ساتھ قبول فرمائے تو کچھ دور نہیں،

مکتوب

بنام الامام معلوم الاسلام

دل کی سلامتی ہم پر ضروری ہے، اور دل کی سلامتی بلا نسیان ماسواہی اللہ کے میسر نہیں ہوتی، اور نسیان ماسواہی اللہ نصیب ہو جانے پر اگر ہزار سال کی عمر نصیب ہو تو خدا کی طرف سے ایک لمحہ غفلت نہیں ہوتی،

مکتوب

بنام محمود پہلوان

بہت بڑی سعادت ہے کہ خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں،

مکتوب

بنام محمود پہلوان

خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں یاد خدا کرے اور بڑھاپے میں خدا سے امید مغفرت رکھے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جو اسلام میں بوڑھا ہوا وہ بچتا جائے گا، وقت پیری کے رجا زیادہ چاہئے،

مکتوب

بنام مرزا علی جان

ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے بزرگ کو بخشے، ان کا وجود اس وقت بہت غنیمت تھا، آپ پر لازم ہے، کہ احسان کے بدلے احسان کریں، اور دعا صدقہ سے ہر گھڑی ان کی مدد کریں، کیونکہ میت غریق کی مثال ہوتی ہے، اور دعا کی منتظر رہتی ہے،

مکتوب

بنام خواجہ قاسم

بڑی بڑی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اس قدر جاہل نہیں ہوتا، جوان بزرگوار

کی ایک ہی صحبت سے مدد ملتی ہو جاتا ہو پھر ہی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں، جو دوسرے طریقہ کے منتہیوں کو نہایت پسند نہ آتا ہو۔

مکتوب ۹۱

بنام شیخ کبیر

اول فرقہ اہل سنت و جماعت کے علماء کے موافق اعتقاد کو درست کرنا چاہئے اور احکام فقہ کے موافق علم و عمل کرنا چاہئے، ان دو اعتقادی و عملی پروں کے حاصل کرنیکے بعد عالم قدس کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہئے، شریعت کے اعمال اور حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے جب تک نفس پاک اور دل تندرست نہ ہو جائے یہاں حقیقی نصیب نہیں ہوتا،

مکتوب ۹۲

بنام شیخ کبیر

دل کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے، ذکر اور مذکور کے درمیان ایک قسم کا علاقہ پیدا ہو جاتا ہے، جو محبت کا سبب ہو جاتا ہے،
ذکر گو ذکر تا ترا جان است، پاکے دل نذر رحمان است،

مکتوب ۹۳

بنام سکندر خاں لودی

نماز پنجگانہ کو باجماعت ادا کرنا چاہئے، اور سنت موکدہ کے پڑھنے کے بعد اپنے اوقات

کو ذکر الہی میں صرف کرنا چاہئے، اور اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہئے، یعنی کھانے پینے آنے جانے میں غافل نہ ہونا چاہئے، اگر کبھی جمیعت میں فتور معلوم ہو تو گریہ و زاری تو بہ مستغفار کریں، اور جس شیخ سے ذکر سیکھا ہے، اسی کو وسیلہ بنانا چاہئے،

مکتوب ۹۴

بنام خضر خان لودی

بعد رتی اعتقاد اہل سنت و جماعت کے اتباع سنت کریں، بعد اس کے حقیقت کی طرف رجوع کریں، بلا ان کے عالم قدس کی طرف پرواز ناممکن ہے،
محال است سعدی کہ راوصفا تو ان رفت ہر ذر پے مصطفیٰ

مکتوب ۹۵

بنام سید احمد بھٹائی

انسان نسخہ جامع ہے، جو کچھ تمام مخلوقات میں ہے، وہ سب کچھ تنہا انسان میں ثابت ہے، لیکن عالم امکان سے بطریق حقیقت کے اور مرتبہ و درجہ بطور صورت کے، اور قلب انسان بھی اسی جامعیت پر پیدا کیا گیا ہے، کہ جو کچھ پورے انسان میں ہے، وہ سب کچھ تنہا قلب میں ہے، اسی واسطے اسکو حقیقت جامعہ کہتے ہیں، اور اسی جامعیت کے باعث بعض مشائخ نے قلب کی وسعت سے خبر دی ہے، کہ اگر عرش و مافیہ عارف کے دل کے گوشہ بین ڈال دین تو کچھ محسوس نہ ہوگا، کیونکہ قلب عناصر اور افلاک اور عرش و کرسی و عقل و نفس کا جامع ہے، اور مکانی اور لامکانی کو شامل ہی پس لامکانیت سے شامل ہونے کے باعث قلب میں عرش و مافیہا کا کچھ مقدار نہ ہوگا، کیونکہ

عرش و مافیہا باوجود وسعت کے دائرہ مکان میں داخل ہیں، اور مکان اگرچہ وسیع ہے، لیکن لامکانی کے مقابلہ میں بہت تنگ ہیں، اور کچھ مقدار نہیں رکھتا، لیکن حضرات قدس سرہ اہل صحوح و بات کو جانتے ہیں کہ یہ کلام اولیا رسکرسے ہے، عرش کی صورت آئینہ دل میں دکھتی ہے، نہ حقیقت عرش جیسے آفتاب آئینے میں دکھتا ہے، اور آئینہ پھر خالی رہ جاتا ہے، تو آئینہ میں صورت آفتاب ہے، نہ حقیقت آفتاب اسی طرح سے بعض مشائخ کے کلام سکریہ ہیں، سکرو ولایت میں ہے اور صحر نبوت میں ہے، اور بعضوں نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے اگرچہ ولایت کا رخ صرف خدا کی طرف ہے، مگر نبوت کا رخ خالق اور مخلوق دونوں کی طرف ہے، باطن نبی کا خالق کے ساتھ اور ظاہر خلق کے ساتھ ہے، اور جب کی سب توجہ خلق کی طرف ہے، وہ بد بخت ہے، انبیاء علیہم السلام سب خلق میں افضل ہیں، اور سب سے بہتر دولت انہی کو نصیب ہے، اور ولایت نبوت کا جزو ہے، اور نبوت کل ہے پس نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ ولایت نبی کی ہو، یا ولی کی، نبوت میں صحو ہے، ولایت میں سکریہ کی اتباع ولی پر فرض ہے، نہ کہ ولی کی اتباع نبی پر، اور جو حدیث قدسی میں وارد ہے،

لَا يَسْعَى اَوْحَى وَلَا سَمَاءٌ وَلَا كُنْتَ زَيْنَ دَاسَانٍ مِّنْ نِّبِيٍّ سَامَكَا هُوَ

يَسْعَى قَلْبُ عَبْدٍ مَّوْمِنٍ، لیکن مومن کے قلب میں ساما سکتا ہوں

مراد اس گنجائش سے مرتبہ وجوب کی صورت ہے، نہ حقیقت ہے، کیونکہ حلول وہاں محال ہوا

مکتوب ۹۶

بنام محمد شریف

عزیز میر سے نماز روزہ حج و زکوٰۃ اور احکام شرعی ادا کرنا چاہئے، روز حساب کا احتساب فرمائیے

آج شیطان خدا کے کرم پر مغرور کر کے سُستی میں ڈالتا ہے، اور اس کے عفو کا بہانہ بنا کر گناہ پر آمادہ کرتا ہے، دنیا جاے ابتلا ہے، آسمانی احکام کی لاپرواہی کرنا کب تو ایمان کو سلامت بچا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے،

مکتوب

بنام شیخ درویش

جس طرح پیدائش انسان سے عبادات مامورہ کا ادا کرنا مقصود ہے، ویسے ہی عبادت مامورہ کے ادا کرنے سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے، جو ایمان کی حقیقت ہے، اور فنا و بقا، مقصود صرف یہی یقین ہے، حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ جو مشائخ طبقات میں سے ہیں فرماتے ہیں، فنا و بقا کا علم وحدانیت کے اخلاص اور عبودیت کی صحت کے گرد پھرتا ہے، اس کے سواے مغالطہ اور زندقہ ہے ۛ

مکتوب

بنام شیخ ذکریا

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اللہ رفیق ہے، نرمی کو دوست رکھتا ہے، اور نرمی سے وہ ملتا ہے، جو سختی سے نہیں ملتا، اور ارشاد ہے، نرمی کو لازم پکڑو سختی اور بکو اس سے بچو، کیونکہ نرمی زینت دیتی ہے، اور جس سے نکل جائے اس کو عیب ناک کر دیتی ہے، جو نرمی سے محروم رہا وہ سب نیکی سے محروم رہا، تم میں سے میرے نزدیک وہ اچھا ہے، جس کے اخلاق اچھے ہیں، جس کو نرمی کا کچھ حصہ دیا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ مل گیا، اور حضور نے

فرمایا، حیا ایمان سے ہے، اور اہل ایمان جنت میں ہے، اور کجوس جہنم سے ہے، اور جہنم دوزخ میں ہے، اور اللہ تعالیٰ بے حی ہو اسی کو دشمن جانتا ہے، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ دوزخ کی کس قدر حرام ہے، ہر ایک نرم متواضع قریب سہل پر، مومن سب نرم اور تواضع کرنے والے ہیں، ناکت ہمارا ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح اگر اس کو ہانکا جائے، تو پس پڑے، اور اگر اس کو پتھر پر بٹھائیں تو بیٹھ جائے جس نے غصہ کو پی لیا، اور حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر قابو رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سب خلقت کے سامنے بلائے گا، تاکہ اس کو اختیار ہے کہ جس حور کو چاہے، پسند کرے، ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کریں، اپنے فرمایا غصہ مت کر، اس نے پھر عرض کی، پھر بھی اپنے فرمایا، غصہ مت کیا کر کیا میں تم کو اہل جنت کی نسبت خبر نہ دوں، وہ ضعیف اور عاجز ہے، کہ اگر اللہ پر قسم کھائے، تو اللہ اس کی قسم کو سچا کر دے اور میں تم کو کیا اہل دوزخ کی خبر نہ دوں، وہ سرکش متکبر ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، اگر وہ کھڑا ہے، تو بیٹھ جائے، پس اگر اس کا غصہ دور ہو گیا، تو بہتر، ورنہ اسے چاہئے نہ لیٹ جائے کیونکہ غضب ایمان کو ایسا بگاڑ دیتا ہے، جیسے صیر (ایوہ) شہد کو بگاڑ دیتا ہے جس نے اللہ کیلئے تواضع کی، اس کو اللہ بلند کرتا ہے، پس وہ اپنے نفس میں حقیر اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہوتا ہے، اور جس نے تکبر کیا، اللہ اس کو پست کرتا ہے، پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر اور اپنے نفس میں بڑا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سوسے بھی زیادہ خفیف ہو جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی، یا رب تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک زیادہ عزیز کون ہے، فرمایا وہ شخص جو باوجود قادر ہونے کے محتاج کر دے، اور فرمایا حضورؐ نے جس نے اپنی زبان کو بند رکھا اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہے اور جس نے غصہ کو روکا، اللہ تعالیٰ روز قیامت کے اس سے عذاب روک لیگا، اور جس نے غدر

قبول کیا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، جس شخص پر کسی اپنے بھائی کا کوئی مال یا اور کوئی حق ہے، تو اسے چاہئے کہ آج ہی اسے معاف کرائے، بیشیر اس سے کہ اس کے پاس کوئی درہم یا دینار نہ ہوگا، اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا، تو اس کے موافق لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی نیکی نہ ہوگی، تو صاحب حق کی برائیاں لیکر اس کی برائیوں میں اور زیادہ کی جائیگی اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو منفس کون ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں منفس وہ ہے کہ جس کے پاس درہم و اسباب کچھ نہ ہو، اپنے فرمایا کہ میری امت میں منفس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے آئے، اور ساتھ اس کے اس نے کسی کو گالی دی ہے اور کسی کا مال کھایا ہے، اور کسی کو تہمت لگائی ہے، اور کسی کا خون گرایا ہے، اور کسی کو مارا ہے، پس اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک کو دیکھائیں گی، پس اگر حق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں، تو خداوند کے قصور لیکر اس کے گناہوں میں اور زیادہ کئے جائیں گے، اور پھر اسکو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اور حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا کہ میری طرف آپ کچھ لکھیں، جس میں ستیوں ہوں، لیکن بہت نہ ہوں تھوڑی ہوں، پس انھوں نے یہ کہا کہ آپ پر سلام ہو، اس کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ جو شخص لوگوں کے غصہ کے مقابلہ میں اللہ کی رضا مندی چاہے، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے، اور جس شخص نے اللہ کی ناراضگی کے مقابلہ میں لوگوں کی رضا مندی چاہی، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے، اور پھر سلام ہو،

حق تعالیٰ آپ کو ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے، جو خبر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے،

مکتوب ۹۹

بنام ملاحین کشمیری

انسانی روح کے لئے اس جسمانی صورت کے تعلق سے پہلے ترقی و عروج کا راستہ بند تھا۔
وَمَا مَنَّا إِلَّا لَنَّهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ کے چہرہ میں مقید و مجبوس تھی، حق تعالیٰ نے کمال قدرت سے اس
نورانی جوہر کو اس ظلمانی جسم کیساتھ جمع کیا، پس پاک ہے وہ ذات جس نے نور و ظلمت کو جمع
کر دیا، اور امر کو خلق کے ساتھ ملا دیا، روح نے اگر اپنی حقیقت کو بھول کر جسم کے ساتھ تعلق پیدا کیا
اور غفلت اختیار کی، تو اس میں بھی غفلت پیدا ہو کر کمال و عروج سے محروم رہی، اور اپنی اہمیت
کو یاد کیا، تو جسم خاکی ظلمانی کو بھی نورانی کر لیا، اور جسم کے سبب سے ترقی پا کر اپنے مقصود کو حاصل
کیا، یعنی فنا و بقا سے مشرف ہو کر اس کے اثرات سے نفس میں بھی خوبی اور بھلائی پیدا کر دی

مکتوب ۱۰۰

بنام ملاحین کشمیری

شیخ عبدالکریم مہنی نے جو کہا ہے، کہ حق تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے، فقیر کو اس قسم کی بات
سننے کی تاب نہیں ہے، بے اختیار میری رگ فاروقی جوش میں آ جاتی ہے، اور اس میں تاویل
و توجیہ کی فرصت نہیں دیتی، ان باتوں کا قائل شیخ کبیر مہنی ہو، یا شیخ اکبر شامی، مگر ہم کو تو محض عربی
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے، نہ محی الدین ابن عربی، اور صدر الدین قونوی اور عبدالرزاق
کاشی کے کلام کی ضرورت ہے، ہم کو تو نفس سے کام ہے، نہ نص سے، فتوحات مدینہ یعنی حدیث
نے ہم کو فتوحات مکیہ سے لاپرواہ کر دیا ہے، خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں عالم غیب کا ہونا، اور خود

کا عالم الغیب ہونا فرماتا ہے، حق تعالیٰ سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے، جو حقیقۃً حق تعالیٰ کی مکلف ہے، چھوٹا منہ بڑی بات، اگر منہ نہ ہو، اگرچہ اور بایزید سبطانیؒ نے سحابی کہا، تو وہ مخدور ہیں اور غلبہ حوال میں مغلوب ہیں، یہ حکام ان کے احوال پر مبنی نہیں، بلکہ علم سے تعلق رکھتے ہیں، تاویل کے محتاج ہیں، اور کسی عذر کے لائق نہیں، اور کوئی تاویل اس مقام میں مقبول نہیں، کیونکہ مستون کے کلام کی تاویل کیجاتی ہے،

مکتوب ۱

بنام ملا حسین کشمیری

خاصانِ خدا پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے، ان کا نفس مطمئن ہو، نفسِ آمارہ کی طرح نہیں ہے اور عام لوگ مثل اپنے نفسِ آمارہ کے خاصانِ حق کے نفسِ مطمئن کو خیال کرتے ہیں، عام لوگوں کے کام اپنی خواہش کے موافق ہوتے ہیں، اور خاصانِ خدا کے رضاے حق کے لئے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ خاصانِ خدا کے انکار اور ان کے کاموں پر اعتراض کرنے سے بچائے،

مکتوب ۱۰۲

بنام ملا مظفر

سودہی روپیہ لینا قسطی سے حرام ہے، خواہ صاحبِ اختیار ہو، یا غیر اختیار، سب کے لئے ہے، محتاج کا خاص کرنا اس قسطی حکم کا منسوخ کرنا ہے، جو روپیہ سودی لیا جائے وہ سب حرام ہے، مثلاً کسی نے دس روپیہ سودی قرض لئے، اور بارہ لکھ دیئے، تو یہ نہیں ہے کہ وہ دو روپیہ حرام ہوئے اور دس حلال، بلکہ سب حرام ہیں،

مکتوب ۱۰۳

بنام شیخ فرید

میں آپ کے واسطے عافیت چاہتا ہوں، وہ عافیت جو ایک بزرگ دعا کرتے تھے کہ
 الہی ایک دن کی عافیت چاہتا ہوں، کسی نے پوچھا ایک دن کی عافیت سے کیا مراد ہے؟
 تو فرمایا، وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو،

مکتوب ۱۰۴

بنام قاضیان سنگن

آپ کے بزرگ کے انتقال سے افسوس ہے، لیکن مقام بندگی یہی ہے، کہ خدا کی فعل سے
 راضی رہے، اور سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں، بندوں کو یہ مان رہنے کے لئے نہیں بھیجا
 بلکہ کام کرنے کو بھیجا ہے، جس کام کو بھیجا ہے، وہ کام کرنا چاہئے، پھر کچھ ڈر نہیں، دعا، استغفار
 صدقہ سے امداد کرنی چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ میت قبر میں فرما
 چاہئے والے غریق کی طرح ہوتی ہے، اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے، جو اس کو باپ یا مان
 یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہونچے، پس جس وقت اس کو وہ دعا پہونچتی ہے، تو اس
 کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں
 کی دعا سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے، اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں
 کی طرف ان کے لئے مغفرت مانگتا ہے،

مکتوب

بنام حکیم عبدالقادر

حکماء کے نزدیک مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماری سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا اسکو فائدہ نہیں دیتی، اگرچہ مرغ و بریان ہو، بلکہ غذا اس صورت میں مرض کو بڑھا دیتی ہے۔
ہر چہ گیر و علتی علت نشود

پس پہلے اس کے مرض کے دور کرنے کی فکر کرتے ہیں، بعد ازاں مناسب غذاؤں کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو اصلی قوت کی طرف لاتے ہیں، پس آدمی جب تک مرض قلبی میں مبتلا ہے فی قلوبہم مَوَضُّ کوئی عبادت و طاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی، بلکہ اس کے لئے مضر ہے، دت تال القرآن والقراء یلغی بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں، کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، حدیث مشہور ہے بعض روزہ دار ایسے ہیں کہ سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ ان کو نصیب نہیں ہوتا، خبر صحیح ہے قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشائخ بھی اول مرض کے دور کرنیکا حکم فرماتے ہیں، اور اس مرض سے مراد سوائے حق کے گرفتاری ہے، بلکہ اپنے نفس کی گرفتاری ہے، کیونکہ ہر ایک شخص جو کچھ چاہتا ہے، اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے، اگر فرزند کو دوست رکھتا ہے، تو اپنے لئے، اگر مال و ریاست و حُب و جاہ چاہتا ہے تو اپنے لئے پس حقیقت اس کا معبود اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے، پس جب تک نفس اس قید سے خلاص نہ ہو جائے تب تک نجات کی امید مشکل ہے پس دانشمند علماء اور صاحب بصیرت حکماء پر اس مرض کے دور کرنے کا فکر لازم ہے، ع

درخانہ اگر کس است یک حرف پس است

مکتوب ۱۰۶

بنام محمد صادق کشمیری

خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، شیخ الاسلام ہروسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اولیاء کو پہچانا تجھ کو پالیا، اور جب تک تجھ کو نہ پایا، ان کو نہ پہچانا، اس گروہ کا بغض نہ ہر قافل ہے ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے، دین شیخ الاسلام ہروسی فرماتے ہیں اگر انہی تو جسکو اپنے دربار سے دھککا رہنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا مخالف بنا دیتا ہے۔

بے عنایات حق و خاصانِ حق گر ملک باشد سیاہ بہشتِ ورق

مکتوب ۱۰۷

بنام محمد صادق کشمیری

خوارقِ عادت شرط ولایت نہیں، معجزہ کا ہونا نبیؐ کے لئے شرط ہے، کثرتِ خوارقِ عادت کی دلیل نہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہت کم خرقِ عادت ظہور میں آئی ہیں بعض اولیاء کے مقابلہ میں سواں حصہ بھی ان کی خرقہ عادات نہیں لیکن ان کی ولایت اور مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا، اولیاء کے کشف وغیرہ میں القارِ شیطانی ہو سکتا ہے، اس سے اولیاء محفوظ نہیں ہیں جبکہ کلامِ انبیاء میں القارِ شیطانی متحقق ہے، لیکن یہ فرق ہے کہ القارِ شیطانی سے انبیاء علیہم السلام آگاہ کر دیئے جاتے تھے، ولی کو آگاہی کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ نبیؐ کا متبع ہے جو فعلِ نبیؐ کے خلاف پائے گا، اس کو رو کر دیجھا، اور کشف کا غلط ہونا شیطان کے القار پر ہی منحصر نہیں، بلکہ بعض اوقات قوتِ تمییز میں احکامِ غیر صادقہ ایک صورت پیدا کر لیتے ہیں جس میں شیطان کا کچھ دخل نہیں ہوتا۔

اور اسی قسم سے یہ بات ہو کہ بعض خرابوں میں حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں، اور بعض ایسے احکام اخذ کرتے ہیں جن کا حقیقت میں خلاف ثابت ہے، اس صورت میں القا شیطان منصوص نہیں کیونکہ ظالم کے نزدیک مختار و مقرر ہے، کہ شیطان حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی صورت میں متحمل نہیں ہو سکتا، پس اس صورت میں صرف قوت تمییز کا تصرف ہے جس نے غیر واقعہ کو واقعہ ظاہر کیا ہے، کرامت اور استدراج میں یہ فرق ہے، کہ مبتدی صاحب وجدان صاحب کرامت کے پاس بیٹھیں گے، تو محبت حق اور ترک دنیا پیدا ہوگی، اور شخص استدراج کی صحبت میں اس کے خلاف ہوگا،

مکتوب

بنام سید احمد

نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ وہ ولایت نبی کی ہی ولایت ہو، ولایت کا رُخ خدا کی طرف ہوتا ہے، خلق کی طرف نہیں ہوتا، اس لئے وہ خلق کو پوری ہدایت نہیں کر سکتا، اور نبوت کا رُخ خلق کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اس سے پوری ہدایت کا حق ادا ہوتا ہے، اگاہی بعض اکمل ولی جو کمالات نبوت سے یا فنا نام و بقا سے اکمل سے مشرف تھے وہ بھی باتباع نبیؐ حالت صحو میں ہوتے ہیں، اور خلق کو ہدایت کرتے ہیں، اور خالق و مخلوق کے درمیان مثل حرفت مشد کے ہوتے ہیں،

مکتوب

بنام حکیم صدر الدین

دل کی سلامتی بلاشیان ماسواى اللہ کے نہیں ہوتی، اور اس کا حاصل ہونا خاصان خدا

کی توجہ پر منحصر ہے، ان کا کلام دوا ہے، اور ان کی نظر شفا ہے جن کا ہمیشہ بد بخت نہیں ہوتا،
یہی لوگ اللہ کے ہمیشہ ہیں، انہی کے طفیل ہائش نازل ہوتی ہے، اور انہی کے طفیل خلق کو رزق
دیا جاتا ہے،

مکتوب ۱۱

بنام شیخ صدّ تدرین

خلقتِ انسان سے مراد اور مقصود عبادت ہے، عبادت بھی وہ عبادت جو خالص ہو،

مکتوب ۱۲

بنام شیخ حمید سنبھلی

توحید سے مراد یہ ہے کہ دل خیال غیر سے قطعاً خالی ہو جائے، اور ہر اعمال خالص ہو جائے

مکتوب ۱۳

بنام شیخ عبدالجلیل

اگر عقائد حقہ موافق علمائے اہل سنت و جماعت کے ہو جائے، اور سنت کی پیروی
نصیب ہو جائے، تو بخشش کے واسطے کافی ہے، اگر علاوہ اس کے احوال و مواجید دیدین، تو
نور اعلیٰ نور ہے،

مکتوب ۱۴

بنام شیخ جمال الدین جین کولادی

جذب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام فوق میں، نہ فوق فوق میں، پس سلوک نہ کئے ہوئے

مجددوں کو جو مقام قلب میں ہیں، جذبہ کشش نہیں ہوتی، مگر مقام روح میں جو مقام قلب کے اوپر ہے کشش الہی منتہیوں کے جذبہ میں ہے، جس کے اوپر کوئی مقام نہیں، مشہود روح کو مشہود حق جانتے ہیں، اور روح چونکہ مناسبت خلق سے رکھتی ہے، اس لئے مشہود حق نہیں ہو سکتی، ہر مشہود حق بیچوں و بیچوں ہے اس لئے اس کا مشہود منتہی کو ہوتا ہے،

مکتوب ۱۱

بنام صوفی قربان

اللہ تعالیٰ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے اور اس پر امتثال دے، کیونکہ وہ پسندیدہ متابعت کا ایک ذرہ تمام دنیاوی لذتوں اور آخرت کی نعمتوں سے کئی درجہ بہتر ہے، بزرگی سنت کی تابعداری پر وابستہ ہے، اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر مثلاً دو پہر کا سونا جو اس تابعداری کے ساتھ واقع ہو کر گزرتا ہے، و شب بیداریوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہوں، اولیٰ و افضل ہے،

مکتوب ۱۲

بنام ملا عبدالحق،

یہ راہ جس کو ہم قطع کرنا چاہتے ہیں، سب سات قدم ہے جس میں سے دو قدم عالم خلق میں ہیں، اور پانچ عالم امر میں ہیں، پہلے قدم پر جو عالم امر میں لگاتے ہیں، بجلی افحالی ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے قدم پر بجلی صفات، اور تیسرے قدم پر تجلیات ذاتیہ شروع ہو جاتی ہیں، اسی طرح درجات کامل کے اختلاف کے بموجب ظہور ہوتا جاتا ہے، جیسے کہ اس راہ کے طے کرنے والوں پر

پوشیدہ نہیں ہے، یہ سب کچھ سید، ولین و آخرین کی تابعداری پر وابستہ ہے، صلی اللہ علیہ وسلم، اور بعض نے جو دو قدم اس راہ کو کہا ہے، وہ اس واسطے کہا ہے کہ اونکی مراد ایک عالم خلق اور ایک عالم امر ہے،

مکتوب ال

بنام ملا عبد الوہاب لاہوری

سلامتی قلب نیاں ماسوا ہی اللہ پر منحصر ہے، معاملات دنیا میں ایسا مشغول نہ ہونا چاہئے کہ رغبت دنیاوی غالب آجائے، اس دل کی سلامتی پر مغرور نہ ہوں، کیونکہ رجوع ممکن ہے، فقہ میں خاکروبی کرنا دو لہندی کی صدر نشینی سے کئی درجہ بہتر ہے، اور دولت مندی اور دولت مندوں سے ایسا بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہیں،

آگاہی۔ نثار اول کے متعلق ہے، جس کے رجوع ہونے کی بابت ارشاد ہے، نثارانی میں رجوع نہیں ہے،

مکتوب ال

بنام ملایا محمد بخش

حدیث شریعت میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا، دل بھی اس کے قابو میں نہیں ہے،

مکتوب ال

بنام ملا قاسم علی بدخشی

خواجہ عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں، کہ الہی جس کو توبہ کرنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا دشمن بنا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل تمام مسلمانوں کو فقراء کے

انکار اور درویشوں کے طعن سے بچائے،

مکتوب ۱۱۹

بنام میر محمد نعمان بدخشی

مشائخ طریقت کامل ہونے سے پیشتر بعض مریدوں کو طریقہ سکھانے کی اجازت فرمادیا کرتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے مولانا یعقوب چرخ رحمتہ اللہ علیہ کو طریقہ سکھانے کی اجازت دی، بعض زمیں لے کر ان کے بعد فرمایا تھا کہ اے یعقوب جو کچھ ہم سے سچہ کو پہنچا ہے، وہ خلق کو پہنچا دے، حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا، کہ میرے بعد علاء الدین کی خدمت میں رہنا، اور اکثر انھوں نے حضرت علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کام پورا کیا،

مکتوب ۱۲۰

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

ارباب جمعیت کی صحبت بڑی چیز ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی صحبت ہی کے باعث انبیاء علیہم السلام کے سوا سب پر فضیلت لے گئے،

مکتوب ۱۲۱

بنام میر محمد نعمان بدخشی

یہ راستہ سلوک سات قدم ہے، اور بعض احباب چھ قدم پر پہنچے ہیں،

مکتوب ۱۲۲

بنام ملا طاہر بدخشی

ہمت بلند رکھنا چاہئے، دوام حضور کی طلب، اور غیروں کی محبت سے بچنا چاہئے،

مکتوب ۱۲۳

بنام ملا طاہر بدخشی

فرض کو چھوڑ کر نفس میں مشغول ہونا یعنی میں داخل ہے،

مکتوب ۱۲۴

بنام ملا طاہر بدخشی،

حج کے واسطے استطاعت شرط ہے، بغیر استطاعت کے تضيیع اوقات ہے، ضروری کام کو چھوڑ کر غیر ضروری کام میں مشغول ہونا مناسبت نہیں،

مکتوب ۱۲۵

بنام میر صالح نیشاپوری

جہان کیا چھوٹا کیا بڑا حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے منظر اور اس کے شیون اور ذاتی کمالات کے آئینے ہیں، حق تعالیٰ ایک خزانہ مخفی اور پوشیدہ تھا، اُس نے چاہا کہ اپنے آپ کو خلوت سے جلو میں لائے اور اجمال سے تفصیل میں لائے، تو جہان کو اس طرح پیدا کیا کہ جہان اپنی ذات و صفات

حق تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرے پس جہان کو اپنے صانع کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہو
مگر یہ کہ اسکی مخلوق ہے اور اس کے اسماء و صفات و شیون اور کمالات پر دلالت کرنے والا ہے
وہاں اتحاد و عینیت اور احاطہ و سربان اور محیت ذاتیہ کا حکم لگانا غلبہ حال اور سکروقت سے ہے

مکتوب ۱۲۶

بنام میر صالح نیشاپوری

فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ممکن واجب ہو جاتا ہے کیونکہ یہ محال
اور اس سے حائق کا تغیر و تبدل لازم آتا ہے پس جب ممکن واجب نہ ہوا، تو ممکن کا نصیب سوا
بجز کے کچھ نہ ہوگا،

مکتوب ۱۲۷

بنام ملا صفر احمد رومی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے
کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو، باوجود اس امر کے اس بات کا مقصد ہونا چاہیے کہ یہ سب کچھ
مطلب اصلی تک پہنچنے کے مقابلہ میں محض بے کار ہے، بلکہ منازل سلوک کے طے کرنے میں صرف
تعییل ہے، احسانات الابرار دستجات المقتربین آپ نے سنا ہوگا، حق تعالیٰ کا حق تمام مخلوقات
کے حقوق پر مقدم ہے، اُن کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے۔ ورنہ کس
کی مجال ہے، کہ اس کی خدمت کو چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے، پس ان کی
خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمات میں سے ہے، لیکن خدمت خدمت میں بہت بڑا فرق ہے
کاشت کار ہل چلانے والے بھی بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں، لیکن مقررین کی خدمت اور ہے

وہاں زراعت اور بل چلانے کا زمینین عین گناہ ہے اور ہر کام کی مزدوری اس کا مر کے موافق ہوتی ہے، بل چلانے بڑی محنت سے دن بھر میں ایک ننگہ مزدوری لیتے ہیں، اور مقرب ایک گھڑی خدمت میں حاضر ہو کر باکھوں کا مستحق ہو جاتا ہے، حالانکہ اس کو ان باکھوں سے کچھ حقوق نہیں، وہ تو صرف بادشاہ کے قرب میں گرفتار ہے، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے

مکتوب ۱۲۸

بنام خواجہ مقیم

ہمت بلند رکھنا چاہئے، درمیانی منزلیں مثل سر کے ہیں، اگر کوئی وسط کو نہایت جھک کر غیر مقصد کو مقصد بنائے، اور چوں کو بچوں تصور کر کے پیچھے رہ جائے، اس پر افسوس ہے ہمت بلند رکھنا چاہئے، اور کسی حاصل پر قناعت نہ کرنا چاہئے، قرب خدا کو درالوار میں ڈھونڈنا چاہئے،

مکتوب ۱۲۹

بنام سید نظام

انسان جامع جمیع مخلوقات ہے، اس واسطے اس کی جامعیت ہی اس کے تفرقہ کا باعث ہے، اور یہی جامعیت اس کی جمیعت کا باعث ہے، اگر انسان نے اپنا رخ خلق کی طرف کر دیا، تو باعث تفرقہ ہو گیا، اور اگر اپنا رخ خالق کی طرف پھیر دیا، تو اعلیٰ نہ کامل اور جامعیت پوری ہوئی، باعث اسماء و صفات کے ملکوس سے منور ہو کر جمیعت پوری حاصل کر لیتا ہے،

مکتوب ۱۳۱

بنام جمال الدین

احوال کی تلویحات کا کچھ اعتبار نہیں، اس بات کا مفید نہ ہونا چاہئے، کیا آیا کیا گیا اور کیا
کہا اور کیا سنا، مقصود کچھ اور ہے، جو کہنے، سننے، دیکھنے، منشا ہرے سے بہتر و منفرد ہے،

مکتوب ۱۳۲

بنام محمد اشرف کابلی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم جمیعین کا طریقہ سب طریقوں سے آسان اور قریب ہے،

احکام شرعیہ کے نفیس موتیوں کو پتھروں کی طرح وجد و حال کے جواز و مویز کے عوض

نہیں دیتے، اور صوفیہ کے بیودہ باتوں پر مغرور و فریفتہ نہیں ہوتے، نص کو چھوڑ کر نص کی

طرف نہیں جاتے، اور فتوحات مدینہ سے قطع نظر کر کے فتوحات مکیہ کی طرف نہیں جاتے،

بعض متاخرین خلفائے اس طریق میں نئی نئی باتیں نکالی ہیں، اور ان بزرگواروں کے اصل

راستہ کو چھوڑ دیا ہے جس کو وہ باعث ترقی سمجھ رہے ہیں، حقیقت وہ باعث دوری ہے،

مکتوب ۱۳۳

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

مالداروں کی صحبت سے بچنا چاہئے، اور فقرا کی صحبت اختیار کرنی چاہئے، فقرا کی

خاکروبی مالداروں کی صدر بنی سے بہتر ہے،

مکتوب ۳۳

بنام ملا محمد صدیق بخشی

فرصت کو غنیمت جانتنا چاہئے، اور وقت کو عزیز رکھنا چاہئے، نقد وقت کو ضروری کام میں صرف کریں، اور ادھار وقت کو بیہودہ باتوں میں صرف کرنے کو جمع کریں، اللہ تعالیٰ اتباع سنت اور درودے کہ یہ بے آرامی ہمیشہ کے آرام کا سبب ہے،

مکتوب ۳۴

بنام ملا محمد صدیق بخشی

الوقت سیفٌ قاطعٌ، وقت کاٹنے والی تلوار ہے، نہ معلوم کل تک زندہ رہیں یا نہیں، ضروری کام آج کریں، اور غیر ضروری کو کل کے لئے چھوڑیں،

مکتوب ۳۵

بنام ملا محمد صدیق بخشی

ولایت قنار و بقا سے مراد ہے، اور عامہ ولایت سے ہماری مراد مطلق ولایت اور ولایت خاصہ سے مراد ولایت محمدیہ ہے، نئی صابجاہا الصلوٰۃ والسلام جس میں قنار و بقا اکمل ہے، شبِ معراج حضور کو جسم سے ہوئی، اور حُبّت و دوزخ آپ کے روبرو پیش کئے گئے، اور آپ رویتِ بصری سے مشرف ہوئے، اور یہ معراج حضور ہی کی ذات سے مخصوص ہے، اور حضور علیہ السلام کے اولیاء کامل تا بعد ازل کو بھی اس میں کچھ حصہ یا کیا

دنیا میں رویتِ حق کا واقع ہونا حضرت علیہ السلام سے مخصوص ہے، اور جو حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر قدم اولیا کو حاصل ہوتی ہے، وہ رویت نہیں ہے، بلکہ مثالِ نمل کے ہے،

مکتوب ۱۳۶

بنام ملا محمد صدیق بخشی

وقت کو غنیمت جان کر کام وقت پر کریں، نہ معلوم پھر وقت ملے یا نہ ملے،

مکتوب ۱۳۷

بنام حاجی خضر افغانی،

جو لذت نماز کے ادا کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے نفس کا اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ عین اس لذت کے حاصل کرنے کے وقت نالہ و فغان میں ہے، دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے، دنیا میں نہایت قرب نمازیں اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت، اور تمام عبادات نماز کے وسیلہ ہیں، اور نماز اصلی مقصد ہے،

مکتوب ۱۳۸

بنام شیخ بہار الدین سرہندی

لوگ آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کو بکرتے ہیں، اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی، آخر ایک دن زن و فرزند کو چھوڑنا پڑے گا، اور اس کی تدبیر حق تعالیٰ کے سپرد کر لیا، آج ہی اپنے کو مردہ سمجھنا چاہئے، اور اہل و عیال

کی ضرورت حق تعالیٰ کے سپرد کر دے، اس دنیا کیساتھ تھوڑا سا منہ جھکا کر رہتا ہے، اس نے کسی دولت مند کی سے مراد ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کسی دولت مند کی ترغیب اسکی دولت مندی کے باعث کی، اس کے دوصدے دین کے چھ گئے،

مکتوب ۱۳۹

بنام جعفر بیگ

جو لوگ اولیاء اللہ پر ظن کرتے ہیں، ان کی جو جائز ہے،

مکتوب ۱۴۰

بنام ملا محمد معصوم کابلی

دوست رنج اور آوارگی چاہتا ہے تاکہ اس کے غیرت پوری طرح انقطاع ہو جائے
یہاں آرام بے آرامی میں ہے، درسا زسوز میں ہے، اور قرار بے قراری میں ہے، اور راحت
جراحت میں ہے، اس مقام میں آرام طلب کرنا اپنے آپ کو رنج میں ڈالنا ہے، اپنے آپ
کو محبوب کے حوالہ کرنا چاہئے، اور جو کچھ اس کی طرف سے آئے اس کو بخوشی قبول کرنا چاہئے،

مکتوب ۱۴۱

بنام ملا محمد سیاح

درویشی میں اصل شے محبت و اخلاص ہیں،

مکتوب ۱۴۲

بنام ملا عبد الفتور سمرقندی

ان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نسبت اگر تھوڑی سی بھی پہونچے، تو وہ تھوڑی سی نہیں ہے، کیونکہ اندراج النہایت فی البدایت ان کے یہاں ہے، قبا ارسال کیا جاتا ہو، کبھی کبھی اس کو پہنیں، اور ادب سے نگاہ رکھیں کہ اس سے بہت فائدہ کی امید ہے، اور جس وقت پہنیں، با وضو پہنیں، انشاء اللہ جمعیت تمام حاصل ہوگی،

مکتوب ۱۴۳

بنام ملا شمس الدین

جوانی کے وقت کو غنیمت جانیں، او سکول و لمب میں نہ کھوئیں، نماز پنجگانہ با جماعت ادا کریں، دونوں جہان کی عافیت اتباع سنت میں ہے،

مکتوب ۱۴۴

بنام حافظ محمود لاہوری

جو سیرا سار و صفات و شیون اعتبارات و تقدیسات و تزییہات میں ہوتی ہے، اسکو کسی عبارت سے تعبیر نہیں کر سکتے، اور نہ کسی اشارہ سے بیان کر سکتے ہیں، اور نہ کسی نام سے اسکا نام رکھا جاسکتا ہے، نہ کسی کنایہ سوا دہو سکتی ہے، اور نہ کوئی عالم اس کو جان سکتا ہو، اور نہ مدرک اس کا ادراک کر سکتا ہے، اور اس سیر کا نام بقادر کھا گیا ہے،

مکتوب

بنام مدعبر رحمن مفتی

طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے سیرۃ ابدال عالم اور سے ثنوت کی ہے۔ وہ دیگر طرق میں عام ثنوت سے امتیاز کی ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ بتدبیر اور طرق کے اقرب تک آگاہی۔ عالم، مصلحت قلب، روح، معرفتی، انقی سے اور عالم خلق اربع عناصر سے

مراد ہے،

مکتوب

بنام شرف الدین حسین بنی

وہ سبق جو شیخ سے طالب حاصل کرے اس کو نہ بھولے، اور اس سے اپنا وقت بچا رکھے، اور فرصت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے،

مکتوب

بنام خواجہ اشرف کابلی

مشائخ طریقت قدس سرہم میں سے بعض نے توڑنے کو جوڑنے پر مقدم رکھا ہے، بعض نے جوڑنے کو توڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور تیسرا اگر وہ توقف کی طرف گیا ہے، خواجہ ابو خرا از رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

تانا نہ رہی نیابی و تانیابی نہ ہی نہ نام
یعنی جب تک تو چھوڑ گیا، نہ پائیگا، اور جب تک تو نہ
پائیگا، تو نہ چھوڑ گیا، میں نہیں جانتا کون آگے
کہ ام پیش بود،

میں راقم شیخ احمد کہتا ہوں کہ توڑنا اور جوڑنا دونوں ایک ہی وقت میں ثابت ہو جاتے ہیں، جائز نہیں ہے کہ توڑنا اور جوڑنا جدا ہوں، اور جوڑنا بغیر توڑنے کے ظاہر ہو، شیخ سلام ہر وہی قدس سرہ دوسرے مذہب کو اختیار کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ سبقت اسی طرف سے اچھی ہے، بیشک یہ بات درست ہے، جن لوگوں نے توڑنے کو مقدم رکھا ہے، وہ بھی اس سبقت کا انکار نہیں کرتے، ان کی مراد جوڑنے سے ظہور تام ہے، اور ظہور تام کی سبقت ظہور مطلق کی سبقت کے منافی نہیں، کیونکہ ظہور مطلق توڑنے پر مقدم ہے، اور ظہور تام اس سے متاخر ہے، اس تحقیق پر ان کے نزاع لفظ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے، لیکن اگر وہ اول کی نظر بہت بلند ہے، کہ قلیل کو اعتبار میں نہیں لاتے، اور جاننا چاہئے، نہ اس توجیہ پر تقدم زمانی بھی ظاہر ہے، بہر حال گستن و پیوستن کا منظر ہونا چاہئے، کہ مرتبہ ولایت انہی دو مرتبوں سے وابستہ ہے، مرتبہ اول سیرانی اللہ سے وابستہ ہے، اور دوسرا مرتبہ سیر فی اللہ سے، اور ان دونوں سیروں کے مجموعہ سے درجوں کے اختلاف کے موافق مرتبہ ولایت اور کمال تک پہنچ جاتے ہیں، اے بانگ زد کردم اگر در کس است

مکتوب

بنام ملا محمد صادق کابلی

جس نے خیال پہنچنے کا کیا وہ نہ پہنچا، اور جس نے اپنے کو بے حاصل جانا وہ واصل ہے، مشائخ کی صورتیں اور ان کی امداد وسیلہ پر خیال نہ کریں، الطایف شیخ مشائخ کی شکل میں ظہور پکڑتے ہیں، توجیہ شیخ کی طرف رہنا چاہئے، کارونیا وہی میں اختصار کرنی

مشغول نہ ہوں، یا دِحق میں کو نشان رہیں،

مکتوب ۱۴۱

بنام ملا محمد صادق کابلی

اسباب خدا نے پیدا کئے ہیں، اگر کسی کی نظر مسبب پر ہو تو بہتر ہے، خدا کو یاد کرنا چاہئے، دنیا چند روزہ ہے،

مکتوب ۱۴۲

بنام خواجہ محمد قاسم

دنیا کے معاملات سے پریشان اور دل تنگ نہ ہوں، یہ دنیا مقام فنا ہے، حق تعالیٰ کی رضامندی میں وقت گزارنا چاہئے،

مکتوب ۱۴۳

بنام میر مومن بختی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے سلسلہ میں یادداشت سے مراد حضور پر غیبت ہے، یعنی حضرت ذات تعالیٰ کا دوام حضور ہذا پر وہ شیونات اور صفات کے اور اگر کبھی پردے حائل ہو گئے، اور کبھی نہیں، ایسی تجلی ذات، و حضور اعتبار سے ساقط ہیں،

مکتوب ۱۵۱

بنام شیخ فرید

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے جو فرق کرے اس کا حال سکر سے خالی نہیں، مستقیم الاحوال والے بزرگ خدا و رسول کی اطاعت میں کچھ فرق نہیں کرنا

مکتوب ۱۵۲

بنام شیخ مزل

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بے قرار و بے آرام رکھا ہے، اور اس بے آرامی میں اپنے غیر کے آرام سے نجات بخشی ہے، لیکن غیروں کی غلامی سے پوری پوری خلاصی و آزادی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب کہ فانی مطلق سے مشرف ہو، اور اسوای اللہ کے نقش بالکل دل سے مٹ جائیں،

مکتوب ۱۵۳

بنام شیخ مزل

جو بلا و مصیبت ہے، وہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری کی وجہ سے ہے جب اپنے آپ سے خلاص ہو گیا، تو گویا اسوای حق کے ہر چیز کی گرفتاری سے آزاد ہو گیا، جس طرح از خود کندن فرض ہے، و در خود رفتن بھی لازم ہے، سیر آفاقی بعد در بعد ہے، سیر انفسی قُرب در قُرب ہے اس مقام میں پہونچنے سے پہلے فکر کرنا منع ہے،

مکتوب ۱۵۵

بنام شیخ مزیل

حب الوطن من الايمان صحیح خبر ہے، الحمد للہ اری اللہ میں کوشش کرنا چاہئے،

مکتوب ۱۵۶

بنام شیخ مزیل

اپنی عمر کو فقر کی صحبت میں صرف کرنا چاہئے، اور ان سے محبت رکھنا چاہئے،
 آگاہی نواب مکرم خان صاحب سے بادشاہ عالمگیر صاحب نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر
 کس قدر ہے، تو عرض کیا کہ چار سال ہے، حالانکہ ان کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی، بادشاہ نے
 اس کی وجہ دریافت کی، تو عرض کیا میں اپنے پیر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
 شریف میں چار سال حاضر رہا، یہی عمر ہے، باقی عمر و بال آخرت ہے،، و یہ شعر پڑھنا
 عمر ہماں بود کہ بایا ر بسر رفت باقی ہمہ یے حاصلی و بے خبری بود

مکتوب ۱۵۷

بنام حکیم عبدالوہاب

فقر کی خدمت میں جب حاضر ہو، تو اپنے آپ کو خالی کر کے حاضر ہوتا کہ ہر اہم کردار
 جائے، اور اپنی نفسی ظاہر کرنا چاہئے، تاکہ مالدار ہو کر جائے، یہودہ باتوں کو ترک کرنا اور اچھی
 باتوں میں مشغول ہونا انسان کے حق اسلام کی علامت ہو

مکتوب ۱۵۸

بنام شیخ حمید بنگالی

مراتبِ کمال میں استعدادوں کی تفاوت کے موافق تفاوت ہوتا ہے بعض کی رسائی تجلی صفات تک ہے، اور بعض کی تجلی ذات تک۔

مکتوب ۱۵۹

بنام شرف الدین جین بدیشی

جو شخص مرنے سے پہلے نہ مرامصیبت اسی پر ہے، اور اسی کی ماتم پرسی ہوئی چاہئے، آپ کے والد کے انتقال سے سب کو رنج ہونا چاہئے، کیونکہ باعثِ خیر تھے، میرے عزیز! مردوں کی صدقہ و دعا استغفار سے مدد کرنا چاہئے، یہ موت سبق و ہندہ زندوں کے لئے ہے، ذکر و فکر میں مشغول رہیں، موت کا اعتبار نہیں ہے،

مکتوب ۱۶۰

بنام یار محمد

شیخ طریقت کے تین گروہ ہیں،

پہلا گروہ اس بات کا قائل ہے، کہ عالم حق تعالیٰ کی ایجاد سے قائم ہے، اور جو کچھ آسمان اوصاف و کمال ہیں، یہ سب حق تعالیٰ کی ایجاد سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کیسا تھ اوس کو جزئی یا کلی طور پر کوئی نسبت نہیں ہے،

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ یہ علم حق تعالیٰ کا نسل ہے، لیکن اس بات کے قائل ہیں کہ یہ علم خارج میں موجود ہے، لیکن بطریق ظہیر نہ بطریق اصنیت، لیکن وجود حق تعالیٰ کے وجود سے قائم ہے۔

تیسرے گروہ کا یہ خیال ہے اور وہ وحدت وجود کا قائل ہے یعنی خدا راجع میں نقطہ ایک ہی ذات موجود ہے، اور عالم کا خارج میں بھی ثبوت کے سوا ہرگز کوئی ثبوت نہیں ہے۔ پہلے گروہ کے لوگ، تم واکل ہیں، اور ان کی تحقیق قرآن و حدیث کے موافق ہے۔ دوسرے گروہ کے لوگ اگرچہ خدا سے جدا کہتے ہیں لیکن اصل سے مثال غل کے تعلق بیان کرتے ہیں، لیکن شریعت اس تعلق اصل و ظل کو قبول نہیں کرتی ہے۔ تیسرے گروہ والے اشیاء کو ان کے منظر ہونے کے باعث عین حق جانتے ہیں غیر حق نہیں جانتے،

مکتوب ۱۶۱

بنام مہاراجہ بدیشی

منازل سلوک کے طے کرنے سے مقصود ایمان حقیقی کا حاصل ہونا ہے، اور یہ ایمان حقیقی حاصل نہیں ہوتا ہے، مگر فنا و بقا کے بعد،

مکتوب ۱۶۲

بنام خواجہ محمد صدیق

ماہ رمضان المبارک کی خیرات و برکات کے بارے میں ہے، اور اسکی تشریح مکتوب ۱۶۱ میں مفصل درج ہو چکی ہے،

مکتوب ۱۶۳

بنام شیخ فرید

کفر اور اسلام ایک دوسرے کی ضد ہے، رسوم کفر کو برتا جائے تو اسلام کی توہین ہے اور احکام اسلام کو برتا جائے تو کفر کی بیخ کنی ہے، جہاں تک ہو سکے احکام اسلام کو جاری کیا جائے خدا جزا دے گا، اور مقصود اجر ہے شریعت ہے،

مکتوب ۱۶۴

بنام حافظ بہاؤ الدین مرہروی

اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہر پرے بھلے کے ساتھ ہے، بعض اس کو قبول کرتے ہیں، اور بعض قبول نہیں کرتے، قبول کرنا نہ کرنا بشر کی طرف سے ہے، فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ سَبِيلِهِ دُورًا جگہ ارشاد ہے، ہم نے ظلم ان پر نہیں کیا، بلکہ خود انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، گرمی آفتاب دھوبی اور کپڑے پر یکساں پڑتی ہے، لیکن کپڑا اوس سے سفید اور دھوبی سیاہ ہوتا ہے یہ فرق قبول اور عدم قبول کا ہے،

مکتوب ۱۶۵

بنام شیخ فرید

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت کی علامت یہ ہے، کہ حضور کے دشمنوں کیساتھ کمال بغض رکھیں۔ اور ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کرنا چاہئے، اور متبعین شریعت سے محبت رکھنا چاہئے، کیونکہ دوست کا دوست ہمیشہ دوست ہوا کرتا ہے،

اور دوست کا دشمن ہمیشہ دشمن ہوا کرتا ہے۔

مکتوب ۱۶۶

بنام مہاتما جین

عمر ناپاؤں کو ناپاؤں دار سمجھ کر اپنے وقت کو یاد حق میں صرف کرنا، اور غیض و غضب ترک کر کے اپنے کو مردہ جان کر دل کی درستی میں مشغول رہنا چاہیے، درستی دل پر درستی عاقبت ہے،

مکتوب ۱۶۷

بنام ہر دے رام

یہ مکتوب ہر دے رام ہندو کی طرف تحریر فرمایا ہے، ہمارا اور تمہارا، اور تمام جہان کا ایک خدا ہے، اور وہ بچپن و بچپن ہے، شبہ اور ماند سے منزہ اور شکل و مثال سے مبرا ہے، و فرزند اللہ کے حق میں ہونا محال ہے اور حلول کی آمیزش اس شان میں بڑی ہے، اور پوشیدہ اور ظاہر ہونے کا گمان اس جناب پاک کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں ہے، کیونکہ وہ زمانہ کا بنانے والا ہے، وہ مکانی نہیں ہے، کہ مکان اس کا بنایا ہوا ہے، اس کے وجود کی کوئی ابتدا نہیں، اور اس کے بقا کی کوئی انتہا نہیں، سب قسم کا خیر و کمال اس کی ذات میں ثابت ہے، اور سب قسم کا نقص و زوال اس سے مسلوب ہے، پس عبادت کا مستحق اوستش کے لائق وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، رام و کرشن وغیرہ جو ہندوؤں کے معبود ہیں، اس کی ادنیٰ مخلوقات میں سے ہیں، اور ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں، رام جبر تھ کا بیٹا اور جہنم کا بھائی، اور ستیا کا خاوند ہے، جب رام اپنی بیوی کو نگاہ نہ رکھ سکا، تو وہ

پھر دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے عقل اور دوراندیشی سے کام لینا چاہئے، اور ان کی تقلید پر نہ چلنا چاہئے، رام اور جمن کو ایک جاننا بڑی بے وقوفی کی بات ہے، رام و کرشن کے پیدا ہونے سے پہلے پروردگار عالم کو رام اور کرشن کوئی نہیں کتنا تھا، ان کے پیدا ہونے کے بعد کیا ہو گیا کہ رام و کرشن کے نام کو حق تعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں، اور رام و کرشن کی یاد کو پروردگار کی یاد جانتے ہیں،

ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب گزرے ہیں، سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے، اور غیر کی عبادت سے منع کیا ہے، اور اپنے آپ کو بندہ اور عاجز جان کر اس کی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے اور کانپتے رہے، اور ہندوؤں کے معبودوں نے خلقت کو اپنی عبادت کی ترغیب دی، اور اپنے آپ کو معبود سمجھا ہے، اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں، لیکن اپنے آپ میں اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے، اور اسی باعث سے خلق کو اپنی عبادت کی طرف بلا رہے ہیں، اور اپنے آپ کو معبود کہلایا ہے، اور بے کھٹلے محرمات میں پڑے ہیں، اس خیال سے کہ معبود کسی چیز سے ممنوع نہیں ہے، اپنی خلق میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے، اس قسم کے ہیودہ اور فاسد خیالات بہت رکھتے ہیں، یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے، اور اوروں کو بھی گمراہ کر دیا، برخلاف پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ انھوں نے جن باتوں سے مخلوق کو منع کیا ہے، اُن سے اپنے آپ کو بھی پورے اور کامل طور پر باز رکھا ہے، اور اپنے آپ کو اور انسانوں کی طرح انسان ہی کہتے رہے، ع

بہیں تفاوت راہ از کجاست تا کجا

مکتوب ۱۶۸

بنام خواجہ محمد تقی سم

اس طریقہ علیہ کی بند سی سنت کے التزام اور بدعت کے اجتناب کے باعث ہی
اور اسی وجہ سے ن بزرگوں نے ذکر جہر سے پرہیز فرمایا ہے، اور ذکر قہمی کی حرمت رہنمائی فرمائی
اور سماع و رقص و تواجہ جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھے، ان سے منع کیا ہے،

مکتوب ۱۶۹

بنام شیخ عبدالصمد سلطان پوری

سلوک کے ابتداء اور توسط میں پیر کے آئینہ بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے، اور انتہاء
میں بغیر وسیلہ پیر کے جمال بے حجاب سے مشرف ہو جاتا ہے،

مکتوب ۱۷۰

بنام شیخ نور

جس طرح انسان کو حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے کے بغیر چارہ نہیں ہے
ویسے ہی خلق کے حقوق اور ان کی غم خواری بغیر بھی چارہ نہیں ہے، ان کے ساتھ اچھی طرح
رہنا سہنا چاہئے، اور بد دماغی اور لاپرواہی نہیں چاہئے،

مکتوب ۱

بنام ملا طاہر بدخشی

ہم فقرا پر جو لازم ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ذلیل و محتاج اور عاجز اور روتے رہیں اور حدود شرعی کے پابند رہیں، اور اپنے باطنوں کو خالص اور ظاہر کو سلامت رکھیں، اور اپنے عیبوں کو دیکھتے رہیں، اور گنی ہوں کے غلبہ کا مشاہدہ کرتے رہیں، علام الغیوب کے انتقام سے ڈرتے رہیں، اور اپنی نیکیوں کو تھوڑا سمجھیں اگرچہ بہت ہوں، اور اپنی برائیوں کو بہت خیال کریں، اگرچہ تھوڑی ہوں، اور خلقت کی شہرت سے ڈرتے رہیں، اور دنیا کے مال جمع کرنے اور اسکی محبت سے بچتے رہیں، کیونکہ ھنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور دنیا داروں کی صحبت اور ان کی محبت سے بچئے،

مکتوب ۲

بنام شیخ بدیع الدین

شریعت کی ایک صورت یعنی ظاہر اور ایک حقیقت یعنی باطن ہے، اس کی صورت ہے، جو علماء ظاہر بیان کرتے ہیں، اور اس کی حقیقت سے صوفیہ متنازع ہیں،

مکتوب ۳

بنام میر محمد نعمان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس قدر بلند شان ہونے کے بشر تھے،

حدوث و امکان کے دائرے سے دائرہ تھے، بشر خالق بشر کی نسبت کی معلوم کر سکتا ہے، اور ممکن واجب کی نسبت کیا حاصل کر سکتا ہے، اور حدوث قدیم کو کیسے احاطہ کر سکتا ہے، حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نی بینی کہ شاہے چوں پیر
نیافت و فقر کل تو رنج کم برا
(یعنی ذوال بشری)

مکتوب ۴

بنام خواجہ اثر کابلی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وہ قرب چاہتے ہیں، جو بعد نما ہو اور ایسا وصل

چاہتے ہیں، جو ہجر نما ہو،

مکتوب ۵

بنام حافظ محمود

سالک مبتدی ہو یا منتہی، لیکن احوال کی تلویحات سے چارہ نہیں ہے۔

مکتوب ۶

بنام ملا محمد صدیق

فائدے کے کاموں میں مشغول رہنا، اور لایعنی باتوں سے بچنا، حسن اسلام کا نشان ہے

مکتوب ۷

بنام جمال الدین جین بدشی

اول عقائد اہلسنت والجماعت کے موافق کرنا چاہئے، دوسرے عمل موافق فقہ کرنا

چاہئے، تیسرے صوفیائے کبار کے طریقہ کے موافق سلوک اختیار کرنا چاہئے،

مکتوب ۱۷۱

بنام مرزا مظفر

احسان سب کے ساتھ کرنا اچھا ہے، لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،

مکتوب ۱۷۲

بنام میر عبد اللہ

جوانی کی عمر کو غنیمت جان کر اتباع سنت اور یاد خدا میں صرف کرنا چاہئے، اور یہ

قیمتی وقت ہیودہ باتوں میں صرف نہ ہونا چاہئے،

مکتوب ۱۷۳

بنام ابوالقاسم

عزیز میرے، تم نے پیروں کے نام تحقیق کے طور پر دریافت کئے ہیں، جو مولانا خواجہ

اینگلی رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان گزرے ہیں، ہم کو جو کچھ خواجہ بانی با

رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہے، یہ ہے، کہ دو بزرگ ہیں، جن میں سے ایک حضرت مولانا خواجہ

اینگلی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار یعنی حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے

مولانا محمد زاہد ہیں رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا محمد درویش کے مامون ہیں،

مکتوب ۱۸۱

بنام محمد صادق

۳۳ جس قدر کماں زیادہ ہوگا، بقین زیادہ ہوگا، اور جس قدر بقین زیادہ ہوگا، کمال زیادہ

ہوگا،

مکتوب ۱۸۲

بنام ملا صالح کولادی

خطرات کا آنا کمال ایمان ہے،

آگاہی، مبتدیوں کو خطرات کا آنا نقصان دہ ہے، اور نستی کو خطرات سے کچھ نقصان

نہیں پہونچتا، اسی واسطے صحابہ کے خطرات کمال ایمان کی دلیل ہے،

مکتوب ۱۸۳

بنام ملا معصوم کابلی

دنیا و مافیہا اس لائق نہیں کہ قیمتی عمر خرچ کر کے اسکو حاصل کریں، اگر موت سے پہلے

کچھ کام کر لیا جائے، تو بہتر ہے، ورنہ خرابی و درخوابی ہے، باطنی سبق کو عزیز جاننا چاہئے،

مکتوب ۱۸۴

بنام قلیچ اللہ

اے عزیز جو بات کل قیامت میں کام آوے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تابعداری ہے، اور جو احوال مواجید، علوم و معارف اشارات و رموز اگر اس متابعت کے موافق ہوں تو بہتر ہے، اور رہے قیمت، ورنہ سوائے خرابی و استدراج کے کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ سنت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی متابعت نصیب کرے،

مکتوب ۱۸۵

بنام منصور عرب

جو کچھ آپ پر اور ہم پر لازم ہے، وہ یہ ہے کہ دل کو ماسوائے حق کی گرفتاری سے سلامت رکھیں،

مکتوب ۱۸۶

بنام عبدالرحمن

فقیر کے نزدیک ہر بدعت بدعتِ سیئہ ہے، بدعتِ حسن میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے،

مکتوب ۱۸۷

بنام محمد اشرف کابلی

جو رابطہ بلا تکلف ہے وہ پیرومرد کی مناسبت کے کامل ہونے کی علامت ہے جو

افادہ و استفادہ کا سبب ہے، اور وصول الی الدرک کے لئے رابطہ سے زیادہ اقرب کوئی طریق نہیں ہے، دیکھیں کس دولت مند کو اس سہادت سے مشرف کرتے ہیں، خواجہ احرار قدس سرہ منسٹر تے ہیں، ع

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

بہتر کنہا، اعتبار نفع کے سے

مکتوب ۱۸۸

بنام محمد صدیق بر خشی

مرتبہ قلب میں بعض لطائف کا پوشیدہ رہنا، ان لطائف پر ہی موقوف ہے جن کا متغیر
قلب کے زمانہ لطائف پر جو قلب کے ماحول متحقق ہیں،

مکتوب ۱۸۹

بنام شرف الدین حسین بر خشی

فقر کی یاد باعث افادہ استفادہ ہے، اسے فرزند دنیا کینسی کی تروتازگی پر فریضہ نہ
ہونا چاہئے، اور اس کے بے فائدہ شان و شوکت پر مفتوں نہ ہونا چاہئے کہ یہ بے مقدار
اور بے اعتبار ہے۔ باطنی سبق کو نعت حق جا کر مشغول رہیں،

مکتوب ۱۹۰

بنام میر محمد نعمان

سب بنی آدم کی سعادت خلاصی، اور نجات اپنے مولا کی یاد میں ہے، جہاں تک
ہو سکے، سب وقت کو یاد مولا میں صرف کرنا چاہئے، اور ایک سخط بھی غفلت نہ کرنا چاہئے،
اور اگر پیر کی صورت بے تکلف وقت ذکر کے ظاہر ہو تو اسکو بھی قلب کی طرف بجاتا چاہئے، پیر
شخص ہے جس سے تو خدا پاک کی طرف پہنچنے کا رستہ سیکھے، اور اس رستہ میں تو اس سے
مدد و اعانت حاصل کرے،

مکتوب ۱۹۱

بنام خانخانان

ہمیشہ کی سعادت اور دائمی نجات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر منحصر ہے
ہزار ہا سال تک مجاہدہ اور ریاضت شدیدہ کیجائیں، لیکن وہ ان بزرگواروں کے موافق نہوں،
جو کے برابر اسکی قیمت نہیں ہے، اور دوپہر کا سونا قبول نہ جو سراسر غفلت ہے، اس کے مقابلہ میں
سب ریاضتیں، بیچ ہیں، بلکہ سب ریاضتیں خلاف سنت مثل سراب کے ہیں،

مکتوب ۱۹۲

بنام شیخ بدیع الدین

میں ایسے مقام میں پہنچا، جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالا تر ہے،
یہ ترقی جزئی ہے نہ کلی، اور فضیلت جزئی سے کلی فضیلت حاصل نہیں ہوتی، اور اس مقام میں
سیر واقع ہوئی، نہ قیام، علاوہ اس کے بزرگوں نے تجویز فرمایا ہے، کہ جزئیات میں سے کسی جزئی
میں نبی کے سوا کسی اور کو نبی پر فضیلت ثابت ہو جائے، تو کچھ ڈنہیں، بلکہ ایسا ہونا واقعہ ہی
جیسے شہدائے بارے میں ایسی ایسی زیادتیاں واقع ہوئی ہیں، کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
میں نہیں ہیں، لیکن باوجود اس کے کلی فضیلت نبی کے لئے ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس سلسلہ
سے اگر نبی کے سوا غیر کی سیران جزئی کمالات میں واقع ہو جائے، اور اپنے آپ کو اس بلند تر
مقام میں معلوم کرے، تو جائز ہے،

۲ گامی یہ مضمون ترقی سیرائیا، سلوک کے حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ

نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھی تھا، اس پر کسی نے بطریق استفسار و عنبر
 آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے اس کا مفصل جواب دیا ہے میں نے مختصراً مجھ جواب لکھ دیا
 ہے، جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت خلق اور رہنمائی خلق کے لئے عالمی عالی مقام کمالات نبوت
 وحقیقت محمدی و ذات و صفات سے آگاہ فرمایا، تو اس مقام کی سیر بھی اٹھا فرمائی، تو کیسے
 اور اعتراض کی بات ہے، اعتراض جب ہو سکتا تھا کہ آپ فرماتے کہ میرا مقام حضرت صدیق
 رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، آپ تو اس مقام کی سیر فرماتے ہیں، نہ کہ اپنا مقام، مثلاً
 کسی بادشاہ کے محل اور تخت گاہ میں کوئی فراش پہنچ جائے، اور وہ سب کچھ چیز دیکھے تو اس
 فراش کے محل میں جانے یا دیکھنے سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس فراش کا مرتبہ بھی مثل بادشاہ کے
 ہو گیا ہے (اور اس کے متعلق خود شیخ کا جواب مکتوب نمبر ۲۰۶ میں دیکھو)

مکتوب ۱۹

بنام شیخ فرید

عقائد اور عمل علماء اہل سنت و الجماعت کے موافق چاہئے کہ وہ علوم نبوی علیہ الصلوٰۃ
 والسلام سے اخذ کیا گیا ہے، حضرت خواجہ عبد اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ اگر تمام
 احوال و مواجید ہمیں دیدیں، اور حقیقت کو اہل سنت و الجماعت کے عقائد کیسا آراستہ نہ کریں
 تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے، جہاں تک ہو سکے احکام شریعت کے اجرا میں کوشاں
 رہیں، ہزار ہا عبادتوں سے بہتر ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحاب کو فنی طب
 کر کے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں موجود ہو کہ اگر ادا و نواہی میں سے دسویں حصہ کو ترک کر دو تو
 ہلاک ہو جاؤ، اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے، کہ ادا و نواہی میں سے دسویں حصہ کو
 بجالائیں گے، تو فحشاء پائیں گے، اب یہ وقت وہی وقت ہی، اور یہ آدمی وہی آدمی ہیں،

مکتوب ۱۹۴

بنام صدر جہان

دین کے احکام کا اجرا اور کفر کے مٹانے میں کوشش کریں، خدا جزا دے گا، اور
عالم حقانی کے انتخاب میں جلدی کریں، کیونکہ بھلائی اور بُرائی دونوں عالم کے وجود پر وابستہ ہے
اگر عالم عالم حقانی ہے، تو خلق میں خیر پیدا ہوگی ورنہ اس کے خلاف،

مکتوب ۱۹۵

بنام صدر جہان

جب بادشاہ اور روسا اور وزراء دین کے پھیلانے اور سنتِ نبویؐ کے اجرا میں کوشش
نہ کریں، تو عام لوگ کیا کریں گے،
آئندہ ازمن گم شدہ گرازیلماں گم شد
ہم سیلمان ہم پری ہم اہرن بگریتے

مکتوب ۱۹۶

بنام منصور عرب

یہ راستہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں، اسات قدم ہے، دو عالم خلق کے اور پانچ
عالم امر کے، بعض نے جو دو قدم کہا ہے اس سے ان کی مراد اختصار ہے، ایک عالم خلق اور ایک
عالم امر، سالک ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم پر اپنے سے دور اور حق سے قریب
ہوتا جاتا ہے، اس کے بعد فنا و بقا سے مشرف ہوتا ہے،

مکتوب ۱۹

بنام محمود

سماوت مند و پختہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہو گیا، اور حق تعالیٰ کی محبت گرمی سے گرم ہو گیا، دنیا کی محبت تو مگن ہول کی جڑ ہے، اور اس کا ترک کرنے تمام عبادتوں کا سر دار ہے۔

مکتوب ۱۸

بنام نغمہ بان

دنیا داروں سے فقرا کو محبت موزا مشکل ہے، کیونکہ اگر فقرا اپنے حُسن خلق سے کسی دنیا کو سفار شایا نصیحت کچھ لکھتے ہیں، تو دنیا دار اس کو اپنی بد خلقی سے فقرا کو طامع اور حاجت مند خیال کر کے خسارت میں پرتے ہیں، اور اگر استغنیٰ اور پرواہی سے کہ جو فقرا کو چاہئے، پیش آتے ہیں، تو اس کو بد خلقی اور تکبر جانتے ہیں۔

مکتوب ۱۷

بنام ملا محمد امین کابلی

تھامی ترقی اور درو پیدا کرنے کے لئے مولانا محمد صدیق کو بھیجا گیا ہے تاکہ آپ کو ذکر حق میں مشغول کریں،

مکتوب ۱۶

بنام ملا سیکسی اصفہانی

بعض لوگ بلا رہبر کے مطلوب تک پہنچنے میں، ان میں سے جو اجنبیا اور صفت مرا

میں حصہ رکھتے تھے، وہ کامیاب ہوئے، اور حق تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی، اور جو لوگ صفت مرادیت اور اجنباء میں حصہ نہ رکھتے تھے، وہ مطلب تک نہ پہنچے، انفس شیطان نے ان کو دعوے دیئے،

مکتوب ۲۰۱

بنام کوچک بیگ حمای

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے بائیں ہیں، بلکہ اس نقطہ کے نقطہ میں ہیں،

مکتوب ۲۰۲

بنام مرزا فتح اللہ خان

جو شخص اپنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر جانتے، اس کا حال دو امر کو خالی نہیں، یا تو زندگی ہے یا جاہل ہے، جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے نفیس جانے، وہ اگر وہ اہل سنت و الجماعت سے نکل جاتا ہے، پھر اس شخص کا کیا حال ہو جو اپنے آپ کو افضل جانے، اور اس گروہ میں یہ بات مقرر ہے، کہ اگر کوئی سالک اپنے آپ کو خیر سے بہتر جانے، تو وہ ان بزرگواروں کے کمالات سے محروم ہے،

مکتوب ۲۰۳

بنام ملا حسینی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ چند فرشتے ایسے ہیں، جو ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جس جگہ ذکر کرنے والوں کو پاتے ہیں، تو وہ اور فرشتوں کو ذکر سننے کے لئے پکار

ہیں، اور پھر نجد ذکر سننے کے جناب باری میں حاضر ہوتے ہیں یہ حدیث شریف ہے مضمون کی
ہے، خلاصہ یہ کہ خدا ذکر سننے والوں کو اور جو راستہ چہتے کھڑے موبتے ہیں ان کو بھی بخش دیتا ہے
اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے دوستوں کو بد بخت نہیں کرتا،

مکتوب ۲۰۴

بنام میر محمد نعمان بخشی

جناب میر محمد نعمان اہل خسران کی بدیشان باتوں سے رنجیدہ نہوں، قُلْ كُلٌّ عِندَ اللَّهِ
ہر ایک اپنی طرز پر کام کرتا ہے، دروغ گو کبھی فروغ نہیں پاتا،

مکتوب ۲۰۵

بنام محمد اشرف کابلی

اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے کیونکہ
اصلی مقصود اور صدیقین کی دلی آرزو یہی ہے،

مکتوب ۲۰۶

بنام ملا عبد القدوس مرقدی

آدمی کو چرب اور لذیذ کھانوں کے لئے اور نفیس و عجیب کپڑوں کے پہننے کے لئے دنیا
میں نہیں لائے ہیں، اور عیش و عشرت کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا ہے، بلکہ انسان کے پیدا
کرنے سے مقصود اسکی ذلت انکسار، عجز، محتاجی ہے، جو بندگی کی حقیقت ہے لیکن انکسار و ذلت

وغیرہ شریعت کی تحت میں ہو، نہ غیر مذاہب کے مجاہدہ اور ریاضتین، جو نامقبول ہیں،

مکتوب ۲۰

بنام مرزا حسام الدین احمد

قرب جیسی بڑا اثر رکھتی ہے یعنی صحبت مرد کامل، اسی واسطے صحابہؓ کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ

سکتا،

مکتوب ۲۰۸

بنام میان محمد صادق

سالک کبھی اپنے کو انبیاء علیہم السلام کے مقام میں دیکھتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مبداء انبیاء علیہم السلام اسماء صفات ہے، اور ترقی ان کی بہت بالاتر ہے، ان کے مقام ترقی تک سالک نہیں پہنچ سکتا، اسی مقام کو انتہا سمجھ کر یہ جانتا ہے، کہ مجھ کو ترقی مقام حضرات انبیاء علیہم السلام تک ہو گئی، اور ولی کو ترقی بطور ظل کی وہاں ہوتی ہے، اور وہ اصل سمجھ جاتا ہے، ورنہ حقیقۃً حضرات انبیاء علیہم السلام کا مقام ترقی بہت بالاتر ہے، جب کوئی ولی صحابہؓ کی ولایت کو حقیقۃً حاصل نہیں کر سکتا، تو مقام حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ کثرت عشق و محبت خدا میں عروج ہوتا ہے، اور وہ عشق حق بلندی پر پہنچ جاتا، لیکن نزول میں وہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہ جاتا ہے،

مکتوب ۲۰۹

بنام محمد عثمان بدخشی

حقیقت انسان تعین اسماء الہی ہے، اور تعین انسانی امکانی اس تعین اسماء الہی کا ظل ہے

اور وہ اسم الہی اس انسان کا رہے، اور انسان کے وجود ورتوان وجود کے فیوض کا مہد ہے۔
 اکثر اولیاءِ ظلِ اسمائے مشرف ہیں، بہت کم اولیا ایسے ہیں، جو ظل سے ترقی کر کے اسمائے تک پہنچے
 ہیں، اور اسی لحاظ ترقی سے اولیا، پراولیا کو فضیلت ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام
 عالم خلق اور عالم امر سے مرکب ہیں، حضور کے عالم خلق کی پرورش کرنے والا شانِ انعم ہے، اور ظلم
 امر کی تربیت کرنے والی حقیقت اسم ہے، حقیقت محمدی شانِ انعم سے مراد ہے، اور حقیقت احمدی
 معنی اور کنایہ ہے، حضور کی نبوت قبل وجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت حقیقت احمدی
 کے تھی جس کا خلق عالم امر سے ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ خلق عالم امر سے زیادہ کھتے
 ہیں، اسی واسطے حضور کی تشریف آوری کی خوش خبری اسم احمد کے ساتھ دی ہے، اس جہان میں
 حضور کی عنصری پیدائش کو حضور کی ملکی پیدائش پر غالب کیا ہے، تاکہ مخلوقات کے ساتھ حق
 بشریت زیادہ غالب ہے، وہ حضور سے بوجہ مناسب بشری زیادہ فائدہ حاصل کریں، اسی واسطے اللہ
 تعالیٰ نے حضور کو اپنی صفات بشری کے اظہار کی تاکید فرمائی ہے، قُلْ اِنَّمَا اَنْبِئْتُكُمْ بِوَحْيِ
 وجود عنصری سے رحلتِ فانی کے بعد حضور کی صفات بشری سے صفات ملکی غالب ہو گئیں اور
 مناسبت بشری کم ہو گئی، اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہو گیا، اسی واسطے بعض
 اصحاب کرام فرماتے ہیں، کہ ہم حضور کے دفنانے سے فارغ نہ ہوئے تھے، کہ ہم نے اپنے دلوں
 میں تفاوت پایا، اب حضور کے لطائف عالم امر نے لطائف عالم خلق کو اپنے رنگ میں بزمگ کر لیا
 اور حقیقت محمدی حقیقت احمدی سے ملتی ہو گئی، اس جگہ حقیقت محمدی و حقیقت احمدی عالم خلق و
 عالم امر سے مراد تین امکانات ہیں، نہ تعین و جوبی تعین امکانات تین و جوبی کا نکل ہے،
 (گماھی) تعین و جوبی اسماء و صفات حضرت حق تعالیٰ سے مراد ہے، اور تین امکانات عالم
 خلق اور ظل اسماء و صفات بادی سے اور ہے حضور کی ذات پر لفظ خلق کا وارو ہو چکا ہے، اور

ذات اور اسماء و صفات خدا لفظ خلق سے پاک اور ہر حدوث سے منزہ و مبرا ہے، باین وجہ الحاق حقیقت محمدی و حقیقت احمدی کا ہونا ممکن ہے، لیکن ذات و صفات حق سے الحاق ناممکن اُمّی محال ہے، کیونکہ قدیم اور حادث جمع نہیں ہو سکتے، حقیقت محمدی کے مراد کلمات جبر الہی سے ہے، اور حقیقت احمدی سے مراد حضور کی روح اقدس سے ہے،

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی پیروی کریں گے، اور دین محمدی کو تقویت دیں گے، گذشتہ شریعتوں کا بھی یہی حال تھا، کہ پیغمبران الوالعزم کے رحلت فرمانے کے بعد قریب ہزار سال تک امتیاء کرام اور رسل عظام مبعوث ہوتے تھے، جو پیغمبران الوالعزم کی شریعت کو تقویت دیتے تھے، اور ان کے کلمہ کو بلند کرتے تھے، اور جب پیغمبران الوالعزم کا دور ختم ہو جاتا تھا، تو دوسرا پیغمبر الوالعزم مبعوث ہو جاتا تھا، اور اپنی نئی شریعت ظاہر کرتا تھا، اور چونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الرسل ہیں، اور آپ کی شریعت نسخ اُ تبدیل سے محفوظ ہے، اسلئے حضور کی امت کے علماء کو بجائے انبیاء علیہم السلام کے قرار دیکر شریعت کی تائید اور تقویت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہی، بلکہ ایک پیغمبر الوالعزم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور کا تابعدار بنا کر حضور کی شریعت کو ترقی عطا فرمائی ہے،

اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضور کی رحلت فرمائیکے ہزار سال بعد جو اولیا ہوں گے، اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن اکمل ہوں گے، تاکہ شریعت کی اتباع اور تقویت پوری طور سے کر سکیں، اس الف ثانی کے اولیا، کے کمالات اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مانند ہوں گے اگرچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بزرگی اور فضیلت حضرات اصحاب کرام کے لئے ہے، لیکن یہ مناسبتیں کہ کہاں مشابہت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دیکیں،

حضور نے ارشاد فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ اول زمانہ کے لوگ اچھے ہوں، یا آخر زمانہ کے،

(آگاہی) - صحابہؓ اور تابعینؓ کی بزرگی حضورؐ نے فرمادی ہے لیکن اس کے بعد کسی امام طریقت کو کسی دوسرے امام یا اور اولیاء متقدمین یا متاخرین پر تقدم و تاخر کرنا اشیءِ دینی بنانا انصاف اور عقل سے بعید ہے خدا کے علم میں نہ معلوم کون افضل ہے اور کون کمتر، پھر محمدؐ خدا کے گھر کا فیصلہ کرنے والے کون، اگر کوئی فیصلہ کرے بھی تو سو اسے کذب کے کیا کہا جائیگا، ہاں حضرت محمدؐ کی زمانہ آخر میں آویں گے، اور وہ بالحق اولیاء سے افضل ہیں لیکن اصحابؓ کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے، اگر اسکی نسبت گفتگو کرنا فضول ہے، کعبہ ربانی کی حقیقت، حقیقت محمدی کی مسودہ ہے، کعبہ ربانی کی حقیقت بعینہ حقیقت احمدی ہے کہ حقیقت محمدی حقیقت احمدی کا ظل ہے، کعبۃ اللہ بعض اولیاء اللہ کے لئے آتا ہے، اور برکات حاصل کرتا ہے، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں،)

(آگاہی) - خانہ کعبہ میں تعالیٰ ذات کا طور ہے، اور قلب انسان میں ذاتِ حق کا طور ہے، حضرات انبیاء، الٰہ العزیم علیہم السلام کی فضیلت جو میں نے ایک کی دوسرے پر دی ہے، وہ کشفاً دی ہے، اور چونکہ ان کے افضل و کمترمونیکی بابت کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، اس لئے میں استغفار کرتا ہوں،)

پیری مریدی کی دوکان کھولنا مقصود نہیں، بلکہ رضائے حق مقصود ہے، پیر کو چاہئے کہ مریدوں کی نگاہ میں ہر وقت غلاماں رہ کر بے وقار نہ بنائے،

مکتوب ۲۱

بنام ملا سکیبی اصفہانی

آپ نے لکھا کہ اس حکایت کا اصل معاملہ کیا ہے جو نفحات میں ابن السکینہ قدس سرہ کے

مرید کی نسبت مذکور ہے، کہ ایک دن دریائے دجلہ پر غسل کے لئے غوطہ لگایا، اور سر دریا سے نیل میں جانکلا، اور مصر میں چلا گیا، اور وہاں شادی کی اور اس عورت سے بیٹے پیدا ہوئے اور سات سال تک مصر میں مقیم رہا، اتفاقاً پھر ایک دن غسل کے لئے دریائے نیل میں غوطہ لگایا، تو سر دریا سے دجلہ میں جانکلا، دیکھا کہ اس کے کپڑے جو دریائے دجلہ کے کنارے پر رکھے تھے، بدستور موجود ہیں، ان کپڑوں کو پہنکر گھر آیا، تو اس کی اہلیہ نے کہا جو کھانا آپ نے مہمانوں کے لئے پکویا جو تیار ہے، جواب میرے مخدوم اس حکایت کا اشکال اس وجہ سے نہیں ہے، کہ برسوں کا کام ایک گھڑی میں کیسے میسر ہو گیا، اس قسم کے معاملات بہت سے واقع ہوتے ہیں، حضرت سیدنا خاتیت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عروج کے مرتبے طے کرنے اور وصول کی منزلیں قطع کرنے کے بعد جو کئی ہزار برسوں میں طے ہو سکیں، جب اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ بستر خواب ابھی گرم ہے، اور لوٹے میں پانی و فھوکا ابھی تک ہل رہا ہے اسکی وجہ وہی بات ہے، جو اس حکایت کے نقل کرنے کے بعد نفحات میں مذکور ہے،

یہ بات بسط زمان کی قسم سے ہے، فقیر کے نزدیک یہ حالت بیداری کی نہیں ہے، بلکہ خواب کی قسم سے تھا گاھی یا رشا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بالکل درست ہے، یہ حالت مجھ ہدایت ملی پر گزری ہے، ایک شب تھوڑے عرصہ میں بحالت خواب میں نے دیکھا کہ حضرت مرزا بانجوان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں پکڑ کر سات دن سات رات برابر مجھ کو توجہ دی، اور آفتاب برابر سات روز تک طلوع اور غروب وقت معینہ پر بارہ گھنٹہ کے بعد ہوتا رہا، حقیقت حال کو اللہ ہی خوب جانتا ہے،

میرے مخدوم زندگی چند روزہ ہے، اور بہت گئی تھوڑی رہی، اس تھوڑی کو یا وضو میں صرف کریں، عالم آخرت کی دائمی راحت و تکلیف ہے، روز قیامت قریب ہے، کس منہ سے

خدا کے سامنے جائیں گے، اور کیا حیلہ پیش کریں گے۔

آگاہی۔ یہ حالات اس قسم کے ہیں جو ہر شخص بد حال نہیں سمجھ سکتا، اور یہ اللہ کو جیسے ارض و طے لسانی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، ایسے ہی طے زمین بھی ہوتا ہے، اس کی مثال عام مومنین کے لئے حالت خواب ہے، کہ تھوڑے سے عرصہ خواب میں سفر حرمین شریفین اور زیارت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوتے ہیں،

مکتوب ۲۱۱

بنام یاد محمد قدیم

کسی کا سوال ہے، کہ مولوی علیہ الرحمۃ نے جو کہا ہے کہ وہ نازنین جو میرے نفل میں تھا وہ حق تعالیٰ تھا، آیا اس قسم کی باتیں کہنا جائز ہیں، جواب جاننا چاہئے، کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں بہت سی واقع ہوئی ہیں، اور زبان پر آتی ہیں، اس قسم کا معاملہ تجلی صوری کا ہے، کہ سالک کیوانہ اس کو عین سمجھ کر تسکین پاتا ہے، اور خواجہ یوسف ہمدانی نے فرمایا ہے کہ ایسی باتوں سے راہ سوار کے بچوں کی پرورش کرتے ہیں،

مکتوب ۲۱۲

بنام محمد صدیق بخشی

صاحب تصرف پیرمید کی استدعا سے زیادہ پہونچا سکتا ہے، لطیفہ اخفی اگرچہ لطیفہ لطف ہے لیکن تعلق اس کا ممکنات سے ہے، اس لئے اس میں نفس اپنی مثل اس کو سمجھتا ہے، اور حق تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عبادت کرنا داخل بے ادبی ہے،



مکتوب ۲۱۳

بنام شیخ فرید

میان شیخ فرید صاحب فقیر آپ کے احسان کا بدلہ کس احسان سے ادا کرے، آپ کی محبت اور احسان مجبور کرتے ہیں، کہ کچھ نصیحت کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھوں،

مکتوب ۲۱۴

بنام خانخانان

اندر تقاضے نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنایا ہے، وہ شخص بڑا بد نصیب ہے، کہ جو بیج کو ضائع کر دے، اور ایک دانہ سے سات سو دانہ نہ بنائے، اور اس دن کے لئے کہ بھائی بھائی سے بھاگتا اور مان بیٹے کی خبر نہ لے گی، ایسے شخص کو خسارہ اور ندامت حاصل ہونے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا، اور نیک بخت وہ ہے، جو عمر کو غفیت جانکر یا د خدا میں صرف کرے، کفار کو عذاب ہمیشہ کا ہے، اور وہ شخص جو تمام احکام شرعیہ کو اپنی عقل کے مطابق کرنا چاہے اور عقلی دلائل کے برابر کرنا چاہے، وہ نشان نبوت کا منکر ہے، اس کے ساتھ کلام کرنا بے وقوفی ہے،

مکتوب ۲۱۵

بنام مرزا داراب

اے فرزند دنیا دار اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار رہیں، اور ابتلائے عظیم میں مبتلا ہیں، کیونکہ دنیا بغوض حق ہے، مردار ہے، اور ان کی نظروں میں آراستہ و پیراستہ ظاہر کیا ہے

جیسے زہر کو شکر میں ملا دیں، اس کی بُرائی حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے خوب ظاہر ہو چکی ہے، اس پر بھی اس کو کوئی دوست رکھے تو وہ بہت بڑا حقیق اور نادان غفلت کی روئی کا نول سے نکالو ورنہ بروزِ حشر سوائے حسرت و افسوسِ ندامت کے کچھ ہاتھ نہ رہے گا۔

مکتوب ۲۱۶

بنام مرزا حامد الدین احمد

عام لوگوں کی نظر خوارقِ عادات پر لگی ہوئی ہے، ولایتِ فنا و بقا سے مراد ہے، خوارق اور کشفِ خواہ کسی سے زیادہ ظاہر ہوں یا کم، یہ نہیں ہے کہ جس سے زیادہ کرامت ظاہر ہوں اس کی ولایت قوی ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض سے کرامتیں کم ظاہر ہوتی ہیں اور ولایت اکمل ہوتی ہے، خوارقِ عادات اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہیں، کہ عروج میں علی ہوا و نزول اس کو کم ہو، حضرت شیخ فخر الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ اور اولیاء اللہ سے ایسی نہیں ہوئیں، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو عروجِ نہایت درجہ کا ہے، اور نزولِ لطیفہ روح تک ہوا ہے، جو عالمِ اسباب سے بالاتر ہے، حضرت حن بصری اور حبیبِ عجمی ایک دریا کے اوپر پہنچے اور دونوں کا مقصد دریا کے پار جانا تھا، حبیبِ عجمی بلا اسباب یعنی بلا کشتی پانی پر چلے گئے، اور حن بصری کشتی کے منتظر رہے، اور حبیبِ عجمی کو فرمایا برو کہ تو علمِ تدریسی، حالانکہ حضرت حن بصری حبیبِ عجمی سے افضل ہیں، پورا نزول نہ ہونے سے صرف لگاؤِ سیب پر رہتی ہے، اور اسباب پر نہیں ہوتی، اور خدا اس کے ارادہ کے موافق اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عِبْدِي نَبِيٌّ مِّشِّ آتا ہے، اور جو کمالِ نزول میں آجاتے ہیں، ان کا معاملہ سب کے اسباب سے زیادہ تعلق رکھتا ہے، بعض اولیاء کو ان کی کرامت سے خود خبر نہیں ہوتی، اور حن

تعالیٰ ان کی مثالیہ صورتوں کو متعدد مکانون میں دو دروازہ مقاموں پر ظاہر کر کے اون صورتوں سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور میں لاتے ہیں، کہ عقل حیران ہے، لیکن خود کو اطلاع نہیں ہوتی،

مکتوب ۲۱

بنام ملا طاہر بدخشی

باطنی نسبت جقدر جہالت کی طرف جائے، اسی قدر زیبا ہے، اور جقدر حیرت تک پہنچے، اسی قدر بہتر ہے، کیونکہ کمشوفات اسماء و صفات درمیانی راستہ میں ہیں، کشف الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے، جو بات قابل اعتبار اور لائق قبول ہے، وہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو کشف و الہام اس کسوٹی قرآن و حدیث پر کھرا ہے، وہ کھرا ہے، اور جو کھوٹا ہے، وہ کھوٹا ہے،

مکتوب ۲۸

بنام ملا دادود

باطنی سبق میں مشغول رہیں، اور طریقہ حضرات خواجگان پر منتقل رہیں، اور پیر کے آداب کو مدنظر رکھیں، اور ان بزرگواروں کی رضا مندی کو خدا کی رضا مندی کا وسیلہ بنائیں،

مکتوب ۲۹

بنام مرزا ایرج

آدمی کو جو امراض اس کے اعضا میں پیدا ہوتے ہیں، اس کے دور کرنے میں کوشش کرتا ہے، اور جو امراض قلبی لاشعری ہیں، ان کا علاج نہیں کرتا، حالانکہ امراض قلبی اس کی راحت

ابدی کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں، اسی طرح عقل معاد امراض جسمانی کو کچھ نہیں سمجھتی، عقل معاش کی نظر کوتاہ ہے، اور عقل معاد کی نظر تیز ہے، عقل معاد حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب، اور عقل معاش دنیا داروں کے نصیب، عموماً ہری مرض میں قویٰ اور اعضا کی کمزوری ہے، اور مرض باطنی میں یقین کی اور ایمان کی کمی ہے،

مکتوب ۲۲

بنام شیخ محمد بنگالی

اس غیب انیب یعنی سلوک کا راستہ اذہا دھن ہے، اس میں سالکوں کے قدم بہت ہستے ہیں، آپ اعتقادات اور عملیات میں احکام شریعت کو تذکرہ رکھیں، فقیر کی بھی یہی نصیحت ہے، اس میں غفلت نہ ہونا چاہئے، کبھی سالک اپنے کو دوسروں سے بلند جگہ پر پاتا ہے، یہاں تک کہ کبھی انبیاء علیہم السلام سے بھی زیادہ عروج میں پاتا ہے، حالانکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بزرگی بالاجماع ثابت ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جو مجدد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اسماء و صفات میں سالک اول کو دیکھتا ہے، اور ان کے عروج جو پاک ذات تک بلا پردہ صفات ہیں، ان کو نہیں دیکھتا، اور اسی طرح اولیا متقدمین جو خلق میں مانے ہوئے ہیں، اور یہی اس کے کشف کے خلاف اس سے افضل ہوتے ہیں، اسی طرح بعض اولیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کو بلا واسطہ بزرگی کبریٰ میں تقرب حق حاصل ہوا ہے، یہ بھی غلطی کشف ہے،

ایک روز ایک بزرگ کے مزار پر گذر ہوا اور ایک معاملہ میں اولیٰ کی روح کو مددگار بنایا، اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کی حقیقت کو منکشف کر دیا،
اگّاھی۔ بزرگ کبریٰ سے مراد حقیقت محمدی ہے،

مکتوب ۲۱

بنام سید حسین مائیک پوری

طریقہ نقشبندیہ کے سرعطقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، جن کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد از انبیاء ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انھوں کی بزرگی بوجہ قوت ایمانی و نسبت باحق تعالیٰ ہے، لہذا یہ بزرگ اپنی نسبت طریقہ نقشبندیہ کو اوروں کے مقابلہ میں ترجیح دیتے ہیں، اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں، کہ ہم نہایت کو ابتدا میں درج کرتے ہیں، خلوت و راجح سے یہ مرا ہے، کہ کل خیالات کو دل سے دور کیا جائے، اور راجح میں دل خدا کے ساتھ رہے، اور اس طریق میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے، اور سیر کی ابتداء عالم احمر سے ہے، اور دوسرے طریقوں میں عالم خلق سے ہے، اور یہاں عالم خلق کی سیر خود بخود طے ہو جاتی ہے، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے، کہ ہمارا طریق سب طریقوں سے اقرب ہے، اور فرمایا ہے، کہ حق تعالیٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے، جو بیشک موصول ہے، اور آپ کی یہ التجا قبول ہو گئی ہے، رشتات میں خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے منقول ہے، کہ یہ طریقہ کیونکہ اقرب اور موصول نہ ہو، جب کہ انتہا کی ابتدا میں درج ہے، وہ شخص بہت ہی بد نصیب ہو، جو اس طریقہ میں داخل نہ ہو، اور استقامت اختیار نہ کرے، اور بے نصیب چلا جائے، اس طریقہ کے بزرگواروں نے احوال و مواجید کو شریعت کے تابع کیا ہے، احکام شریعہ کے قیمتی موتیوں کو بچوں کی طرح چھڑ و حال کے جوڑ و مویر کے عوض ہاتھ سے نہیں دیا ہے، سماع و قص کو پسند نہیں کرتے ہیں، فکر و جہر کی طرف توجہ نہیں کرتے، یہ بزرگوار جبے نسب کے عطا کرنے پر قادر ہیں، ویسے ہی نسب کے سلب کرنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں، اور اس طریقہ میں زیادہ تر فائدہ اور استفادہ خاموشی

میں ہے، ان بزرگوں نے فرمایا ہے جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہ اٹھایا، وہ بت کر کے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور بزرگوں کی توجہ ابتدائی سے حدیث پتھرہ کی طرف ہے، درجہ و صفت سے سوائے ذات کے کچھ نہیں چاہتے، اور معلوم ہو کہ اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق خاموشی اور گونگنا ہونا لازمی ہے، اَمِنْ عَرَفَتْ اَللّٰهُ حَلَّ لِسَانُہٗ۔

مکتوب ۱۲۲

بنام محمد شرف کابلی

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مرید صادق وہ ہے، کہ جس کے بائیں ہاتھ کا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے، اور یہ فقیر پر تقصیر (حضرت مجدد الف ثانیؒ) ذوق و وجدان سے اپنے حق میں معلوم کرتا ہے، کہ تب ہمیں معلوم نہیں کہ بیس سال کی مدت میں کوئی ایسی نیکی پائے، جو اس کے اعمال میں درج کرے، خداوند جانتا ہے، کہ فقیر اس بات کو بناوٹ اور خلعت سے نہیں کہتا، اور نیز از روئے ذوق کے معلوم کرتا ہے، کہ کا فر فرنگ اس سے کئے دے بہتر ہے، اور اگر اس کا باعث پوچھیں، تو فقیر جواب سے عاجز نہیں ہے، اور نیز ذوق کے طریق پر آپ کو برائیوں کا احاطہ کئے ہوئے جانتا ہے، اور جو نیکیاں کہ سرزد ہوتی ہیں، ان کو اپنے کاتبِ شمال کو لکھنے کا زیادہ مستحق پاتا ہے، اور معلوم کرتا ہے کہ میرا کاتب شمال ہمیشہ اپنے کام میں (بایان ہاتھ) ہے، اور کاتبِ مینِ معطل دیکھا رہے، رحمت کے سوا اسے کوئی امید نہیں، اور مغفرت کے سوا کوئی وسیلہ نہیں جانتا،

مکتوب ۲۲۳

جمال الدین حسین کو لاوی

خواجہ جمال الدین حسین تم نے کچھ عرصہ سوا پنہاں سوا اطلاع نہیں دی، جلد جلد اطلاع دینا چاہئے،
مرید کو چاہئے کہ پیر سے اپنا حال وقتاً فوقتاً گستا رہے،

مکتوب ۲۲۴

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

خداوند تعالیٰ اپنے کمال کرم سے رزق دینے کا ذمہ دار بننا ہے اور ہم کو اور آپ کو
اس تردد و رزق سے فارغ کر دیا ہے، جس قدر آدمی زیادہ ہوں گے، اسی قدر رزق زیادہ آئے گا،
جمعیت کے ساتھ حق تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے، اور متعلقین کا فکر حق تعالیٰ کے کرم کے حوالہ
کرنا چاہئے،

مکتوب ۲۲۵

بنام ملا محمد طاہر لاہوری

بعض مبتدیوں کو بھی منتیوں کے حالات کے مشابہ واقعات پیش آتے ہیں، اس میں
فرق کرنا بڑا مشکل ہے

مکتوب ۲۲۶

بنام شیخ محمد مودود

اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق خیر دے، زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اور ہمیشہ کا عذر

اس پر آنے والا ہے، بہت افسوس کی بات ہے، کہ کوئی اس فرصت کو بہودہ امور میں خرچ کر کے ہمیشہ کا رنج و الم خریدے، لوگ دُور دُور سے سرمنڈا کنج جمع ہو کر فائدہ اٹھا رہے ہیں، اور تم گھر کی دولت کو چھوڑ کر دنیا کے چال کرنے میں مشغول رہو،

مکتوب ۲۲۷

بنام ملاطہر

حق تعالیٰ نے آپ کو منصب شیخی عطا فرمایا ہے، اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، اور کوئی کام ایسا نہ کریں، کہ جس سے ملامت کا اظہار ہو کر منصب شیخی میں فرق پڑے، مریدین وغیرہ میں زیادہ غلامانہوں، اور مریدین کی نظریں اپنا وقار قائم رکھیں، زیادہ میل جول باعث بکی و استفادہ کا منافی ہے، ہار فون کا ریامریدین کے خلوص سے بہتر ہوگا، اگر پرنیک اعمال نہ کرے، تو مرید اس کی تقلید سے خالی رہ جائے گا، اپنے اعمال کی نہایت درجہ محافطت رکھیں،

مکتوب ۲۲۸

بنام میر محمد نعمان

پیر کو شرمیت پر استقامت سے رہنا چاہئے، اور شیخ طریقت کی محبت اور اس سے اخلاص چاہئے، اور اپنے کو ایسا رکھنا چاہئے، کہ کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ ملے، اور پیشتر نصیحتیں آپ تک پہنچ چکی ہیں، آپ کو اجازت دیدی گئی ہے، اپنا کام انجام دیں، اجازت نامہ لکھنے کے بارے میں کیوں متقاضی ہیں، کوشش کریں کہ دنیا سے ساتھ ایمان کے جائیں اجازت نامہ اور مرید کچھ کام نہ آئیں گے،

مکتوب ۲۲۹

بنام مرزا حسام الدین احمد

ہمارا طریق وہی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ہے اور ہماری نسبت وہی نسبت ہے۔ اس طریق سے کونسا طریق زیادہ اور بہتر ہے اور اس نسبت سے کونسی نسبت بہتر ہے جس کو فقیر اختیار کرے، شیخ علاؤ الدولہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس قدر واسطے اور وسیعہ زیادہ ہوں اسی قدر راستہ زیادہ صاف اور نزدیک ہوگا، اور فقیر اس طریق کی ہر بات کو نظر رکھ کر عمل کرتا ہے، اور سر موخا الفت اور نئی بات کو پسند نہیں کرتا، میرے لئے سعادت یہ کہ خدمت ترا دوں کی خدمت کروں،

مکتوب ۲۳۰

شیخ یوسف برکی

اللہ تعالیٰ بچوں و بچکون ہے، جو کچھ کشف و شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی ارشاد فرماتے ہیں،

مکتوب ۲۳۱

بنام میر محمد نمان

حصول باوجود بعد کے متفقہ ہے، اور وصول متعذر و دشوار ہے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبدء تعینات اسماء کی کلیات ہیں، اور اولیاء اسکی جزئیات ہیں، جو ان کلیات کے تحت میں مندرج ہیں،

مکتوب ۲۳۲

بنام خانخانان

اللہ تعالیٰ دنیا کی خرابی اور آخرت کی بھلائی آپ کی نظروں میں منکشف فرمائے۔
جب تک دنیا کی بُرائی ظاہر نہ ہوگی، اس کا ترک مشکل ہے، اور اسکی خرابی شریعت و معلوم
ہوتی ہے،

مکتوب ۲۳۳

بنام شیخ فرید

ارادہ تھا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس سے فارغ ہو کر دہلی سے آپ کے
پاس پہنچوں، اسی اثنا میں شکر کے کوچ کی خبر پھیل گئی، اس واسطے نہیں آسکا،

مکتوب ۲۳۴

بنام شیخ محمد صادق

حق سبحانہ تعالیٰ کی حقیقت وجود محض ہے، اور کوئی امر اس کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے۔
اور وہ وجود حق تعالیٰ ہر خیر و کمال کا منشاء، اور ہر حسن و جمال کا مبدی ہے، اور وہ وجود جزو
حقیقی اور بید ہے، جس کی طرف ترکیب کو ہرگز راہ نہیں ہے، نہ ذہنی طور پر نہ خارجی طور
پر، اور حقیقت کے اعتبار سے اس کا تصور میں آنا محال ہے، اور ممکنات کے حقائق عدم محض ہیں،
اور شر و فساد کا مبدی ہے،

مکتوب ۲۳۵

بنام حاجی بیگ

اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دنیا اور آخرت کا بہترین سہارا ہے،

مکتوب ۲۳۶

شیخ محمد صادق

فرزند عزیز میان محمد صادق احمد اللہ تم کو ولایت خاصہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے، اور فرزند محمد محصوم بالذات اس دولت کے قابل ہے،
 اگاہی۔ حضرت کے تمام صاحبزادے بفضلہ تعالیٰ جمیع مقامات سے فائز اور سب مقامات میں سبقت رکھتے ہیں، اس کا بھیجید محبت پذیری اور عطاے حق ہے،

مکتوب ۲۳۷

بنام محمد طالب

سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنا چاہئے، اور عقائد کو علمائے اہل سنت و جماعت کے موافق درست کرنا چاہئے اور پھر نقشہ بند یہ طریق میں داخل ہو کر تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرنا چاہئے،

مکتوب ۲۳۸

بنام میر محمد نعمان

زیادہ مریدوں کے ہونے سے خیر و برکت کا باعث ہو، لیکن ان کے زیادہ ہونے سے عجیب

و فخر و غیرہ خواہیں نہ پیدا ہوں، اپنے اعمال درست رکھیں کہ مریدوں کی سرگرمی کا باعث بنوں اور ذکر و فکر میں مشغول رہوں تاکہ دوسرے اس سے سبق لیں، ذکر و عرفۃ نقشبندیہ کرین چہ سے کہ فی طریقہ تادریہ میں راضی ہوں

مکتوب ۲۲۹

بنام ملا احمد برکی

احوال حاصل ہونے سے یہ مراد ہے، کہ دل سوائے محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک ہو جائے استخارہ ہر کام میں کرنا سنت ہے، ضرور کیا کریں لیکن بعد استخارہ خواب میں یا گئے میں بھی اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے کی اطلاع ہو جائے، اور ہر گونہ کی ارواح اپنے دوستوں کی مختلف طریقوں سے امداد کرتی ہیں،

مکتوب ۲۳۰

بنام شیخ یونس برکی

جو کچھ دید و شنید و سمجھ میں آئے غیر حق ہے، جب تک جمالت و ربہالت نہ ہو مطلوب سے بعد (دوری) ہے،

مکتوب ۲۳۱

بنام محمد صالح

بفضلہ تعالیٰ مولینا محمد صدیق ولایت خاصہ سے مشرف ہوئے، اور اسم جزئی سے اسم کلی کی تشریح ملتی ہوئے، اپنے احباب طریقہ کے حالات سے اطلاع دیئے ہیں،

مکتوب ۲۴۲

بنام ملا بدیع الدین

ذکر سے مقصد غفلت کا دور ہوتا ہے، بعض کو اسم ذات کا ذکر فائدہ بخش ہوتا ہے، اور بعض کو نفی اثبات، ظاہر کو چونکہ باطن سے غفلت ہوئے بغیر چارہ نہیں، اس لئے مبتدی ہو یا منتہی ذکر بغیر چارہ نہیں ہے، ابتدا میں یہ دونوں ذکر متعین ہیں، اور متوسط اور منتہی کو متعین نہیں، متوسط کو ملاد قرآن کریم اور منتہی کو نماز فائدہ بخش ہے، اسماء و صفات کے ذکر اگر کچھ دائمی ہوں، احدیت مجرودہ کی طرف توجہ کرنے والوں کے نزدیک وہ غفلت میں داخل ہے، ذات وراء اور ا کی طرف جانا چاہیے

مکتوب ۲۴۳

بنام ملا ایوب

مقصود ادا امر برعالم ہو جانا، اور نواہی سے بچنا ہے، اور دین خالص بلا فناء و بقا کے حاصل نہیں ہوتا جس طریقہ میں اتباع سنت زیادہ ہے، وہی اور دوسے بہتر ہے، حضرات نقشبندیؒ نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے، اور ان کا طریق بقا بلہ اور دوس کے اقرب ہے، خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے، کہ اس طریقہ کے حضرات ہر زرق اور رقا ص کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے ہیں

حیف باشد شرح اواند جہاں ہجور از عشق باید در نہان

لیک گنم وصف اوتارہ بر بند،

پیش ازان کز فوت آں حسرت رند

مکتوب ۲۴۲

بنام محمد صالح

اگر آپ کا قیام وہاں باعث جمعیت ہے تو ٹھہریں، فقیر بھی حضرت دہلی کی طرف جا رہا تھا
آرادہ رکھتا ہے، اور یہ مقام میرے فرزند ارشد کو عنایت فرمایا ہے، اور ان کی ولایت میں داخل
کیا ہے، فقیر اس جگہ ان کے ولایت میں بطریق مسافروں کے بیٹھا ہے، یہاں سے سب سلام
کرتے ہیں،

مکتوب ۲۴۵

بنام محمد صالح

کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فنا ہوتا ہے، اور اسلام حقیقی
بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،

آگاہی :- اسی واسطے حضرت منصور علیہ الرحمہ نے کہا ہے اَکْفَرْتُ بِدِّينِ اللّٰهِ وَآلِہٖ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَبِیْحٌ،

مکتوب ۲۴۶

بنام میر محمد نعمان

حضرت خواجہ باقی بانسہ علیہ الرحمہ کی رباعیات کی شرح لکھی ہے، اور علماء اور صوفیہ کے
درمیان مسئلہ وحدت وجود کی تطبیق کی ہے، اور فرقین کی جو نزاع لفظی ہے، وہ دور ہو گئی ہے،

مکتوب ۲۲۶

بنام مرزا احسان الدین احمد

رب کو اس واسطے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا نہ ہوا، اور جو اس نے چاہا وہ ہوا،

مکتوب ۲۲۷

بنام مرزا احسان الدین احمد

جو کچھ کسی کو ملا ہے یا ملے، وہ اتباع سنت سے ملا ہے اور ملے گا، اور ولی نبیؐ کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا، حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصل ہیں اور اولیاء ان کے ظل ہیں آج کل علوم مثل بہاری یا دل کے برس رہے ہیں، اس راز کے محرم میرے فرزند اپنی اپنی استعداد کے موافق ہیں

مکتوب ۲۲۸

بنام مرزا ادب

آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پر وابستہ ہے، آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام میں پہنچتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے تجلی ذات سے مشرف ہوتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے مرتبہ عبدیت میں جو کمال کے مراتب سے اوپر اور مقام محبوبیت کے حاصل ہونے کے بعد ہے سرفراز فرماتے ہیں، اور آپ کے کامل تابعداروں کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح فرماتے ہیں، اور اولوا العزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو کرتے ہیں، اور اگر موسیٰ علیہ السلام آپ کے زمانہ میں زندہ ہوتے، تو آپ ہی کی تابعداری کرتے، اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کے نازل ہونے

اور حضرت حبیب اللہ علیہ السلام کی متابعت کرنے کا نفع مشہور و معلوم ہے، آپ کی امت آپ کی متابعت کے سبب خیر لاکھ ہوئی ہے۔ اور اس میں سے اکثر اہل جنت ہیں قیامت کے وقت آپ کی تابعداری کے بدولت تمام امتوں سے پہلے آپ کے انتہی بہشت میں جائیں گے۔ اور نجات حاصل کریں گے،

مکتوب ۲۵

بنام ملا احمد

آپ کی جو پہلی حالت تھی، وہ وجد و سماع کی طرح تھی جس کا تعلق جسد سے تھا، اور جو اب حاصل ہوئی ہے، اس میں جسد کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس کا زیادہ تر تعلق قلب اور روح کے ساتھ ہے، اس معنی کا بیان تفصیل چاہتا ہے، حال یہ کہ یہ حالت پہلی حالت کے کئی حصہ بہتر ہے، اور ذوق کا نہ پنا اور خوشی کا دور ہونا، ذوق و خوشی کے پانے سے بہتر ہے، کیونکہ نسبت جسد و جہالت اور حیرت میں ترقی کرے، اور جسد سے دور تر ہو اسی قدر اصل ہے، اور مقصود اصل ہونے کے نزدیک تر ہے اس لئے اس مقام میں عجز و جہل کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے، جن کو معرفت سے تعبیر کرتے ہیں، اور عجز کا نام ادراک رکھتے ہیں، آپ نے لکھا تھا کہ اس نسبت کی وہ تاثیر جو پہلے تھی اب نہیں رہی، ہاں تاثیر جسدی نہیں رہی لیکن تاثیر روحی زیادہ تر حاصل ہو گئی ہے، لیکن شخص اس کا ادراک نہیں کر سکتا،

مکتوب ۲۶

بنام محمد اشرف

حضرت صدیق و حضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کما لات نبوت میں قدم غالب ہے، اور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مثل برزخ کے کمالات نبوت اور کمالات ولایت میں حصہ رکھتے ہیں، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ولایت محمدیہ میں قدم غالب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں، کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سب صحابہ سے حضرت صدیقؓ کو بہتر جانتے تھے، کیونکہ نہ ہوں کہ جیسے حق میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ عمرؓ کی تمام عمر کی نیکیوں سے صدیقؓ کی ایک نیکی بہتر ہے، اور یہ دونوں صاحب حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ سے ایسا تعلق رکھتے ہیں، کہ بعد مرنے کے بھی جدا نہ ہوئے، اور ایک ہی جگہ مدفون ہیں، اور حشر میں بھی ساتھ ہی قبروں سے اٹھیں گے، اگر اولیاء حضرت امیرؓ کو شیخین پر سبقت دیتے، لیکن ان کا کشف اس مقام عالی میں نہیں پہنچتا، اجماع حضرات شیخین کا مرتبہ ہے، فقیر نے غور کیا تو معلوم ہوا، کہ جنت کے دروازہ پر حضرت صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ تشریف رکھتے ہیں، اور دخول جنت ان کے رائے پر ہے، حضرت صدیقؓ لائق جنت کے پسند فرماتے ہیں، اور حضرت عمر فاروقؓ اس کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بعد انتقال حضرت عمرؓ کے عام صحابہؓ میں فرمایا، کہ آج نوحۃ علم چلا گیا، صحابہؓ یہ بات سن کر تامل میں ہوئے، تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا، کہ میری مراد علم سے علم ذات و صفات و قرب حق تعالیٰ ہے، نہ مسائل علم حیض و نفاس، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو مکہ ولایت محمدی کے حامل ہیں، اسلئے قطب و ابدال و اتمام و اولیاء عزت میں سے ہیں، اور کمالات ولایت کا ان میں غلبہ ہے، اولیٰ کی تربیت اور امداد و اعانت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد ہے، قطب الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے، قطب مدار انہی کی حمایت و رعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے، حضرت فاطمہؓ و حضرت حنینؓ بھی اس مقام میں حضرت علیؓ کے شریک ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں

اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے،

مکتوب ۲۵۲

بنام شیخ بدیع الدین

حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا مبدعین صفت اعظم ہے، جیسے کہ تین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبدع، یہی صفت ہے، فرق جہات و اعتبارات کے لحاظ سے ہے، کیونکہ اس صفت کی ایک جانب عالم کی طرف ہے، اور دوسری معلوم کی طرف، یہی جانب وحدت کے مناسب ہے، اور دوسری کثرت کے موافق اور پھر اس کے لئے بھی اجمال اور تفصیل ہے،

مکتوب ۲۵۳

بنام شیخ ادریس سامانی،

شیخ ادریس سامانی نے چند سوال کئے ہیں، ان کا جواب ہے، آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر زمین کی طرف نظر کرتا ہوں، تو زمین کو نہیں پاتا ہوں اور آسمان کی طرف نظر کرتا ہوں تو اسکو بھی نہیں پاتا ہوں اور جس کسی کے آگے جاتا ہوں، اس کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، اور ایسے ہی عرش و کرسی بہشت و دوزخ کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، حق تعالیٰ کا وجود بے پایاں ہے، اس کو کسی نے نہیں پایا، بزرگ بھی اس جگہ تک نہ گئے ہیں، اور یہاں تک اگر سیر سے عاجز ہو گئے ہیں اس معنی سے زیادہ کچھ اختیار نہیں کیا ہے، اگر آپ بھی اس کو کمال جانتے ہیں، اور اسی مقام میں ہیں، تو پھر میں آپ کے پاس کس لئے آؤں، اسی تردد کی وجہ سے وہاں چند سال سے آنا نہیں ہوا، میرے مخدوم اس قسم کے احوال تلویحات قلب میں معلوم ہوتا ہے، کہ ایسے احوال والے شخص نے قلب کے مقامات سے جو تھے حصہ سے زیادہ طے نہیں کیا ہے، مقامات قلب سے تین حصہ اور

ٹے کرنے چاہئیں، تاکہ قلب کا سہارا پورا ملے ہو، ورنہ قلب کے آگے درج اور درج کے آگے سر اڑے کر کے آگے خفی اور خفی کے آگے خفی ہے، ان باقی ماندہ چاروں میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ احوال و مواجہدین، سب کو جدا جدا ملے کر نا چاہئے اور تمام کمالات سے آراستہ ہونا چاہئے، عالم اُم کے ان پانچوں لطائف سے گزرنے اور ان کے اصول کی منازل کو درجہ بدرجہ طے کرنے اور اسماء صفات کے ظلی مدارج کو جو ان کے اصول کے اصول ہیں، درجہ بدرجہ قطع کرنے کے بعد اسماء و صفات کی تجلیات کے اوشیونات اعتبارات کے ظہورات ہیں، اور ان تجلیات سے گذر کر آگے تجلیات ذات ہیں، تب نفس کے اطمینان سے معاملہ پڑتا ہے، اور مقام رضا حاصل ہوتا ہے، ان کے مقابلہ میں پہلے کمالات ایسے ہیں، جیسے دریائے محیطا ناپید اکنا کے مقابلہ میں قطوف اس مقام میں اسلام حقیقی اور شرح صدر حاصل ہوتا ہے ع

کارین ہست غیرین ہمہ بیچ

اسماء و صفات کی وہ تجلیات جو عالم امر کی ان پنجگانہ منزلوں کو منع ان کے اصول اور اصول الاصول کے قطع کرنے سے پہلے متوہم ہوتی ہیں، وہ عالم امر کے بعض خواص کے ظہورات ہیں، جو یحییٰ و لامکانیت سے کچھ حصہ رکھتے ہیں، نہ کہ اسماء و صفات کی تجلیات، ایک سالک نے اسی مقام میں کہا ہے کہ میں تیس سال تک روجہ خدا سمجھ کر اسکی پرستش کرتا رہا چونکہ اپنے نہایت توجہ کیساتھ اس راہ کی حقیقت کو بیان کرنا طلب فرمایا تھا، اسلئے مختصر اسکا بیان لکھا گیا، اور آپ کے حاضرین مجلس کو سلام،

ملفوظات

بنام غلام احمد

حقیقت قرآن سے حقیقت کعبہ افضل ہے، کیونکہ حقیقت قرآن منشاء صفت کلام ہے

اور حقیقت کعبہ کا منشا وہ مرتبہ ہے جو شیونات عفات و عفات کی تلویحات سے برتر ہے۔ اکی برتری کی گنجائش ہے مجدد ذات باری تعالیٰ کو ہے، نہ کہ کعبہ کو اور مجدد آدم کو نہیں تھا، کعبہ خالق کو تھا، مجدد خالق کے لئے ہے نہ کہ کسی مخلوق کے لئے۔

مکتوب ۲۵۵

بنام ملا محمد طاہر

جہانگیر ہو سکے سنت کی پیروی کریں، اور مردہ سنت کو زندہ کریں، حضرت امام مدنی ^(جس پر عمل نہیں کیا گیا) رضی اللہ عنہ اپنی سطنت کے زمانہ میں سنتِ مردہ کو زندہ کریں گے، اور ایک عالمِ مدینہ منورہ نے جس نے بدعت پر عمل کر رکھا ہوگا، اس کے قتل کا حکم دین گے۔

مکتوب ۲۵۶

بنام شیخ بدیع الدین

منصبِ امامت کے مناسب قطب ارشاد کا منصب ہے، اور منصبِ خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب ہے، اور شیخ محمد الدین بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غوثِ یہی قطبِ مدار ہے، ان کے نزدیک منصبِ غوثیت منصبِ قطبیت سے علیحدہ منصب نہیں ہے، اور فقیر کے نزدیک غوثِ قطبِ مدار سے الگ ہے، بلکہ اس کے معاملہ کا مدد و معاون ہے، قطبِ مدار بعض امور میں اس سے مدد لیتا ہے، اور ابدال کے مقرر کرنے میں بھی اس کا دخل ہے، اور قطب کو اس کے اعوان و انصار کے اعتبار سے قطبِ الاقطاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ قطبِ الاقطاب کے اعوان و انصار حکمی ہیں، اسی واسطے شیخ محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی گاہ

کافروں یا یونوں کا نہیں ہے، جہاں قطب نہ ہو صاحب منصب کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہی
 اور جو اس منصب کا کمال رکھتا ہے، اور منصب نہیں رکھتا اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ وہ صاحب
 علم ہو، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام امت کے ایمان سے بھاری ہے، اور حضرت موسیٰ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو زر کے قتل کئے گئے تھے۔ ان کی استعدادین حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کی طرف منتقل ہو گئی تھیں، بعد مرثیہ کی دلی سے ولایت نہیں چھنی جاتی ہے، بلکہ اس میں نرتی ہوتی
 ہے لیکن خرقہ عادت وغیرہ کا کثرت سے ظاہر ہونا سلب ہو جانے کا سبب ہوگا، عورتیں جو محرمات
 میں داخل ہیں بلا پردہ بیعت کرنا چاہئے، اور غیر محرم پردہ کی ادٹ سے طریقہ سیکھیں، حضور نبی کریم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشت کے بعد کوئی دن نخوس نہیں ہے، تہجد صرف جمعہ اور رمضان کی شارع
 علیہ السلام سے ثابت ہو

مکتوب ۲۵

بنام میر محمد نعمان

اس مکتوب شریف میں ترقی لطائف کا بیان فرمایا ہے جو کئی مکتوبات میں مفصل بیان
 ان کا آچکا ہے، اسلئے یہاں نہیں لکھا جاتا،

مکتوب ۲۶

بنام شریف خان

حق تعالیٰ کا ہمارے ساتھ زیادہ اقرب ہونا نقص قطعی سے ثابت ہے لیکن حق تعالیٰ ہمارے

عقلوں اور فہموں اور ہمارے علوم اور ادراکات سے دراز اور اہم ہے،

مکتوب ۲۵۹

بنام خواجہ محمد سعید

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے جو ہدایت خلق کو نصیب ہوئی، اس کا شکر کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا، سابق حکماء یونان صانع کے قائل نہیں تھے، لیکن آخر حکماء حضرات انبیاء علیہم السلام کے علم و ہدایت کو صانع جہان کے قائل ہوئے، اور ہندوستان میں بھی پیغمبر علیہ السلام مبعوث ہوئے، ہن، جن کے انوار مثل مشعل روشن ہیں، اہندیس انہی کی ہدایت اور کلام سے کچھ کچھ گفتگو ذات و صفات الہی میں کی ہے، لیکن پوری نہیں کر سکے، حلول و اتحاد کے قائل رہے، اور خصوصاً نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو،

مکتوب ۲۶۰

بنام شیخ محمد صادق

یہ مکتوب شریف حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھا ہے، جو حضرت کے راز و احوال میں اور اس میں ابتدا سے لیکر انتہا تک حالات و درج فرمائے ہیں، اور بہت بڑا طویل و خویل مکتوب ہے۔ شریف ہو جس کا مضمون چند مکتوبات میں جگہ جگہ آگیا ہے، اسلئے اس مکتوب میں سے کچھ اندیشہ کیا گیا۔

مکتوب ۲۶۱

بنام میر محمد نعمان

نماز جامع کمالات و عبادات ہے، اور شب معراج میں جو دولت دیدار حضور علیہ السلام کو نصیب ہوئی تھی، اس کا نمونہ اور نفل نماز میں نصیب ہوتا ہے، اگر نماز کی حقیقت سے آگاہ ہی ہوتی تو سامع و غفر میں کبھی گرفتار نہ ہوتے، اور وجد و تواجد کو یاد نہ کرتے،

مکتوب ۲۶۲

بنام مولانا محبت علی

محبت قلبی اور ربط کو زیادہ کریں کیونکہ اس سلسلہ میں نسبت انوکھی اور انصیانی ہے، اور قرب بعد برائے

مکتوب ۲۶۳

بنام تاج الدین

فقر کے نزدیک جس طرح کعبہ کی صورت کیا ملک کیا بشر تمام خلائق کی صورتوں کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی طرح اسکی حقیقت بھی ان صورتوں کی خالق کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی واسطے وہ حقیقت تمام خالق سے برتر ہے، اور اس کے متعلق کمالات تمام خالق کے متعلقہ کمالات سے بڑھ کر ہیں، گویا یہ حقیقت خالق کوئی اور خالق الہی کے درمیان برزخ ہے، کعبہ شریف صورت میں دنیا سے ہے، اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور نماز نے بھی اس کے وسیلہ سے یہ نسبت پیدا کر لی ہے، اور صورت میں دنیا اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور جو حالت نماز میں میسر ہوتی ہے، وہ تمام حالتوں سے بہتر ہے، غیر نماز میں جو حالت حاصل ہو، وہ ظلال سے تعلق رکھتی ہے، اور عین نماز میں جو حالت ہے، وہ اصلیت سے تعلق رکھتی ہے، اور جو حالت نماز میں حاصل ہوتی ہے، وقت موت کے اس سے بہتر ہوگی، کیونکہ موت احوال آخرت کے مقدمہ سے ہے، اور ایسی ہی جو حالت برزخ صغریٰ یعنی قبر میں میسر ہوگی، وہ حالت موت سے افضل و بہتر ہوگی، اور اسی طرح جو حالت برزخ کبریٰ یعنی قیامت کو جو مشہود اتم و اکمل ہے، قبر کو بہتر ہوگی، اور اسی طرح برزخ کبریٰ کے مقابلہ میں جنات النعیم کا مشہود اتم و اکمل ہے، اور اس سے بہتر وہ مقام ہے، جہان کی خبر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ہے، جیسے نہ کوئی حور ہے، اور نہ کوئی محل، اس میں اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے

تجلی فرمایا

مصل کلام یہ ہے کہ دنیا کی آخرت کی سے اس گہرے مطلب کو دھونڈنا چاہئے،

مکتوب ۲۴۳

بنام سید بقرہ

اسم ذات کے ذکر میں محاسب رہیں یہاں تک کہ معاملہ جہالت تک پہنچ جائے، اور کامیاب

تک انجام پائے،

آگاہی یہ چند فقرے درویشی کے حاصل کرنے اور کمال کے حاصل کرنے کے لئے

روان و جانِ طریقت ہیں، اور مبتدی اور منتہی کو کافی ہیں،

مکتوب ۲۴۴

بنام شیخ عبدالہادی

گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، مبارک ہو، بشرطیکہ مسلمانوں کے حقوق کی رعایت ہاتھ سے

نہ دیں، اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، ہمارا طریق صحبت ہے، کیونکہ ضوت میں

شہرت ہے، اور شہرت میں آفت ہے، اور صحبت موافقان طریقت کی صحبت ہے، نہ کہ مخالفان

طریقت کی، کیونکہ ایک دوسری سے اپنے کو کم جانے کی صحبت کی شرط ہے،

مکتوب ۲۴۵

بنام خواجہ عبداللہ و عبداللہ

یہ مکتوب حضرت نے صاحبزادہ خواجہ عبداللہ و خواجہ عبداللہ کی خدمت میں ارسال فرمایا،

جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ ہیں،

یہ فقیر سرسے پاؤں تک آپ کے والد صاحب کے احسانات میں غرق ہے، اور فقیر نے اس طریق میں اللہ یا سے لیکر آخر تک انہی سے حاصل کیا ہے، جو دولت حضور کے درگاہ سے ملی ہے، اگر تمام عمر کے لئے سر کو جناب کی بلند درگاہ کے خادموں کے پا مال کرتا رہے، تو بھی جناب کا حق نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ بذات خود موجود ہے، اور تمام اشیاء اور انکی ایجاد سے موجود ہیں، حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی معفات و افعال اس کی ذات کی طرح بیچوں و چنگون ہیں، اللہ تعالیٰ حلول و اتحاد سے پاک ہے، محکم، امین، علم طب و نجوم، و علم تہذیب اخلاق جو ان کے ہمان بہتر علوم ہیں، یہ گزشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے چرا کر اپنے باطل اور بیہودہ علوم کو رائج کیا ہے، امام غزالی نے بھی اس کی تشریح اپنے رسالہ المنقذ عن الضلال میں کی ہے، افعال و بد بختوں کے رئیس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں کہا، کہ میں ہدایت یاب ہوں، مجھے تمہاری ہدایت کی ضرورت نہیں، اس بد بخت نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ان کے دم کرنے سے مردے زندہ ہوتے ہیں، اور انہی اور اندھے اچھے تو نہیں لیکن بلا سوچے بوجہ کینہ و عداوت کے بلا غور کئے کہ دیا، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو فقیر ولی جانتا ہے، اور اولوں کی وہ تحقیقات جو خلاف شرع شریعت ہے، قابل قبول نہیں جانتا، لیکن حنا اولوں کی خطا بہت اسی ہے، خدا ان کو معاف کرے گا بعض لوگ حضرت شیخ کے خلاف ہیں، اوپر کہتے ہیں، اور بعض ان کی تحقیقات سکر کو حق جان کر عمل کرتے ہیں، یہ ہر دو فریق افراط و تفریط میں ہیں، حضرات انبیاء علیہم السلام اسباب کو برتتے ہیں، لیکن مبتدئ پر نظر رکھتے ہیں، آخرت میں مومن اللہ تعالیٰ کو بے جہت، بے کیفیت اور بے شہدہ اور بے مثال جنت میں دیکھیں گے،

مکتوب ۲۶

بنام مرزا حامد الدین

علوم و معارف بڑے تیرپور و روہتے ہیں، ان میں سے اکثر کچے ہاتھ ہیں، تا کہ خلیق خداوند
اٹھائے، اور جو علوم خائب میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کا تھوڑا سا حتمہ بخیر لفظ نہیں کر سکتا، بلکہ
مرزا شاہ کے ساتھ بھی میں گفتگو نہیں کر سکتا، بلکہ اپنے فرزند عزیز جو فقیر کے محارفت کا مجموعہ
اور مقامات سلوک و جذبہ کا نسخہ ہے، ان اسرار و وقایع کو ان سے بھی نہیں کہہ سکتا، ان کے پورے
رکھنے میں کوشش کرتا ہے، حالانکہ فقیر جانتا ہے، کہ فرزند عزیز محربان اسرار سے ہوا اور خطا و
غلط سے محفوظ ہے، لیکن کیا کرے کہ وہ اسرار زبان پر لائے ہی نہیں جاسکتے، یہ دولت جس کو فقیر
چھپانا چاہتا ہے، حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چراغ نبوت سے مقتبس ہیں، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ہیں، ایک
علم ہے، جس کو میں نے بیان کیا، دوسرا وہ علم ہے، کہ اگر اسکو تمھارے سامنے بیان کروں تو تم
میرا گلا کاٹ دو، اور یہ دوسرا علم اسرار ہے، کہ جس کو بچنے سے کسی کا فہم کافی نہیں ہے،

مکتوب ۲۷

بنام خان خانان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ علماء انبیا کے وارث ہیں، وہ علوم
جو انبیا علیہم السلام کے ہیں، دو قسم کے ہیں، ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار، اور عالم وارث وہ ہے،
جس کو دونوں قسم کے علم حاصل ہوں، نہ کہ وہ شخص کہ جس کو ایک ہی قسم کا علم حاصل ہوا، اور دوسرا علم

اسکو نہ ہوا کہ یہ بات وراثت کے منافی ہے، کیونکہ وارث کو مورث کے ہر ترکہ میں سے حصہ ملنا چاہیے اور ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کے علمائے ربی اسرائیل کے بنیوں کی طرح ہیں، ان علماء سے مراد وہ علماء وارث ہیں، جو دونوں علوم سے حصہ رکھتے ہوں، بعضوں نے جو کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے، یا نبی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے، بالکل غلط ہے، فقیر نے رسالوں میں اور مکتوبات میں جگہ جگہ اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ ولایت کمالات نبوت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے کہ دریا کے مقابلہ میں قطرہ، چونکہ یہ لوگ کمالات نبوت سے واقف نہیں اور وہ ان تک ان کی رسائی نہیں ہے، اسلئے ایسی باتیں کہتے ہیں،

مکتوب ۲۶۸

بنام مرتضیٰ خان

یہ مکتوب شریف مرتضیٰ خان کی طرف تحریر فرمایا ہے، آپ اس جگہ مقرر ہوئے ہیں، جہاں چھوٹے خداؤں کی پرستش زیادہ ہوتی ہے، لہذا آپ کوشش کریں کہ سچے خدا کی عبادت اور توحید زیادہ پھیلے، اور چھوٹے خداؤں کی تذلیل و تکذیب ہو، اور اسلام کی ترقی کریں، فقیر کے نزدیک اس سے بہتر کوئی کام خوشنودی حق کے لئے نہیں ہے،

مکتوب ۲۶۹

بنام شیخ نور محمد

گوشت نشینی بہت بہتر چیز ہے، بشرطیکہ اس میں شرف نص نہ ہو، اللہ ہی کے واسطے ہو، لیکن صحت خاصانِ خدا اس سے بہتر ہے،

مکتوب ۲۷

بنام شیخ حسن

جو واقعہ آپ نے تحریر کیا ہے، اس کا حال واضح ہوا، آپ امیدوار ہیں، اور جو آپ کو کیا گیا ہے، جان و دل سے اس میں کوشاں رہیں، اگر آپ کے والد اور بھائی اجازت دین تو ہندوستان کی سیر مناسب ہوگی،

مکتوب ۲۸

بنام سید محبت اللہ

اولیاء کا ایمان شہودی ہے، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان بالغیب ہے، انبیاء علیہم السلام جب دعوت سے خارج ہو جاتے ہیں، اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور رجوع الی الخلق کی تمام ہو جاتی ہے، تو بڑے شوق سے الرفیق الا علی کی ندا لگا کر کھلی طور پر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اور مراتب قرب میں خوشی و ناز سے ٹھٹھتے ہیں، فقیہ کے نزدیک کہاں یہ ہے کہ رجوع الی الخلق بھی پورا ہو، اور رجوع الی الخلق بھی پورا ہو، کوئی ناقص یہ خیال نہ کرے، کہ حق کی طرف سے حق کی طرف چلا آیا، یہ چلا آنا اس کا رضا حق کے لئے ہے، نہ مرضی خود کے لئے پس اس کا اتنا مقام رضا میں ہے، جو مقام سب سے بلند تر ہے، اور صاحب رجوع وہ کام کرتا ہے، جس کیلئے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے ہیں خود خدا تک پہنچنے کے لئے اور اوروں کو خدا تک پہنچانے کے لئے آیا ہے، یہ رجوع نبوت کے فضائل میں سے ہے، اور وہ توبہ و ولایت کے آثار میں سے ہے، اور جو صاحب رجوع ہیں، ان کی توجہ حق کے ساتھ پوری پوری رہتی ہے، اور خلق کے ساتھ بھی اس کا معاملہ مثل حرفہ مشدو کے ہوتا ہے، اول جس شخص نے توحید و جود سی کی تصریح کی ہے، وہ شخص محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، گذشتہ (خلاصہ)

مشائخ کی عبارتیں اگرچہ توحید و جود کی خبر دیتی ہیں، لیکن توحید شہودی پر چل کرنے کے لائق ہیں، جو کچھ ممکن ہیں دیکھتے ہیں، وہ واجنبی ہیں، اور جو کچھ حادث ہیں پاتے ہیں، وہ قدیم نہیں اور جو کچھ تشبیہ میں ظاہر ہو، وہ تنزیہ نہیں، علماء اہل حق کے عقائد کے موافق کام کرنا چاہئے، اُصوفیہ کے کشتی معاملات میں حُسن ظن کے ساتھ خاموشی اور سکوت اختیار کرنا چاہئے، اور لا و نعم پر جرات نہ کرنی چاہئے، علماء سے مراد اس جگہ علمائے آخرت ہیں، نہ علمائے دنیا، کیونکہ علماء دنیا عام مومنین میں داخل ہیں،

مکتوب ۲۴

بنام مرزا حسام الدین احمد

طالب کو چاہئے کہ اپنے کشف اور خوابوں پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کی ہدایت کے موافق کار بند رہے، شیطان اور نفس ہر طرح کے دھوکے دیا کرتے ہیں، اگر خوابوں کے دیکھنے اور کشف کے ہونے پر چھر ہوتا تو مریدوں کو پیروں کی ضرورت نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کبرائے دین کسی سے مرید ہو کر فائدہ نہ اٹھاتے، کیونکہ وہ ایام بچپن ہی سے خدا کے فضل سے نیک اور عابد اور عالم تھے، اور وجہ اسکی یہ ہے، کہ منستی محفوظ ہیں، اور مبتدی نہیں ہیں، وہ محفوظ حق و باطل میں تمیز کرتا ہے، فقیر کا مقصد غزلیات نعتیہ یا مولود یا مجلس سماع سے منع کرنے کا یہ ہے، کہ معاملہ طریقت میں مخالفت نہ ہو، اور ہر چیز کا ایک مطلب خاص ہوا کرتا ہے،

آگاہی حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے ایمان و ذکر حق کے سوا ہر چیز کو ترک کرتے ہیں، جب تک کہ مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو حتیٰ کہ تلاوت قرآن مجید، و نماز نافلہ

سے باز رکھ کر صرف ذکر حق میں مشغول رکھتے ہیں جب کہ نماز اور تلاوت قرآن مجید سے ہی روک کر صرف ذکر حق میں مخاطب رہنے کو فرماتے ہیں، تو ایسی حالت میں نعتیہ اشعار یا سماع کی کب اجازت دیکھتے ہیں، اگر آپ کے نزدیک میلاد یا اشعار نعتیہ کا پڑھنا جائز ہوتا، تو آپ اسی موقع پر بتاتے اپنے حق کوئی ٹوکام ہیں لا کر حرمت یا ناجوازی کا اظہار فرماتے، مگر ایسا نہیں کیا یہ مانعت و قبیح صرف ذکر حق کے مقابلہ پر صرف علیہ حق کے لئے ہوا

بعض لوگ مخالف میلاد اس مکتوب کو دلیل میں لاتے ہیں لیکن مطلب مکتوب کو خود

نہیں سمجھتے،

مکتوب ۲۷

بنام شیخ یوسف

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، کہ تم کو چترنگ توحید سے مرتبہ شہود میں آگئے، جو شاہراہ ہے، یہاں بے لذتی ہے، اور حیرت ہے، اور ہمہ اوست میں ذوق شوق آہ و نعرہ ہے، ایسا نہ ہو کہ مثل پوسٹینوں کے پوسٹ چھوڑ کر پھر اس پر مائل ہو جائیں، ہمت بلند رکھیں، اور مرتبہ حیرت و تہل میں ترقی کریں، اگاہی، پوسٹ سے مراد ذوق شوق آہ و نعرہ ہے،

مکتوب ۲۸

بنام ملا احمد

احکام شریعت کے پھیلانے میں کوشاں رہیں، اور بہت بلند رکھیں، ذکر قلبی احکام شریعت بجالانے میں مدد دینے والا اور نفسِ آمارہ کی سرکشی کو دور کرنے والا ہے، آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایک دوست کے لئے چھ ماہ ہوئے ہیں کہ ترقی ہوئی ہے، کہ جو کچھ اس کو غیبت اور بے شعوری کی

حالت میں ارواحِ طیبات سے دکھائی دیتا تھا، اب وہ حالتِ بیداری اور ہوش میں دیکھتا ہے اس کے
مخدوم یہ دید کچھ ترقی پر دلالت نہیں کرتی، خواہ شعور میں دیکھیں یا بے شعوری میں، کیونکہ قدمِ اول اس
راہ میں یہ ہے، کہ حق تعالیٰ کے غیر کو کچھ نہ دیکھیں، اور خیال میں ماسواے اللہ کا خیال نہ رہے، نہ اس
معنی کی کہ اشیاء کو حق تعالیٰ کا غیر نہ دیکھے، اور ماسوا کے عنوان پر نہ جانے، کیونکہ یہ بات بجائے خود
کثرتِ مبنی ہے، بلکہ حق تعالیٰ کے غیر کو ہرگز نہ دیکھے، اور نہ جانے اس حالت کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں
اور اس راہ کی منازل میں سے یہ پہلی منزل ہے۔

اگلا بھی یہ خط حضرتؒ نے ملا احمد برکی کو تحریر فرمایا ہے، جو عرب ہیں،

مکتوب ۲۶

بنام شیخ بدیع الدین

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو دو قسم پر نازل فرمایا ہے، ایک محکمات، دوسرے متشابہات،
قسمِ اول علمِ شرائع اور احکام کا منشاء اور مبداء ہے، اور قسمِ ثانی حقائق و اسرار کے علم کا مخزن
ہے، اور چہرہ اور قدم اور ساق، اور انگلیاں پورے، جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں
یہ سب متشابہات میں سے ہیں، اور ایسی ہی حروفِ مقطعات جو قرآن مجید کی صورت
میں اول آئے ہیں، یہ بھی متشابہات میں سے ہیں، جن کی تاویل علمائے راہنہ کے سوا
اور کسی کو نہیں دی گئی، یہ فقیر قرآن مجید کی نسبت کیا لکھے کہ اس کا ایک ایک حرفِ مقطعات
مثلِ دریاے موانع ہے، اور علمِ محکمات علمِ متشابہات کے نسبت مثلِ پوست کے ہے
جو شخص علمِ محکمات سے واقف ہے، اور وہ علمِ متشابہات کی تاویل ڈھونڈھے اور صورت
کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف دوڑے، وہ ایسا جاہل ہے جس کو اپنی جہالت کی خبر نہیں

اور ایسا گمراہ ہے کہ جس کو اپنی گمراہی کی خبر نہیں،

مکتوب ۲۶۶

بنام ملا عبدالحی

جو میرا بچہ ذات کے نام دیکھے، وہ سیرتِ ناتی بزرگینی آیات نشانات جہدِ انانی و ہم مستقیم حاصل ہوتا ہے اور عین یقین فانی میں محفل ہوتا ہے اور حق یقین بقا میں عطا کیا جاتا ہے

مکتوب ۲۶۷

بنام ملا عبدالمکرم

شرعیات کے موافق عقائد و اعمال کرنا چاہئے، ان عمل کے موافق جہاں سنت و جماعت ہوں، اس کے بعد نسیان، سوائے اللہ کے حاصل کرنے میں کوشش کریں، ورنہ سیان، مساوات، شریعت کے حاصل کرنے کے لئے طریقہ، نقشبندیہ کے پیشوا کا طریقہ بہت اقرب ہے، اپنے والد مرحوم کی فاتحہ و عار صدقہ و استغفار سے اعانت و امداد کریں،

مکتوب ۲۶۸

بنام ملا حسن کشمیری

فقیر کو جو کچھ ملا ہے، وہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی صحبت اور توفیق سے ملا ہے، اس حد کاشکر یہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا، اقرب و وصول کا لفظ میدانِ عبارت کی تنگی کے باعث اختیار کیا گیا ہے، ورنہ وہاں نہ قریب نہ وصول نہ عبارت، نہ اشارت نہ شہود ہے نہ حلول ہے، نہ اتحاد نہ

نہ زمین نہ زمان نہ مکان نہ احاطہ نہ سرمایہ نہ علم نہ معرفت نہ جہل نہ حیرت،

مکتوب ۲۸۰

بنام حافظ محمود

فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے، اگر اتباع سنت اور عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق نہ ہوں، تو استدراج ہے،

مکتوب ۲۸۱

بنام میر محمد نعمان

طریقہ نقشبندیہ کا طریق صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے اور اس اتباع کی وجہ سے ان کے لئے راستہ کمالات کا کھول دیا جاتا ہے، جو کمالات لایعلاج بدرجہا افضل ہے، اس طریق میں وہ شخص مایوس اور خسارہ میں ہے، جو اس طریق میں نئے نئے امور پیدا کرے،

مکتوب ۲۸۲

بنام بدیع الدین

آج صبح حضرت الیاس و حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روحانیوں کی صورت میں ملاقات ہوئی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا، کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں، حق سبحانہ تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کا مدد عطا فرمائی ہے، کہ اجسام کی شکل میں تمثیل ہو کر وہ کام جو جسموں سے وقوع میں آئیں یعنی جسمانی حرکات و سکنات اور جسمی طاعات و عبادات ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں،

نے دریافت کیا کہ آپ امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں، تو فرمایا کہ ہم شریعت کے ساتھ
نہیں ہیں لیکن چونکہ قطب مدار کے کام ہمارے سپرد ہیں، اور قطب مدار امام شافعیؒ کے مذہب پر
ہے، اس لئے ہم بھی اس کے پیچھے امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں۔
حضرت ابی اس علیہ السلام نے اس اثنا میں کوئی بات نہیں فرمائی۔

مکتوب ۲۸۳

بنام صوفی قربان

شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رویتِ دین میں نہیں ہوئی بلکہ آنحضرت میں ہوئی ہی
اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات چونکہ دائرہ مکان و زمان و تنگی مکان سے باہر نکل گئے تھے
اس لئے ازل وابد کو آن واحد میں معلوم کر لیا تھا، اور ہدایت اور نہایت کو ایک ہی نکتہ میں متحد کیا

مکتوب ۲۸۴

بنام ملا عبد القادر

انسان مرکب ہو، عالم خلق سے جو اس کا ظاہر ہے، اور عالم امر سے جو اس کا باطن ہو، مفصل
علم سلوک کسی کو عرصہ دراز بعد دیا کرتے ہیں، ہر سال کو نہیں دیتے، جیسے پیغمبروں میں پیغمبرِ اولوالعزم
بہت عرصہ بعد ہوا کرتے تھے، اور دوسرے پیغمبرِ اولوالعزم کے زمانہ نبوت تک سب پیغمبرِ اولوالعزم
اولوالعزم کا کلمہ اور اسکی شریعت پر چلا کرتے تھے،

آگاہی پیغمبرِ اولوالعزم حضرت آدم و حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت محمد
رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدس پیغمبرِ انِ اولوالعزم

میں اولوالعزم ہے،

اسی طرح اولیائے اکمل جیسے امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ محمد عینی الدین چشتی و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اولیاء اولوالعزم میں ہیں انکی ہدایت راہ سلوک پر سالکوں کو چلنا چاہئے،

مکتوب ۲۸۵

بنام سید محبت اللہ

سماع و وجدان لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے، جن کے احوال متغیر اور اوقات متبدل ہوتے رہتے ہیں یعنی کبھی حاضر ہیں کبھی غائب، اور کبھی انوار کو اور تجلیات کو پانے والے ہیں، اور کبھی کم کرنے والے، یہ لوگ اربابِ قلوب ہیں، جو تجلیات صفا تہ کے مقام میں ایک صفت ہو دوسری صفت کی طرف اور ایک اسم سے دوسرے اسم کی طرف منتقل اور تحول ہوتے رہتے ہیں، اور جو لوگ اس حال سے نکل گئے ہیں، اور مرتبہ تکمیل میں پہنچ گئے ہیں، وہ محتاجِ سماع و وجد نہیں ہیں اور بعض منہتی ایسے بھی ہیں، کہ باوجود ان کا وقت اور حال دائمی ہے، اور ان کو سماع فائدہ دیتا ہے، مبتدی کے لئے سماع ہر طرح مفرب ہے، خواہ شرائط کے ساتھ ہی ہو،

آگاہی چونکہ اس کی خرابی نفس دور نہیں ہوتی ہے اور دل ذکر حق سے پورا صاف نہیں ہوتا، اسلئے بونقص خود کے ہر چیز کو ناقص کر لیتا ہے، اور جو چیز کامل کے سامنے ناقص آوے گی، وہ بھی بوجہ خود کے اچھا ہو نیکی وہ چیز بھی اچھی ہو جاوے گی، حضرت مولینا رومیؒ کا یہ ارشاد اس جگہ بہت ہی عمدہ اور موزون ہے،

کفر گیر کامل ملت شود ہر چہ گیر عیسیٰ ملت شود،

بتدی وہ لوگ ہیں، جو صاحبانِ قلب نہیں ہیں، اور اربابِ قلوب وہ لوگ ہیں، جو بتدیوں، ومنتہیوں کے درمیان متوسط ہیں، ومنتہی وہ لوگ ہیں، جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے شرف ہیں، سماع متوسط اور منتہیوں کے لئے نافع اور مفید ہے، سماع کی شرائط میں سے ایک یہ شرط ہے، کہ اس کو اپنے کمال کا اعتقاد نہ ہو، اور جو اپنے کمالیت کا معتقد ہے، تو محسوس ہے، باقی شرائط عوارف المعارف میں مفصل درج ہیں، ان شرائطوں میں سے اکثر شرائط مفقود ہیں، روح غلامِ بچوں سے نسبت رکھتی ہے، لیکن بچوں حقیقی کے مقابلہ پڑاؤہ چوں میں داخل ہے، گویا دائرہ چوں و ذات حقیقی بچوں کے درمیان برزخ ہے، اور دونوں طرف کے اعتبارات اس میں صحیح ہیں،

مکتوب ۲۸۶

بنام مولینا امان اللہ

اپنے عقائد و اعمال کو عملی اہل سنت و جماعت کے موافق کرنا چاہئے، جنہوں نے سنت سے استنباط کیا ہے، اور اس میں لغزش نہیں ہے، اور اسی طرح اپنی خواب اور کشف اور الہام اور حال کو قرآن و حدیث سے مطابق کرنا چاہئے، جو اس کے خلاف ہو قابلِ رد ہے، اور جو موافق ہو قابلِ قبول ہے، صحبت شیخ ضروری چیز ہے، جو طالب کے نفع و نقصان کو ظاہر کرنے والی اور فیض پہنچانے والی ہے، تمام عالمِ محدث ہے، اور روح بھی جملہ عالم میں شامل اور ماسوا اللہ میں داخل ہے، اس لئے یہ بھی حادث ہے، اگر مجتہدین نے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مسائل حرام و حلال فرض و واجب سنت مستحب مکروہ و مشتبہ نکالے ہیں، ان کا عالم عمل ضروری ہے، مقلد کو لائق نہیں ہے، کہ مجتہد کی رائے کے خلاف کتاب و سنت سے احکام اخذ کر کے اس پر عمل کرے، اور اسی طرح طریقت میں شیخ کے کہنے کے موافق چلے

وہ جو مناسب جانے کا تعلیم کرے گا، اور منازل سلوک کے طے کرنے میں بعض بزرگواروں کی روحانیت کو اس کے راستہ کا وسیلہ بنائیں گے، کیونکہ عادتِ انداس طرح جاری ہے، کہ راہِ سلوک کے طے کرنے میں مشائخ کی روحانیت کا وسیلہ درکار ہے بعض مشائخ پیرانِ عظام کے خلاف نئی نئی باتیں داخل طریقہ کر کے کیل طریقہ جانتے ہیں، ان نئی نئی باتوں سے بے بکری اور بربادی طریقہ ہے، ہر کام ہر محنت کو طریقہ کے موافق کرنا چاہئے جس کے سلسلہ میں وہ ہے،

مکتوب ۲۸

بنام غلام محمد

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کہتا ہے کہ میں نزدیک ہوں وہ دوسرے اور جو دور کہتا ہے نزدیک ہے، تصوف یہی ہے، جو توجہ قلب بجانب حق موقی ہے، وہ صرف توجہ قلب ہی نہیں ہوتی بلکہ اس توجہ کے ساتھ توجہ روح و نفس بھی ہوتی ہے، کیونکہ روح و نفس کی حقیقت حقیقت قلب میں مندرج ہے، اس توجہ قلب سے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و صفائی روح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی سمائی زمین و آسمان میں نہیں ہوتا، اور قلب مومن میں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دائرہ چوں میں داخل ہیں، اور ذاتِ باری تعالیٰ بچوں و بچوں ہے، اس لئے بچوں چوں میں کیونکر ساکے، اور روح چوں کی صفت بچونیت کی رکھتی ہے، باینوجہ بچوں حقیقی کی سمائی روح بچوں میں ہونے کی خبر بذریعہ حدیث قدسی معلوم ہوئی ہے، مشائخ نے جو اپنے قلب کی وسعت کی نسبت خبر دی ہے، اس سے مراد قلب کی لامناہیت سے ہے، کیونکہ مکان خواہ کتنا ہی وسیع ہو پھر بھی تنگ ہی ہے، عرشِ معلیٰ اپنی فراخی و عظمت کے باوجود چونکہ مکانی ہے، اس لئے لامکانی کے مقابلہ میں جو روح ہے، دائرہ رانی کا حکم کھتی

ہے، بلکہ اس سے بھی کم معلوم ہوتی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ حضرت مجدد الف ثانیؑ کہ جب یہ قلبِ انوار
 قدم کی تجلی کا محل ہے، اور قدیم کے ساتھ بقا حاصل کر چکا ہے، توحش و مایہما کو اگر اس میں ڈال دینا
 تو متلاشیِ خود ہو جائیں، اور ان میں سے کچھ باقی نہ رہے جیسے کہ سیدۃ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام
 کے بارے میں فرمایا ہے کہ جب حادث قدیم کے ساتھ مل جائے، تو اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا
 ایسا کیسا لباس ہے جو خاص روح کے قدرِ سیار ہوا ہے، مگر کہ کو بھی یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے،
 کیونکہ وہ بھی دائرہ مکان میں داخل ہیں، اور چونکہ داغ سے موسوم ہیں، اسی واسطے انسان
 خلیفہ حق جل شانہ بن گیا، اگر خلافت کے لائق نہ ہوتا، تو بارِ امانت کیسے اٹھاتا، اپنے نفس پر ظلم کرنے
 والا اس حیثیت سے ہے، کہ اپنے وجود و توابع وجود کا کوئی اثر اور حکم باقی نہیں چھوڑتا، اور زیادہ
 نادان و جاہل اس لئے ہے کہ اسکو اتنا ادراک نہیں ہوتا کہ مقصود کو پاسکے، اور نہ اس قدر ظلم ہے
 کہ مطلوب کو معلوم کر سکے، بلکہ اس مقام میں ادراک سے عاجز ہونا ادراک ہے، اور جہالت کا اقرار
 کرنا معرفت ہے، اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے، کہ جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ عارف ہے، وہ سب
 سے زیادہ حیران ہے، کیا عالمِ صغیر، اور کیا عالمِ کبیر، حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے منظر ہیں، پس
 عالم کو اپنے صانع بچوں کیساتھ کچھ نسبت نہیں، مگر یہ کہ یہ عالم اسکی مخلوق ہے، اور حق تعالیٰ کے پروردگار
 کمالات کی دلیل ہے، اس کے سوا جو کوئی دلیل یا تقریر ہے، وہ غلبہ حال و سر سے خالی نہیں

مکتوب

بنام سید امین

ناز نوافل کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے، ہر کام نوافل کو چھپا کر کرنا افضل ہے، جو ریاء

و تمغہ سے پاک ہے،

مکتوب ۲۸۹

بنام مولینا بدرالدین

مسئلہ قضا و قدر میں آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان نہ مجبور گل ہے نہ قادر گل، اور یہی تصفیہ علیٰ اہل سنت و جماعت ہے،

مکتوب ۲۹۰

بنام ملا ہاشم

فقیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیونچا، اور انھوں نے مجھے اسم ذات تعظیم فرمایا، اور مقام توحید و جود و شہود و جوا و لیا، اللہ سابقین نے ظاہر فرمائے ہیں، اور جو صاحب فصوص نے درج کئے ہیں، یہ ان سب سے مشرف ہوا، اور جو سلوک نقشبندیہ ہے، اس سے تمام و کمال آگاہی ہوئی،

آگاہی۔ آپ نے یہ مکتوب مفصل تحریر فرمایا ہے، اور اس میں بہت کچھ حالات سلوک اور فاقہ و بقا وغیرہ کے تحریر فرمائے ہیں، اور جو اور مکتوبات میں بھی آچکے ہیں، اس لئے میں نے ذرا سہ بارہ لکھنا مناسب نہیں جانا، کیونکہ جو مقصود اختصار ہے وہ ہاتھ سے جاتا رہے گا،

مکتوب ۲۹۱

بنام مولینا عبدالحی

بعض کے لئے توحید و جود و جوا کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ توحید کے مراتبوں کی کثرت سے مشق کرتے ہیں، اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ سمجھتے ہیں، اس قسم کی توحید کمال و تامل و تخیل

کے بعد سلطان خیال کے غلبہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے، چونکہ یہ توحید صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے، اور بعض کے لئے توحید وجودی کا منشا قلبی انجذاب و محبت ہوتی ہے، کہ محبوب کی محبت کے غلبہ نے ماسوائے اللہ کے اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ کر دیا ہے، اس لئے سوائے محبوب کے کسی کو موجود نہیں پاتے، یہ توحید تخیل و توہم سے پاک ہے، ایسے لوگ مغذروں ہیں، وَضَعْنِ اَنْ کرنا بالکل فضول اور ناروا ہے، یہ مقام مذکورہ فقیر کو بلا مشق و مراقبہ صرف حضرت خواجہ باقی بانسرحہ اللہ کی توجہ سے بفضلہ تعالیٰ نصیب ہوا، اور مدت تک اس مقام میں جھک کر کھا، اور بہت سے معارف و حقائق و دقائق مجھ پر منکشف ہوئے اور بعض کو اس مقام میں ایسی شدید قنات ہوتی ہے کہ وہ علم وجود کو مضل و مستملک ہونا چاہتا ہے، اور دوائی اس کو بار معلوم ہوتی ہے، اور کشش ربانی اس کو ہر وقت پھینک دیتی ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ہر وحی فرماتے ہیں، کہ (اگر کوئی شخص مجھ کو ایک ساعت کے لئے خدا سے غافل کر دے، تو امید ہے، کہ خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخندے گا) اور وجود بشری کے لئے غفلت درکار ہے، اسی نبت کو نبت فرویت بھی کہتے ہیں، اور عبد اللہ اسطخری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی حال بقیارسی تھا کہ وہ سگ بانوں کے ساتھ جنگل میں چلے جاتا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو سماع و رقص کی الفت دی، اور کسی کو کتابت کی تصنیف کی طرف مخاطب کر دیا، اور کسی کو علوم و معارف کی تحریر میں لگا دیا، اور کسی کو امور مباح میں مشغول کر دیا، اور بعض کو توحید و وجودی کے علوم، اور وحدت میں کثرت کے مشاہد سے آرام دیا، میں بعد وفات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے دہائی میں آپ کے مزار مقدس کی نیار کے لئے بردر عید گیا، تو مزار مبارک کی طرف سے توجہ کے اثناء میں ان کی روحانیت مقدس پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی، اور کمال عنایت و کرم سے اپنی نبت خاصہ کو جو حضرت خواجہ احرار قدس سرہ سے مخصوص تھی، مرحمت فرمائی، حضرت فضیلت پناہ شیخ عبدالحق جو ہارے خواجہ

قدس سرہ کے مخلصوں میں سے ہیں، یہ نقل کی کہ حضرت خواجہ قدس سرہ ایام رحلت سے پہلے فرمایا کرتے تھے، کہ اب ہم کو یقین لیقین سے معلوم ہوا ہے، کہ توحید ایک تنگ کوچہ ہے، شاہراہ اور ہے

مکتوب ۲۹۲

بنام شیخ حمید

طلبہ میں ایک گروہ مدبر ہے، اور ایک مراد، مراد کو مبارک باد ہے، کہ اس کو جذبہ محبت خود خدا کی طرف لیجائے گا، اور اگر مرید ہے، تو بلا کامل ملل پیر کے وسیلہ کے اس کا ترقی کرنا مشکل ہو پیر ایسا ہونا چاہئے، کہ جو جذبہ و سلوک کی دولت سے مشرف ہو، اور فنا و بقا کی سعادت سے بہرہ ہو، اور جب ایسا پیر مل جائے تو اس کے ادب آداب کا پورا خیال رکھنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں بلا اسکی اجازت کے نہ نماز و نوافل ادا کرے، اور نہ ذکر میں مشغول ہو، اور نہ اس کے سوا کسی طرف مخاطب ہوئے، اور اسکی خدمت میں صرف نماز فرض، واجب، سنت موکدہ گزارنے اس کسی کام پر اعتراض نہ کرے، اور جب تک مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو پیر کے حکم کے خلاف نہ کرے اور بعد فنا و بقا جو اس کو الہام ہو، اس پر چلے،

آگاہی (یعنی مرید) بعد فنا و بقا حاصل ہو جانے کے مرتبہ اجہاد کو پہنچ جاتا ہے، جیسے کہ امام یوسف داماد محمد حضرت امام غلام کے مقابلہ میں اپنی رائے علیحدہ ظاہر کیا کرتے تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین

مکتوب ۲۹۳

بنام شیخ محمد خیری

اس مکتوب شریف میں شیخ محمد خیری نے چند سوال کئے تھے، ان کا جواب ہے حضور

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ حج کو خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ملتا ہے کہ اس جگہ کو نبی مرسل یا فرشتہ مقرب نہیں پہنچ سکتا، اور یہی بات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہی ہے، ہر حضور کے صحابیوں میں ہیں، جواب انہار نماز میں حضور کو بیشک قرب خدا کا ایک وقت ایسا ملا کرتا تھا، کہ سوائے حضور کے کوئی مخلوقات میں وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا، حضرت ابوذر غفاری نے بھی یہی لکھا ہے لیکن ان کو یہ قرب بوجہ طبیعت و راسخیت کے نصیب ہوا ہوگا کیونکہ حضور کے کامل تابعداروں کو حضور کے کمالات سے وراثت کے طور پر حصہ ملتا ہے،

(آگاہی مثل نخل کے نہ اصل کے، اصل قرب میں تو انبیاء، مُسلّمین و فرشتے مقربین کو بھی رسائی نہیں ہے،)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ میرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے، جواب یہ قول حضرت کا صحیح ہے، اور آپ کے فرمانے سے کئی روز پہلے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک غوث نے جو اس وقت بغداد میں تھا، یہ کہہ دیا کہ عنقریب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہنر پر چڑھ کر پکارے گا، کہ میرا قدم جملہ اولیا کی گردنوں پر ہے، لیکن یہ قدم آپ کا اس وقت کے جملہ اولیا کی گردن پر ہے، اور صحابہ اور تابعین اور حضرت امام ہمدانی رضوان اللہ علیہم اجمعین عقائد متفق علیہ اس سے مستثنیٰ ہیں، کہ ان کی بزرگی اور بڑائی اور برتری قرآن و حدیث سے ثابت ہو اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کا کشف یا الہام جو ان کے خلاف ہو بالکل ماننے کے قابل نہیں اب رہا زمانہ بعد کا، اس کے متعلق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ میری امت مثال باغ کے ہے، اور میری امت مثال بارش کے ہے، نہ معلوم اول اچھے ہوں یا درمیان میں یا آخر میں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی زمانہ کے اولیا کو کمتر یا بہتر نہ فرمایا، تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی زمانہ یا کسی اولیا کو دوسروں پر ترجیح دے،

آگاہی)۔ علاوہ اس کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو پیران عظام ہیں جن کا آپ پر بڑا احسان ہے، ان پر بھی آپ کا قدم ہونا ادب کے خلاف ہے، اور طریقت بن ادب ہے، لہذا یہ فیصلہ نہایت منصفانہ اور ادب سے قریب، اور قرآن و حدیث سے خلاف نہیں کہ آپ کا قدم آپ کے زمانہ کے جملہ اولیاء کی گردن پر ہے، کشف کی دو قسمیں ہیں، ایک کشف ذات و صفات خدا کا، دوسرا کشف دنیا کے معاملات اور صورتوں کا، کشف ذات و صفات الہی کا مخصوص خاصانِ خدا کو دیا جاتا ہے، اور کشفات دنیا میں مسلم، برہمن، ہندو، فلاسفرانِ یونان، جو گیمہ ہندو شریک ہیں، اگر کسی طالبِ خدا کو دنیا کا کشف ہوا تو کوئی بزرگی کی بات ہے، ہاں اولیاءِ اہلِ خدمت جو اس کام اور انتظامِ عالم کے لئے مقرر ہیں، ان کو کشف دنیا ہونا لازمی ہے،

مکتوب ۲۹۴

بنام خواجہ محمد مصوم

اللہ تعالیٰ کی سب صفات سے صفتِ حق ذات سے قریب اور تمام صفات کی اُم یعنی مان ہے، حضرت بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجلی ذات بے پردہ صفاتِ حاصل سے اور جس کسی کو تجلی ذات میں سے حصہ ملے یا تقرب بے کیف ہو، خواہ انبیاء علیہم السلام ہوں، خواہ اہلِ اولیاء ہوں، سب طفیلی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، خالق اور مخلوق کے درمیان بزرخِ کبریا کی حضور ہی کی ذات مقدس ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام،

مکتوب ۲۹۵

حاجی محمد یوسف

جو ریت حق اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ دنیا

میں میسر ہے، اوروں کے لئے، وودھ سے آپ کے لئے نفع ہے اور حضورؐ کے کامل تابعدار رہنے کیلئے
بھی اس میں سے حصہ ہے،

مکتوب ۲۹۶

بنام خواجہ محمد سعید

حق تعالیٰ کی صفات اسکی ذات کی طرح بچوں و بچکوں ہیں، اور اسکی ذات کی عمر کسی شے
سے ان کا غول و تجاوز نہیں ہے،

مکتوب ۲۹۷

بنام بدرالدین

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سب اشیا سے علیحدہ ہے، اور کسی سے اس کا تعلق حلول و اتحاد
وغیرہ بالکل نہیں ہے، جاہل لوگ فضول دلیل میں ذات و صفات کو مخلوق سے جدا نہیں کرتے لیکن
افسوس ان کے حال پر کہ شریعت کے مطابق مان مٹی ہوئی کے اپنے تعلقات اور معاملات الگ
بتاتے ہیں، اور برتتے ہیں لیکن خالق و مخلوق کو ایک کئے دیتے ہیں، اور الگ الگ نہیں کرتے،

مکتوب ۲۹۸

بنام میر محبوب اللہ

پہلے جب ظل میں ترقی تھی تو تم اس کو اصل جانتے تھے، اور جب اصل میں ترقی ہو گئی، تو
ظل کو ظل تمیز کرنے لگے، اور بہت سی باتیں درویشوں کی رمز و کنایہ کی اشارہ کی ہوتی ہیں، لہذا اس
مکتوب میں بھی ہم درج کرتے ہیں، ذکر خیاں ماخوذ از پیران، راہ وان، مداومت برآن، بازگشت بفضیل

حضرت رحمان، وصل عریان، باقی ہر جہان یعنی اول پیر راہ دان سے ذکر کھین، اور پھر اس پر دست
کرین، تاکہ بازگشت حاصل ہو، اس کے آگے اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے، تاکہ وصل عریانی نصیب ہو،
اصل مقصود یہی ہے، باقی سب وہم و گمان ہے،

مکتوب ۲۹۹

بنام شیخ فرید

بوقت مصیبت صبر و تحمل کرنا چاہئے، اور قضاے الہی پر راضی ہونا چاہئے،

من از تور دے پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تل و غاری

جو کچھ انسان کو تکلیف پہنچتی ہے، اسکی وجہ نافرمانی حق ہے، اس وبا میں ہمارے شومی اعمال سے
اول چوبہ ہلاک ہوتے ہیں، جو ہم سے زیادہ اخلاط رکھتے ہیں، اور پھر عورتیں مرتی ہیں، جن کے جو
پر نوع انسانی کی نسل و بقا کا مدار ہے، بہ نسبت مردوں کے زیادہ مرگئیں، اور جو کوئی اس وبا میں
مرنے سے بھاگا اور سلامت رہا، اس نے اپنی زندگی پر خاک ڈال لی، اور جو شخص نہ بھاگا، اور مر گیا
اس کو موت شہادت کی مبارکباد دی اور خوشخبری ہے،

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بذل لنا عون فی فصل الطاعون میں

تحقیق سے لکھا ہے کہ جو شخص طاعون سے مر جائے اس سے قبر میں کوئی سوال نہیں ملتا، کیونکہ وہ
ایسا ہے جیسے کوئی لڑائی میں قتل ہوا، اور جو شخص طاعون میں طلب اجر کی نیت سے صبر کرتا
ہے، اور جانتا ہے، کہ میرے لئے وہی پہونچے گا جو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، تو وہ شخص اگر
طاعون کے سوا اور بیماری سے بھی مر جائے، تو اس صورت میں بھی اس کو عذاب و سوال قبر نہ ہوگا
کیونکہ وہ مہربان یعنی جہاد کے لئے مستعد اور تیار شدہ کی مانند ہے، جیسے کہ شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتی والقبور میں ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ بن جبر نے بہت عمدہ توجیہ کی ہے، اور جو شخص نہ بھاگا، اور نہ مرا، وہ غازیوں، مجاہدوں اور صابروں، اور بلاکشوں میں سے ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے لئے اجل مقرر ہے، جو ہرگز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی، اور اکثر جو سناست رہے ہیں، انکا وقت اجل نہیں آیا تھا، نہ یہ کہ یہ لوگ بھاگ کر موت سے بچ گئے، اور جو صابر لوگ بناک ہوئے ہیں، وہ اپنی موت سے ہلاک ہوئے ہیں، اس لئے نہ بھاگنا بچا سکتا ہے، اور نہ ٹھہرنا مارا سکتا ہے۔ یہ طاعون سے بھاگن یوم زحمت یعنی جنگ کفار سے بھاگنے کی طرح ہے اور گنا و کبیرہ ہے،

مکتوب

بنام خواجہ محمد مصحوم

جب انسان کامل مراتب اسماء و صفات کے تفصیلی سیر کو طے کر کے جامعیت تامہ پیدا کر لیتا ہے، اور اسماء و صفات الہی کا آئینہ بن جاتا ہے، اور اس کا عدم ذاتی جو ان کمالات کا آئینہ ہے، پوری طور پر پوشیدہ ہو جاتا ہے، اور ان کمالات کے سوا اس میں اور کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی، تو اسوقت فنا و تام کے حاصل ہونے کے بعد اس کے عدم کی نفی ہونے پر وابستہ تھی، ایک خاص بقا کے ساتھ جو ان کمالات پر منحصر ہے، مشرف ہوتا ہے، اور ولایت کا اسم اس پر صادق آتا ہی اس کے بعد اگر حق تعالیٰ کی عنایت اذلی شامل حال ہو جائے تو ہو سکتا ہے، کہ چہرہ کمالات جن کے ساتھ عارف نے بقا حاصل کی تھی، حضرت ذات کے آئینہ میں منکس ہو جائیں، اور وہاں ظہور پیدا کریں، اسوقت قاب قوسین کا ظہور میں آتا ہے، آئینہ سے مراد کیفیت عہول الکلیف ہے، اور اس مقام میں سیر من عرف نفسه فقد عرف ربه کا بھید ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد اودنی کا ستر اس پر ظاہر ہوتا ہے، یہ راز وہ ہیں جن کا سمجھنا اخلاص کی فہمید سے بھی باہر ہے، بہت کم لوگ

اسی معرفت سے معرفت ہوئے ہیں

مکتوب ۳۰

بنام مولانا امان اللہ

کمالات نبوت سے مراد وہ قرب خدا ہے، جہاں غلیظت کی آمیزش نہیں ہے، اور ولایت کے کمالات میں غلیظت ہے، اصلیت نہیں، یہی فرق نبوت و ولایت میں ہے، قرب بالاصالت نصیب حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہے، اور ان کی طبیعت کی وجہ سے بطریق پس خوردہ اخلاق و خواص اولیا کو بھی بطور وراثت کے حصہ ملتا ہے، کمالات کا حاصل ہونا محض فضل و کرم پر منحصر ہے،

مکتوب ۳۱

بنام خواجہ معصوم

اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے، نبیؐ کی ولایت ظل سے دور ہے، لیکن اسماء و صفات کے حجاب میں فرشتوں کی ولایت نبیوں کی ولایت سے قوی ہے، لیکن اس میں بھی شیونہات و اعتبارات ذاتیہ کے حجاب باقی ہیں، مقام نبوت و رسالت ہی ہے جس میں رویت بے حجاب بلا آمیزش اسماء و صفات و شیونہات ہے، اسی واسطے نبوت و ولایت سے فضل ہے، اور قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہوگا، اور جن لوگوں کو ان مقامات و ولایت و نبوت سے اطلاع نہیں ملی ہے، وہ ولایت کو نبوت سے فضل کہتے ہیں، پس وصول مرتبہ نبوت میں ہے، اور حصول مرتبہ ولایت میں ہے، کیونکہ حصول میں غلیظت ہے، اور وصول میں اصلیت ہے، دودی کا دور ہونا مرتبہ ولایت میں ہے، اور سکر اس کو لازم ہے، کمالات نبوت میں دودی باقی رہتی ہے، اور صحواں میں لازم ہے، ذوق، شوق،

(ہوشیار کا)

آہ و نعرہ، وجد و تواجہ بجا لیتا ہے، اور بحالت ذل ان میں سے کچھ نہیں موتا، نبوت میں فاضل ہے، اور ولایت میں بھر ہے، یہی وجہ ذوق و شوق عشق آہ و زاری نام و فریاد ہے، اور یہ بھی جاننا چاہئے، کہ ولایت ظنی اولیاء کی ولایت ہے، اور ولایت انبیاء و ائمہ، مدام و ملائکہ کو لازم تلال سے الگ ہے،

مکتوب ۳۰۳

بنام حاجی دوست

الفاظ اور کلمات اذان سے نماز کی بزرگی صاف ظاہر ہے، اور فلاح و ارباب کی خبر ہے،

مکتوب ۳۰۴

بنام مولانا عبدالحی

اسلام کے اگر پانچوں ارکان ادا ہو جائیں، تو امتد بخات ہے، لہذا ان کے ادا کرنے میں پوری کوشش کی جائے،

مکتوب ۳۰۵

بنام میر محمد اللہ

نماز میں حضور خضوع و خضوع ہونا چاہئے، تاکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰ عَنْ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

کی حقیقت ظاہر ہو

مکتوب ۳۰۶

بنام صاحبزادہ محمد فرخ و محمد علی

میرے فرزند محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۴ سال کی عمر میں انتقال کیا، اس کے بھائی

محمد قریخ و محمد علی نے بھی اس دار فانی سے انتقال کیا، فرزند محمد صادق آیات الہی میں سے ایک تھے اور رحمتِ خدا میں سے ایک رحمت تھا، اس نے اس عمر میں وہ کچھ پایا، جو شاید کسی کو نصیب نہ ہوتا علم عربی و انہما عرفان حق میں ترقی کی کہ اس کے شاگرد شرح موائف و بیضاوی وغیرہ پڑھاتے تھے اور یہ آٹھ برس کی عمر میں اس قدر مغلوب الحال ہو گیا تھا، کہ ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی مغلوبِ احوالی کو ملاحظہ فرما کر بازار کا کچا ہوا کھانا تجویز فرمایا، محمد قریخ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ خوان ہو گیا تھا، اور دوست و احباب اس سے عجیب عجیب حالات مشاہدہ کرتے تھے، اور محمد علی کو گونہ نے اسکی ہر سال کی عمر میں عجیب عجیب کرامتیں مشاہدہ کی ہیں، خدا کی امانت تھی، اس کے حوالہ کر دی دنیا کی ہر شیا، کائنات و ولایت میں ضروری ہے، کمالات نبوت میں ضروری نہیں،

آگاہی، جن ذاتِ مبارک میں آٹھ برس کی عمر میں یہ جذبِ خدا ہوا اور ان سے خرقہ عادات ظاہر ہوں، ان کے قرب ان کے مرتبوں کو خدا ہی جانے، یہ اثرات حضرت محمد و اہل بیت علیہم السلام کے فیضِ صحبت و محبت قلبی کا ثبوت ہیں،

مکتوب

بنام مولینا عبدالواحد

تمام خیر و کمالِ خباب حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے، اور تمام شر و نقص دائرۃ امکان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اہلک سبحان اللہ و محمد و سوار روز پڑھنا چاہئے، اس کا حساب بے حساب ہے، کیونکہ انسان جامع مخلوقات ہے، اور جزو سے کل اور کل سے جزو تعلق رکھتا ہے، اس لئے انسان کا ایک بار پڑھنا تمام مخلوق سے کئی گنا زیادہ ہوگا، اور انسان کا کل تمام افرادِ عالم کو اپنے اجزاء معلوم کرتا ہے، اور اپنے آپ کو سب کا کل جانتا ہے، اس صورت میں اپنی حمد کو تمام جہان کی حمد سے

کئی گنا زیادہ زیادہ معلوم کرتا ہے،

مکتوب ۳۰۸

بنام مولینا فیض الد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو کلمے ہیں، جو زبان پر کہے ہیں، اور میزان میں رکھا جائے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے اور محبوب ہیں، وہ بُتْحَانَ اللہ وَبُحْبُوحَةُ بَيْتِ حَانَ اللہِ الْعَظِيمِ ہیں، ان دونوں کلموں سے خداوند تعالیٰ کی تقدیس اور تعزیه اور بزرگی اور برتری اور منفرد اور مبرہ ہونا بندہ ثابت کرتا ہے، اے اللہ تعالیٰ بھی بروزِ شہرِ محبوب ارشاد دہل جَوَّاءُ الْاِحْسَانِ الْاِحْسَانِ اس بندہ کو بھی تمام بُرائیوں سے پاک کر دیجیگا، اور تسبیحِ توبہ کی کنجی، بلکہ توبہ کا زبدہ ہے،
(غلام)

مکتوب ۳۰۹

بنام حاجی محمد فریدی

اکثر مشائخ نے مجاہد کا طریق اختیار کر رکھا ہے، بموجب ارشادِ وَحَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تَخْسِبُوا یعنی اپنے سونے سے پیشینہوں بھر کا اعمال نامہ سامنے کر لو، اور اس کی معافی از جناب باری گریہ و زاری سے اور ندامت سے کر لو، شیخ محمد علی الدین ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ میں عملِ مجاہد میں سب سے زیادہ ہوں، کیونکہ میرا اپنی نیتوں اور خطرات کا بھی مجاہد کرتا ہوں، فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح و تحمید و تکبیر کا کننا جس طرح کہ مخبر صادق حضرت نبی کریم علیہ السلام تسلیم سے ثابت ہے، مجاہد کا حکم رکھتا ہے، اور مجاہد کا کام کر دیتا ہے،

مکتوب ۱۳

بنام مولینا محمد ہاشم

انسان میں جس قدر کمالات ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، لیکن کمالاتِ خدا عزوجل کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے ہیں، سوائے شرکتِ اسی کے کوئی نسبت یا شرکتِ بندہ کو خدا کے ساتھ نہیں ہے، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهِ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اس کا مطلب بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا نے آدم کو اپنی جیسی صورت پر پیدا کیا ہے اور یہی قوفوں نے انسان کے قویٰ اور اعضا کو حق تعالیٰ کے بسے اعضا جانے ہیں، یہ لوگ بھی گمراہ ہوئے، اور اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، انہیں جانتے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ و تمثیل کی قسم سے ہے، نہ کہ تحقیق و تشبیہ کے طور پر،

مکتوب ۱۴

بنام خواجہ محمد سعید

قرآن مجید کے متشابہات کا علم کچھ علمائے راہنہ کو دیا گیا ہے، اور اسی طرح سے خدا نے علم غیب اپنے رسولوں میں سے رسولوں کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا میں جو عام مسلمانوں اور خاص مسلمانوں کی پرورش کرتا ہے، وہ اسما و جمالی سے کرتا ہے، جو شکلِ جلال معلوم ہوتے ہیں، اور کافروں کی اسما و جمالی سے کرتا ہے، جو شکلِ جمال دکھتے ہیں، ان کی یعنی مسلمانوں کی تکلیف عارضی کا مالِ راحت ہے، اور کافروں کی راحت کا انجامِ تکلیف ہے، خدا کی رحمت کا اظہار دنیا میں ایک حصہ ہے، اور عاقبت کے واسطے تباہی کا حصہ باقی ہیں،

مکتوب ۳۱۲

بنام میر محمد نعمان

میرے نزدیک سب سے بہتر کجہ مشتمہ ہے اس کے بعد روضہ مقدسہ، اس کے بعد حرم مکہ مشتمہ جن علماء نے روضہ متبرکہ کو مکہ مشتمہ سے بہتر کہا ہے انکی واد مکہ مشتمہ کو کجہ مقدسہ کے مواد و سمری زمین ہوگی، رفح سبا یہ زمین میرے نزدیک موافق فتوے اکثر علماء خفیہ اثنائے الحجۃ میں شہادت کی انگلی کا نہ اٹھانا بہتر ہے،

مکتوب ۳۱۳

بنام محمد ہاشم

اس مکتوب میں چند سوالوں کا حضرت نے جواب دیا ہے،

- ۱۔ اصحاب کرام کے کمالات فقہ، بقاء و سلوک و جذبہ پر موقوف ہے یا نہیں۔
- ۲۔ طریقہ نقشبندیہ میں ریاضتوں سے منع کرتے ہیں اور ان کو مضر جانتے ہیں، حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ریاضتیں برداشت کی ہیں۔
- ۳۔ یہ طریقہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں منسوب ہے؟
- ۴۔ آپ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ طاب کو ولایت موسیٰ سے تشریف کیسا تھا ولایت محمدی میں نہیں لاسکتے، اور دوسرے مکتوب میں فرمایا ہے کہ تم کو ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں لے آئے، ان دونوں باتوں میں موافقت کی کیا وجہ ہے،

۵۔ پیراہن پیشی چاک پننا چاہئے یا پیراہن حلقہ، گریبان،

۶۔ نفی اثبات کی توجہ احادیث کی توجہ کیسا تھا کس طرح جمع ہوتی ہے؟

۱۔ نفی انبات کے ذکر کے وقت جو دل کے کہا جاتا ہو، کلا کو اوپر کی طرف اور مالے کو داسنی طرف کیوں لجاتے ہیں، اور اس مکتوب کے آخر میں آداب پر بھی تحریر فرمائے ہیں، اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہو کہ وہ عرضہ اشیت جو حضرت مخدوم زادہ کلان محمد صادقؒ نے لکھی ہیں، وہ لکھدین، تاکہ پڑھنے والے دعا فاتحہ سے انھیں یاد کریں،

۱۔ خلاصہ جواب۔ وہ قرب جو فنا، و بقا و سلوک و جذبہ پر موقوف ہو، وہ قرب و ولایت ہی جس کے ساتھ اولیا رات مشرف ہیں، اور وہ قرب جو حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے صحابہؓ کو میسر ہوا تھا، وہ قرب نبوت تھا، اس قرب نبوت میں نہ فنا ہے نہ بقا، نہ جذبہ، نہ سلوک، اور یہ قرب قرب ولایت سے کئی درجہ افضل و اعلیٰ ہو، یہ قرب صحابہ اصالت ہو، اور قرب ولایت اسکا نقل ہو، گربو علی و اکتفد رنوا سنے، صوفی بدے ہر آن کہ بجا تم قلندر راست

۲۔ تلاصہ طریقہ نقشبندیہ میں اتباع سنت کو لازم جانتے ہیں، کون کہتا ہو کہ اس طریق میں یا نہیں منع کرتے ہیں، اس طریق میں نسبت کی دائمی حفاظت کرنا، اور سنت کی متابعت کرنا، اور اپنے احوال کو چھپانے میں کوشش کرنا، اور توسط حال اختیار کرنا اور کھانے پینے میں اعتدال کا مدنظر رکھنا سخت یا نہیں اور مشکل مجاہدوں سے جانتے ہیں، عام لوگ بھوکا رہنا، تنہا رہنا، خاموش رہنا، شب بھر گنگنا بہت بہتر جانتے ہیں، لیکن اتباع سنت اور ہر کام میں اعتدال سخت ترجیح ہے، نفس کی سرکوبی کیلئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں،

۳۔ خلاصہ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نسبت صدیقیہ و نسبت امیرؓ کے جامع ہیں، جس نے آپ سے نسبت صدیقیہ اخذ کی و نسبت صدیقیہ ہے، اور جس نے آپ سے نسبت امیرؓ حاصل کی، اسکو نسبت امیرؓ کہتے ہیں، دونوں نسبتیں آپ کے سینہ مبارک میں موجزن تھیں، اور باوجود ایک ہی سینہ میں جمع ہونے کے اپنی اپنی صفت میں الگ تھیں، یہ فقیر ایک مرتبہ ہمارا س گیا تھا، جہاں دریا سے گنگا و جہنا

مٹے ہیں، وہاں دونوں پانیوں کے ملنے کے باوجود محسوس ہوتا ہے کہ گنگا کا پانی الگ ہے اور جمن کا الگ اور جو لوگ جس دریا کی طرف رہتے ہیں، وہ اس کا پانی پیتے ہیں، چار کنہ درمیان میں کوئی حد حاصل نہیں ہے۔
۴۔ خلاصہ جواب، ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں تالاب نہیں لایا جاسکتا، جب یہ مضمون لکھا گیا تھا، اس وقت فقیر کے علم میں یہی بات تھی، لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکے تغیر و تبدل کا علم اور قدرت عطا فرمائی، اسلئے سابقہ مکتوب کے مضمون کے خلاف یہ مضمون ہوا۔

۵۔ خلاصہ جواب۔ اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں، اور کہتے ہیں، کہ یہی سنت ہے اور بعض کتب مبترہ فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش چاک مردوں کو نہ پہننا چاہئے، کیونکہ یہ عورتوں کا لباس ہوا اور امام احمد اور ابو داؤد اور رحمۃ اللہ علیہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ہوا کہ جو مرد عورت کا لباس پہنے، اور جو عورت مرد کا لباس پہنے، اوس پر لعنت ہے، فقیر کے نزدیک یہ بہتر ہے کہ جس ملک میں عورتوں کا چاک جس طرف ہوا، مردوں کو اس کے خلاف چاک پہننا چاہئے،

۶۔ خلاصہ جواب، اثبات و ذکر میں توجہ غیر کی جانب کرنا، توجہ احادیث کی تقویت اور تربیت کیسے ہے، اور غیر حق کو غیر حق جان کر جب تک اس کی نفی نہ ہوگی، تو اثبات حق اور تقویت احادیث کیونکر ہو سکتی ہے،

۷۔ خلاصہ جواب، اس طریق نقشبندیہ میں ذکر نفی و اثبات دل سو کرتے ہیں کام وز بان سو کا تعلق نہیں ہے،

انگاہی

اسی مکتوب شریف میں آپ نے اپنے خادموں اور حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور مریدین اور مخالفین کو بھی تنبیہ فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، وہاں کے بعض احباب نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ میر محمد نعمان

ان دنوں طالبوں کے احوال پر توجہ نہیں فرماتے، اور مکان بنوانے میں مصروف ہیں، اس مضمون سے شکایت اور ان سے روگردانی معلوم ہوتی ہے، لیکن یاد رکھنا چاہئے، کہ گروہ اہل اللہ کا الحاد زہر قاتل ہے، اور ان کی باتوں پر اعتراض کرنا زہرِ سانپ ہے، اور ہمیشہ کی ہلاکت اور خرابیوں میں ڈالنا ہوا ہے۔ جب تک پیر کے تمام حرکات و سکنات مرید کے خیال میں زیبا اور محبوب نہ ہوں تب تک پیر کے کمالات سے اس کو کچھ حصہ نہیں ملتا، اگر کسی وقت پیر سے کوئی فعل غلافِ شریعت صادر ہو جائے، تو اس کی تقلید نہ کرے، لیکن اس فعل کو حُسن کے ساتھ نیکی پر محمول کرے، اور اس فعل کی صحت اور درستی کو تلاش کرے، اگر کوئی وجہ درستی و صحت کی نہ پہونچے، تو جنابِ الہی میں بتضرع و زاری پیر کی سلامتی اور درستی کی دعا کرے۔



معیار السلوک

دافع الاولیاء و الشکوک

مولفہ حضرت مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب فریضہ نقشبندی، مجذبی، جیسویری

اس کتاب میں مؤلف نے سلیس اردو میں تصوف کے باریک نکات اور دقیق مسائل، ہمدوست، ہمدان دوست، دھڑو شہو، قنات و بقا وغیرہ کو فاضلانہ انداز میں نہایت خوبی کیساتھ حل کیا ہے، اور تصوف کے تمام مسائل ترتیب وار ایسے دلنشین اور سادہ طریقہ سے بیان کئے ہیں کہ باید و شاید، اسی طرح اصطلاحات تصوف کی تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ تصوف کی کسی اردو کتاب میں نہیں کی گئی، جو مسئلہ بیان کیا ہے، مکمل اور جن بات کی شرح کی ہے، کامیاب،

علم تصوف میں یہ کتاب ایک قابل قدر اضافہ ہے، اس کی مکمل خوبیاں برہمیدی اور مفتی کو اس کے مطالعہ کے بعد معلوم ہو سکتی ہیں۔

ضما مت ۴۰، ۳ صفحات، اسی تقطیع اور ایسے ہی کاغذ پر معارف پر میں اعظم گدہین طبع ہوئی ہے،

قیمت :- فی جلد غیر، محصول ڈاک بندہ خریدار،

ملنے کا پتہ

منشی سید محمود علی صاحب، نیا دواخانہ، دہلی گیٹ، دہلی

(یا)

محمد عبدالحی فائز، محلہ ہالوکان، جیسویری (راجپوتانہ)

عقرب طبع ہوئے جوانی
احسن التقویٰ
ایشان یقین سے منتظر رہیں

فی

اشکائات واجب التعمیم

مصنف ۱۔ مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی جے پوری
اس کتاب میں "احسن التقویہ" کی تفسیر و حقیقت، انسان کی مابیت، قدرت کاملہ کی
فاضل مصنف نے ایسے دلکش اور سادہ طریقہ سے بیان کی ہے کہ اپنی آپ ہی نظیر ہے،
اسی کیساتھ قدیم و حادث میں امتیاز انسان کی تخلیق کا راز سیدھی سادھی سلیس اور عام فہم
اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے، معرفت جزوی و کلی کے وسائل اثبات
ذات واجب الوجود کیلئے عقلی و نقلی دلائل اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب میں شریعت طریقت
کے چوٹی کے مسائل اس خوبی اور کامیابی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ دریا کو زہ میں بند کرنے کی زندہ
مثال ہو یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر زبان اردو میں اولین اور کامیاب ترین
تصنیف ہے، انشاء اللہ عنقریب طبع ہو کر آپ کے مطالعہ سے گزرے گی،

محمد عبدالحی فائز ایم اے ایل ایم کے اے یو (الہ آباد) ایچ اے

ایچ پی، (پنجاب) محلہ ہالوکان، جیسورٹی (راجپوتانہ)

(طابع محمد اولیس وادٹی)